SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 27, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty- six minutes past ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و الی السماء کیف رفعت و الی الجبال کیف نصبت و الی الارض کیف سطحت فذکر انما انت مذکر لست علیہم بمصیطر الا من تولی وکفر فیعذبہ اللہ العذاب الاکبر ان الینا ایابہم ثم ان علینا حسابہم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- والفجر ولیال عشر والشفیع والوتر والیل اذا یسر ھل فی ذلک قسم لذی حجر الم ترکیف فعل ربک بعاد ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلہا فی البلاد و ثمودالذین جابوالصخر بالواد و فرعون ذی الاوتاد الذین طغو فی البلاد فاکثر

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, July 27, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty- six minutes past ten in the morning with Mr. Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و الی السماء کیف رفعت و الی الجبال کیف نصبت و الی الارض
کیف سطحت فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر الا من تولی
و کفر فیعذبہ اللہ العذاب الاکبر ان الینا ایابھم ثم ان علینا حسابھم -
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم- والفجر ولیال عشر والشفیع والوتر
والیل اذا یسر ھل فی ذلک قسم لذی حجر الم ترکیف فعل ربک
بعاد ارم ذات العماد التی لم یخلق مثلھا فی البلاد و ثمودالذین
جابوالصخر بالواد و فرعون ذی الاوتاد الذین طغو فی البلاد فاکثر

فیہا الفساد فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد۔

ترجمہ ، اور آسمان کو کہ کیسے اٹھایا گیا اور پہاڑوں کو کہ کیسے جمائے گئے ؛ اور زمین کو کہ کیسے بچھائی گئی تو (اے معلم و مقصود کائنات) آپ نصیحت کئے جاؤ آپ ہی تو نصیحت فرما (مذکر) ہیں کچھ ان پر جبر آپ کے ذمہ نہیں۔ ہاں تو جو دستور حق سے منہ موڑے اور انکار کرے تو اللہ اس کو بڑی سزا دے گا ۔ بے شک ان کا پلٹنا ہماری طرف ہے پھر ان کا حساب لینا ہمارا کام ہے۔

اللہ (خالق کائنات) کے نام سے شروع عام بخش والا خاص مہربان۔ قسم اس فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور اس ڈھلتی رات کی جب وہ چلے یقیناً اس میں قسم ہے عقل مند کے لیے تو (اے معلم و مقصود کائنات) کیا تم نے نہ دیکھا تیرے رب نے کیا کیا قوم عاد کے ساتھ ، اونچے ستونوں والے ارم کے ساتھ جس کے مانند دنیا کے ملکوں میں پیدا نہ کیا گیا اور ثمود کے ساتھ کیا گیا جنہوں نے وادی میں چٹانیں تراشی تھیں اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی پھر انہوں نے شہروں میں بہت فساد پھیلایا تھا تو ان پر (اے معلم و مقصود کائنات) تیرے رب نے عذاب کا کوڑا لگایا۔ بے شک آپ کا رب تاک میں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جی منظور احمد گچکی صاحب آن پوائنٹ آف آڈر۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے وزیر داخلہ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ تین چار دن پہلے تربت میں نار کوٹکس فرنٹیئر کور نے ایک آدمی کو گرفتار کیا اور اسے اس حد تک torture کیا کہ وہ فوت ہو گیا۔ جناب والا ! یہ آپ کے علم میں ہے اور اس ایوان میں ہمارے باقی معزز اراکین کے علم میں بھی ہے کہ فرنٹیئر کور کا اپنا ایک طریقہ کار ہے اور جس قدر زیادتیاں فرنٹیئر کور بلوچستان میں کر رہی ہے ۔ اب سے نہیں کافی وقت سے ۔ وہ اب قابل برداشت نہیں ہیں ۔ میں وزیر داخلہ سے یہ آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ کیا یہ بات ان کے علم میں ہے ؟ کہ ان دونوں forces نے جن کا مرکزی حکومت سے تعلق ہے ۔ ان کی یہ گرفتاری تو سمجھ میں آنے

والی بات ہے کہ کسی بھی مسئلے میں ملوث ہو تو گرفتار کیا جا سکتا ہے ۔ کیا صوبائی حکومت کو اس بات کا علم ہے ؛ اور کیا آپ کے علم میں ہے ؛ کہ اس کو ٹارچر کر کے مارا گیا ہے ۔ اس سلسلے میں میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ جی جنرل صاحب۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خاں بابر۔ پہلے تو میرے خیال میں یہ اطلاع ہی غلط ہے کہ فرنٹیئر کور بلوچستان یہ anti Narcotics Task Force کا کام تھا ۔ ان کو کراچی میں اطلاع ملی تھی کہ وہاں کافی جگہ پر dumps ہیں ان کے والد کا نام دلدار ہے ۔وہ دلدار کے قبضہ میں ہیں اور عموماً ہم نے تین چار دفعہ پچھلے چند ماہ میں تربت میں ہم نے کافی مقدار میں ہیروین پکڑی ہے ۔ تو ہمیں یہی کہا گیا تھا یا ان فورس والوں کوکہا گیا تھا کہ دلدار کے پاس ہے ۔وہ وہاں ہیلی کاپٹر میں گئے In view of the emergency they took the people along . Dildar was not there. Murad was apprehended he said yes, I will show you the dumps and all and they were going around پھر اس کے بعد مراد کو وہ کیا I believe the man died in their custody اس کی پوسٹ مارٹم وغیرہ ہوئی ہے لیکن چونکہ The final result has to come from Karachi, we are still not aware of the circumstances under which he died. I am fully aware of the case....

جناب منظور احمد گچکی ۔ وہ انہی کی custody میں فوت ہوا ۔ اس کو ہسپتال میں لے جایا گیا ۔ پوسٹ مارٹم کیا گیا اور اس کےبعد ورثا کے حوالے کیا گیا ۔ یہ کہیں بھی اپنی طبعی موت نہیں مرا۔

Mr. Deputy Chairman: The man died in Turbat or Karachi?

Maj. Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: In Turbat

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا! یہ شخص باقاعدہ انہی کی custody میں فوت ہوا ۔ پھر اس کو ہاسپٹل میں لے جایا گیا ، اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ، پھر اس کی نعش ورثا کے حوالے کر دی گئی ۔ یہ اس کی طبعی موت کسی طرح بھی نہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman: He died in Turbat or in Karachi ?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: In Turbat. I have not been disputing this I only said ..

جناب منظور احمد گچکی۔ میں وزیر موصوف سے اتفاق کرتاہوں کہ فرض کیا جائے کہ اگر وہ narcotics میں involve تھا، تو گورنمنٹ کا یہ حق ہے کہ اس چیز کو discourage کرے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ابھی دو دن پہلے ہم نے یہاں ایک قانون پاس کیا ہے اور اس قانون کے پاس ہونے سے دو دن پہلے ایک شخص کو گرفتار کیا جاتا ہے۔بجائے اس کے کہ اس شخص کا trial کیا جا تا، اس کی تمام جائیداد ضبط کی جاتی، اس کو کسی عدالت میں لے جائے بغیر torture کرکے مارا گیا۔ اس سے اس حکومت کی بدنامی ہوئی ہے۔میں وزیر موصوف سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ پوری رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کریں جو کہ میرے خیال میں ابھی تک ان کے پاس نہیں پہنچی ہو گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میرا خیال ہے کہ صوبائی حکومت نے judicial enquiry کے order کر دیئے ہوں گے۔

Maj. Gen (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The point is we are waiting for the Post-mortem report and is it has not been finalized it ha been sent to Karachi for finalization. We are still awaiting that report and we will take necessary action if you so desire and it will come before the House and if someone is found guilty of it, I mean he will be taken to task. The point is that there is no doubt that the family or that individual's father is involved in narcotics.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انکوائری ہو رہی ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جی، انکوائری ہو رہی ہے لیکن ابھی یہ finalize نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ پوسٹ مارٹم کروایا گیا ہے ۔ اس کے جو کیمیائی اجزا ہیں' ان کو دیکھا جا رہاہے۔ اس رپورٹ کو دیکھ کر پھر یہ حتمی رائے دے سکیں گے ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I have shown the total and not given the name of the father and both the sons.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جنرل صاحب کے علم میں سارا مسئلہ ہے ۔ یہ aware ہیں ۔

جناب منظور احمد گچکی۔ میں صرف ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا تھا کہ اگر اس آدمی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اس سلسلے میں ان سے گزارش یہ ہے کہ وہ تادیبی کارروائی کریں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ کر رہے ہیں ۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے ۔ بلوچستان میں یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے ۔ پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں ۔ خواہ Narcotics Control Board ہو ' FC ہو ' کوئی بھی ایسا ادارہ ہو ' آخر انسانی جانوں کامسئلہ ہے ۔ اس custody کا کیا مطلب ہے ؟

جناب والا! اس سے پہلے تربت ' خاران ' چاغی' پشین ' پنجگور اور دیگر مقامات پر بے شمار واقعات ہو چکے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے واقعات کو ہمیشہ یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ ملزم custody میں مر گیا ہے ۔ گزارش یہ ہے کہ کیا ہمارے بلوچستان کے جو شہری ہیں یا پورے ملک کے جو شہری ہیں ' ان کا یہ استحقاق نہیں بنتا ہے کہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہو ۔ اس طرح کی دہشت گردی اگر state کی طرف سے ہو تو کیا یہ عوام کے لئے تشویش اور پریشانی کا باعث نہیں بنتی ہے؟ ۔ اس وقت سارے بلوچستان کےعوام جو ہیں ' وہ اس مسئلہ پر سوگوار ہیں۔ یہ کوئی چھوٹا مسئلہ نہیں ہے ۔ اس کے بارے میں یہ کہہ کر جان چھڑائیں کہ ہم اس کی تحقیقات کریں گے ' یہ درست نہیں ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ کئی سالوں سے عوام کے ساتھ اسی طرح ہو رہا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کےعوام کے ساتھ دوسرے درجے کے سلوک کے مترادف ہے اور یہ بہت بڑاظلم اور زیادتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کی تحقیقات

ہائی کورٹ کے کسی جج سے کروائی جائے کہ اس طرح کے واقعات مسلسل کیوں ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں، آپ کا نکتہ نظر سامنے آ گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ اس معاملے کی سینٹ کی کمیٹی کے ذریعہ تحقیقات ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین، آج گچکی صاحب کے اس پوائنٹ کے اوپر وزیر داخلہ صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ اس شخص کی موت custody کے دوران ہوئی۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ کچھ عرصہ سے پولیس اور دیگر ایسے اداروں کی custody کے دوران لوگوں کی اموات بڑھ رہی ہیں اور یہ کوئی اچھا trend نہیں ہے جہاں بنیادی حقوق کا معاملہ ہے وہ سب سے بڑا حق right to life ہے اور rule of Law کا مطلب ہی یہی ہے کہ کسی شہری کو اول تو بلاوجہ گرفتار نہ کیا جائے۔ اگر وہ کسی جرم کے سلسلے میں گرفتار بھی ہو تو پھر procedure follow کیا جائے۔ جو قانون کے تحت دیا ہوا ہے اور اس شخص کو عدالت کے سامنے پیش کرکے وہ ایجنسی جو ہے وہ اپنا evidence پیش کرے۔ اور پھر احترام آدمیت کے level سے نیچے نہ اترا جائے۔ کیونکہ یہ ایک civilized society کا معیار ہوتا ہے۔ اس لیے صرف یہ ایک مسئلہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ باقی اگر کوئی ایسے مسائل ہیں تو ان کا نوٹس دیا جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ وہ مسئلہ بھی بڑا اہم ہے اور یہ روز ہو رہے ہیں۔ چند دن پہلے یہ اسلام آباد میں ہوا۔

Maj. Gen. (Retd) Nasirullah Khan Babar: I am prepared to answer any question.

راجہ محمد ظفر الحق۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر Agencies کو، پولیس کو، اور ایف آئی اے کو اگر دوسری ایجنسز کو اس طریقے سے لوگوں کے خلاف استعمال کرنے میں ان کی encouragement ہو ان کی پشت پناہی ہو ان کو protection دی جائے تو کسی شہری کی عزت اور جان محفوظ نہیں رہ سکتی۔ اس لیے بلاوجہ کوئی protection نہیں دینی چاہیئے بلاوجہ کوئی ایسا تاثر

نہیں دینا چاہیئے کہ جو کچھ بھی کریں گے اس پر ان کو پورا تحفظ حاصل ہوگا ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

Maj. Gen. (Retd) Nasirullah Khan Baber: May I say something, Sir? Since he has raised an issue about Islamabad the first person that contacted or rang me up luckily I had the information, was the Prime Minister to look into the case as to what had happened in Police custody with an individual in Islamabad. The postmortem was there, there was nothing. Three of the Ministers plus the human right's man Kamran Rizivi they were all sent there and they were to ascertain whether any third degree method had been used, any force had been used, nothing had been done in that case. I can assure you that.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب سید جواد صاحب انہوں نے پہلے ہاتھ کھڑا کیا تھا۔

سید جواد صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, This is question hour

Mr.Deputy Chairman: I know

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین صاحب ہم چھ سینیٹروں نے مذہبی منافرت کے سلسلے میں موشن پیش کیا ہے وہ admit ہو گیا ہے ۔ لیکن اس کو جب نظام کار پر لیا جاتا ہے تو سب سے آخر میں لایا جاتا ہے ۔ جب وقت ختم ہو جاتا ہے اگر یہ سلسلہ اس طرح سے جاری رہا تو یہ سیشن ختم ہو جائے گا ۔ اور اس پر بات نہیں ہوگی ۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ملکی سلامتی کو خطرہ ہے ۔ یہ ہاؤس سے پوچھا جائے اور تمام کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔ اور کراچی میں چھ دن سے یہ سلسلہ جاری ہے اور قتل و غارت ہو رہاہے حملے ہو رہے ہیں ۔اس میں تاخیر نہ کی جائے یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ درست ہے ۔ وزیر داخلہ صاحب اس پر aware ہیں وہ انشاء اللہ کر رہے ہیں ۔ آج آ رہا ہے ۔ جناب مندوخیل صاحب

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔اصل مسئلہ یہ ہے چونکہ یہ بار بار آ جاتا ہے اور پھر اس کو ایسے جانے دیتے ہیں ۔ہم عرض کرتے ہیں آپ ایک سال کا دو سال کا ریکارڈ منگوائیں militia والوں کو اس طرح free چھوڑ دیا گیا ہے کہ وہ جو کچھ بھی غیر قانونی طور پر کریں جس طرح سے بھی انسان کو جان سے ماریں ۔ ابھی ژوب میں ایسا واقعہ ہوا کہ کوئی بہانہ بھی نہیں تھا کوئی وجہ بھی نہیں تھی کہ وہ اس کے لیے بہانہ ڈھونڈتے آدمی کو براہ راست گولی سے مارا گیا۔ وزیر داخلہ صاحب سے ہم یہ عرض کریں گے کہ آپ مہربانی کریں ان کو قانون کا پابند کریں ۔ جو ان کی قانونی ڈیوٹی ہو ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مجھے اس چیز کا علم ہے وہ باقاعدہ انکوائریاں ہو رہی ہیں جو جو ایسے واقعات ہوتے ہیں ان پر باقاعدہ ایکشن لیا جاتا ہے ۔ اور ابھی انہوں نے فرمایا کہ جو تربت کا واقعہ ہے اس پر باقاعدہ ایکشن لیا جا رہا ہے اور باقاعدہ انکوائری اس پر ہو رہی ہے ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ اس کو unnoticed نہیں چھوڑا جا رہاہے۔ جناب آفتاب شیخ صاحب یہ بس اب آخری ہے ۔ اس کے بعد question hour ہے ۔ پھر میں اس پر کسی کو نہیں بولنے دوں گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین سندھ کی جو debate چل رہی تھی ۔ اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ وہ debate جو ہے وہ بنئے کے کھاتے میں ڈال دی گئی ہے ہے ۔ اور صورت حال یہ ہے' جناب چیئرمین صاحب' میرے پاس اتنی cuttings موجود ہیں ۔ روزانہ دو' چار ' چھ آدمیوں کو کراچی میں مارا جارہا ہے ۔ ابھی ہم سندھ کی debate مکمل نہیں کرپائے ہیں تو وہاں فرقہ وارانہ معاملہ شروع ہوگیا جس کا اشارہ بھی مولانا صاحب نے کیا ہے ۔ میری عرض یہ ہے کہ وہاں جو صورتحال چل رہی ہے' ہم اس ائرکنڈیشنڈ ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کراچی جل رہا ہے ۔ سندھ جل رہا ہے ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ' نہ وہاں بجلی ہے نہ وہاں امن و امان ہے ۔ نہ وہاں پانی ہے ۔ اور حکومت یہاں satisfied بیٹھی ہوئی ہے اور کراچی جل رہا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آئے گا جی۔یہ بحث میں آئے گا جی۔ اس نے آنا ہے ۔

(interruption)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا ا سندھ debateپر جب میری باری آئی ۔ اور

میں نے بسم اللہ کیا تھا تو آپ نے موقع نہیں دیا ۔ پھر شیخ صاحب نے مجھے avoid کرنے کوشش کی ۔ انہوں نے indirect کہا کہ آپ تقریر نہ کریں ۔ ہم تو اتنے serious تھے ۔ آپ ہی نہیں چاہتے تھے کہ مزید بحث ہو ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔نہیں ڈاکٹر صاحب ! وہ debate آرہا ہے ناں ،وہ تو بحث ہوگی جی ۔ تشریف رکھیں جی ۔ تشریف رکھیں جی ۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر۔جناب چیئرمین ! وہاں اس قسم کے حالات ہو رہے ہیں کہ لوگ پولیس کی تحویل میں مارے جارہے ہیں ۔ ایک نہیں ہے ساڑھے چار سو پانچ سو ہیں۔ یہ سب چیزیں دیکھنے کے قابل ہیں ۔ اس کا تدارک ہونا چاہئے ۔بغیر عدالت میں پیش کئےکسی شخص کو جان سے مارنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ یہ ایک نعمت خداوندی ہے جو اس نعمت کو ٹھکراتا ہے وہ اللہ تعالی کا عذاب مول لیتا ہے ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔پوائنٹ آف آرڈر جناب' میں آج کے order of the day کے بارے میں کہہ رہا ہوں ۔ جناب والا! آج کے اس ایجنڈے کے آئیٹم نمبر ۱۱ جو ہے ۔ Already an Adjournment Motion was moved by me, Dr. Abdul Hai, Jawad Sahib and so many other people. اچھا آپ اس میں دیکھیں کہ نمبر ۱۱ میں It has been moved by Syed Iqbal Haider مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ جب یہ دوسرے اراکین کی طرف سے move ہوا تھا تو گیارہ نمبر میں اقبال حیدر کی طرف سے کیوں دکھایا گیا ہے کہ اس نے move کیا ہے ۔ جب کہ ہم دس گیارہ آدمیوں نے یہاں move کیا' اور وہ یہاں پر admit ہو گیا۔ اور میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ یہ کیوں غلط لکھا گیاہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ اپنا motion لائی ہے۔ آپ کا adjournment motion بھی ہے۔ دونوں ہیں ۔ ایسے نہیں کہ ان کا نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ motion لائی ہے ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب اس کو اس کے ساتھ club کریں ناں ۔ اگر گورنمنٹ نے کوئی فیصلہ کرلیا ہے تو we are not bound کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے ۔

Engineer Syed Muhammad Fazal Agha: It does not relate to all the subjects.

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔جی فرمائیے فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔ گزارش یہ ہے جناب کہ اس floor پر آج تین چار مہینے پہلے ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے یہ assurance دی گئی تھی ۔ اقبال حیدر صاحب نے بھی کہا تھا اور ملک قاسم صاحب نے بھی کہا تھا کہ گزشتہ سال جو جون میں ختم ہو گیا اس کے لئے پیپلز ورکس پروگرام کے ہیڈ کے تحت پچاس ، پچاس لاکھ روپے تمام سینیٹرز حضرات کو دیئے جائیں گے اور سال گزرنے کے بعد ہماری سکیمیں بھی approvedہو چکی ہیں ۔انہوں نے اپنے اور اپنے allies کے maximum لوگوں کے فنڈز release کردیئے ہیں اور ہمارے سارے لوگوں کے فنڈز ابھی روکے ہوئے ہیں ۔ یہ بتایا جائے ۔ دوسری بات یہ ہے long distance calls کے لئے جو P.C.O.Forms ہر سال پانچ پانچ ملتے تھے ، long distance calls کے لئے ، وہ بھی انہوں نے ہمارے لوگوں کے لئے بند کئے ہوئے ہیں۔ اپنے allies اور اپنے لوگوں کو دے دیئے ہیں اور ہم لوگوں کو کوئی P.C.O form نہیں آئے ۔ تو اس ہاؤس میں assurance دینے کے باوجود یہ tactics جو ہے یہ کیوں ہو رہی ہے ؟ یہ واضح کردیں کہ انہوں نے کیوں تماشہ بنایا ہوا ہے ۔ اس لئے کہ ہم بھی عوام کے نمائندے ہیں ۔ ہم بھی کسی حلقہ انتخاب کو represent کرتے ہیں۔ اور ہمیں بھی یہ حق ہے ۔یہ بات میں چار تاریخ کو ان سب حضرات کے نوٹس میں لایا تھا ۔ اقبال صاحب ، ڈاکٹر صاحب ، اور لاسی صاحب کے نوٹس میں بھی لایا تھا اور leader of the house کے نوٹس میں بھی لایا تھا ۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آپ متعلقہ سیکریٹری سے بھی میٹنگ کرلیں ۔ میں نے متعلقہ سیکریٹری سے بھی میٹنگ کرلی ۔ لیکن اس کے باوجود بیس دن گزر گئے ہیں پچیس دن گزرنے کے بعد بھی یہ سب کچھ ہمارے ساتھ کیوں ہورہا ہے ؟ یہ step mother by treatment کیوں ہورہا ہے ۔ یہ house کو ہمیشہ misconceive اور bluff کیوں کیا جارہا ہے ؟ یہ ہمیں واضح کردیں کہ ہمیں کس طرح treat کرنا چاہتے ہیں ۔کیونکہ ہم بھی کسی حلقہ انتخاب کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ ہم نے بھی لوگوں سے وعدے کئے ہوئے ہیں ۔ سکیمیں بھی ہماری approved ہو گئی ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔بجا ہے ۔ فرماتے ہیں کہ ترقیاتی سکیموں کے اس دفعہ فنڈز

allocateنہیں ہوئے ، اور یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں وہ P.C.O,s بھی نہیں ملے۔
اس بارے میں کون صاحب ارشاد فرمائیں گے ؟۔جواب دیں جی۔

جناب غلام اکبر لاسی۔فنڈز کے بارے میں اقبال حیدرصاحب جواب دیں گے ۔پی سی اوز کے بارے میں پروفیسر خورشید احمد صاحب کے سوال کے جواب میں ہم نے پوری detail دی ہوئی ہے کہ کن ایم این ایز کے اور کن سینٹرز کے ۹۰ سے جو پی سی اوز

جناب ڈپٹی چیئرمین۔نہیں یہ اس سال کی بات فرما رہے ہیں ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ اس سال میں عرض کروں کہ جو equipmentہیں وہ نہیں ہیں ۔ ہم تو گورنمنٹ پارٹی کے لوگ ہیں ہمارے بھی وہ نہیں لگے ہیں ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔جناب عالی منظور گچکی صاحب نے جو نشاندہی کی ہے آج کے order of the day پر جو ۱۱ نمبر ہے actualy ایک ہفتے سے adjournment motion میں آ رہا ہے جس کو ہر روز ٹال دیا جاتا ہے ۔ اور آج تک اس کا جواب نہیں آیا ۔اور نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ منسٹر صاحب اپنی سستی مشتہری کے لئے motion کی حیثیت میں لے آتا ہے ۔ اس میں حکومت کا کیا تعلق ہے اس سے پہلے کہ حکومت کوئی موشن لائے اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جانے نہیں تو privilege بن جاتا ہے ایک سینٹر کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے ایک ہفتے سے ایک موشن لا رہا ہے اور آپ اس پر کو ئی attentionنہیں دیتے اس کے برعکس جب وزیر صاحب حکومت کی طرف سے لاتے ہیں تو بحث کے لئے Order of the Day پر آ جاتا ہے ۔ کیسی بات ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔آ جائیں گے دونوں آ جائیں گے ۔جی بلور صاحب۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ منسٹرصاحب نے جو فرمایا ہے ۔ جی کہ ہمارے اپنے آدمیو ں کو بھی نہیں ملے غلط بیانی فرمائی ہے انہوں نے ،بلکل غلط بیانی فرمائی ہے ۔ ان کے آدمیوں کو ملے ہیں اور یہاں تک کہ مجھے بھی پانچ ملے ہیں تو ان کے آدمیوں کو کیسے نہیں ملے ۔ یہ بیان غلط نہیں ہونا چاہیے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ آغا صاحب تشریف رکھیں جی ۔ Now Question Hour.

تشریف رکھیں جی۔سید جواد صاحب تشریف رکھیئے Dr. Muhammad Rehan, Question No.6۔

6. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Educatin be pleased to state the list of text books and their approved prices prescribed for Class II and VII for the Federal Government Educational institutions?

Syed Khurshid Ahmed Shah:

	Subjects	Prices
Class-II		
A. General Federal Government Schools		
(i)	Dusari Darsi Kitab Urdu.	Rs. 7.75
(ii)	Mathematics (U)	Rs. 13.60
B. Federal Government Model Schools		
(i)	Dusari Darsi Kitab Urdu.	Rs. 7.75
(ii)	Mathematics (E).	Rs. 10.30
(iii)	Steps to English.	Rs. 30.00
(iv)	English Work Book.	Rs. 15.00
(v)	Science.	Rs. 5.25
Class-VII		
A. Federal Government General Schools		
(i)	Urdu.	Rs. 13.75
(ii)	Mathematics (U).	Rs. 16.90
(iii)	English.	Rs. 7.35

(iv)	Science (U).	Rs. 16.50
(v)	Dinayiat.	Rs. 3.10
(vi)	Social Studies(U).	Rs. 6.80
(vii)	Arabic or	Rs. 9.80
	Persian.	Rs. 6.55
(viii)	Home Economics.	Rs. 13.15
(ix)	Agriculture Education.	Rs. 7.00
(x)	Arts & Drawing.	Rs. 8.65

B. Federal Government Model Schools

(i)	Urdu.	Rs. 13.75
(ii)	Mathematics (E).	Rs. 16.75
(iii)	Guided English Book.	Rs. 53.00
(iv)	Silver Bellls Book-4.	Rs. 20.00
(v)	Sixth English Work Book.	Rs. 23.00
(vi)	Science (E).	Rs. 15.55
(vii)	Dinayiat.	Rs. 3.10
(viii)	Social studies (E).	Rs. 16.45
(ix)	Arabic.	Rs. 9.80
(x)	Home Economics.	Rs. 13.15
(xi)	Arts & Drawing.	Rs. 8.65

U= Urdu

E= English

Mr. Deputy Chairman: Please any supplementary?

Dr. Muhammad Rehan: Please restore order in the House.

Mr. Deputy Chairman: I have to maintain the order in the House. I have allowed you to say something. You are talking and everybody is talking.

Dr. Muhammad Rehan: Am I allowed to put a supplementary, Sir?

Mr. Deputy Chairman: Why not, you are allowed, please.

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب والا میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح جواب دیا گیاہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سکول اور ماڈل سکول ایک ملک میں ایک ہی اللہ کو ماننے والے رسول کو ماننے والے اور ایک ہی ملک کے شہریوں کے لئے الگ الگ سکول کیوں ہیں؟ جناب یہ ماڈل سکول ہے اور یہ جنرل سکول ہے' یہ کیا ہے؟ یہ فرق ' امتیاز کیوں انہوں نے رکھا ہوا ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔سید خورشید احمد شاہ ۔ جی فرمائیے یہ فرق' امتیاز کیوں ہے۔

سید خورشید شاہ ۔ جناب چیئرمین میں نے عرض کیا کہ معیار تعلیم کو بہتر کرنے کے لئے' برابر کرنے کے لئے ہمیں تشویش ہے یہی جو سوال ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے کیا ہے میں نے بھی ان سے یہی سوال کیا تھا کہ ایک ہی شہر میں' ایک ہی ملک میں ' ایک ہی علاقے میں دو standards کیوں ہیں ؟ کیا یہاں کی مخلوق بہت اچھی مخلوق ہے ؟ جو اسلام آباد کے interior میں رہتے ہیں وہ بے چارے غریب لوگ ہیں ۔ ہماری حکومت کی کوشش ہے ان سکولز کو بھی شہر کے جو ماڈل سکول ہیں' ان کے level پر لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو کس نے ٹھیک کرنا ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب ہماری حکومت کی کوشش ہے کہ ان سکولوں کو بھی شہر کے ماڈل سکولوں کے level پر لایا جائے۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ اچھا ہے کہ وزیر صاحب نے یہ تسلیم کیا کہ امتیازی تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ تو میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ کتنا عرصہ لگے گا ان کو کہ آپ اس قسم کے امتیازی ادارے ختم کریں گے اور ملک میں بالکل یکساں طریقہ تعلیم رائج کریں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ دہرا معیار کب ختم ہو گا بقول ان کے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ ہم نے ایک سسٹم کو برابر کرنے کے لئے ایک advisory council بنائی ہے۔ جس میں curriculum کو بھی ہم نے centralise کیا ہے۔ اس سسٹم کو equal کرنے کے لئے بھی ہم کوشش کر رہے ہیں۔ ایک چیز میں آپ کو بتا دوں چاہے ڈاکٹر صاحب میری جگہ پر آ جائیں وہ بھی ہمیں یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ کب تک ختم ہو جائے گا۔ یہ ایک بڑا process ہے۔ اس میں ٹائم ضرور لگے گا۔ بہت بڑا gap ہے۔ اس gap کو برابر کرنے کے لئے ہمیں دو تین اڑھائی سال لگ جائیں گے اور حکومت اس میں بالکل serious ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان ۔ جناب سوال کے جواب میں فیڈرل ماڈل سکولز کے لئے Guided English Book کی قیمت جو ہے وہ ۵۲ روپے بتائی گئی ہے۔ جناب والا کیا یہ مناسب ہے ایک بچے کے لئے کہ وہ ۵۲ روپے کی کتاب خریدے۔ اتنی مہنگی کتاب بچے کیسے خریدیں گے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب میں آپ کو بتا دوں جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ دو قسم کے سکولز ہیں۔ ایک تو جنرل سکولز ہیں اور ایک ماڈل سکولز ہیں۔ یہ کتاب ماڈل سکولوں کے لئے ہے۔ مگر اس کو بھی میں واضح کرتا چلوں کہ جب کتاب کی قیمت بناتے ہیں اس میں ۶۰ فیصد پیپر کی قیمت رکھی جاتی ہے۔ ۴۰ فیصد میں پرنٹنگ اور دوسرے expenditure ہوتے ہیں۔ تب اس کی قیمت بناتے ہیں ہم۔ اور اس میں subsidy بھی دیتے ہیں۔ تب یہ قیمت آتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آخری سوال ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال ہے کہ ہمارے ملک کے اندر تعلیم ایک بہت اہم ضرورت ہے۔ پورے عوام کی ضرورت ہے۔ کب ہمارے ملک کے حکمران جو ہیں ۹۰ فیصد غریب عوام کے جو بچے اور بچیاں ہیں ان کے لئے بھی یہ سہولتیں جو ماڈل سکولوں میں دی جاتی ہیں یا کیڈٹ سکولوں میں دی جاتی ہیں ان کو کب دی جائیں گی۔ ۹۰ فیصد عوام کے جو غریب بچے اور بچیاں ہیں کیا وہ حقدار نہیں ہیں اس ملک کے ایک عام شہری کی حیثیت سے کہ ان کو بھی یہ سہولتیں تعلیم کے لئے دی جائیں۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ جناب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت تعلیمی معیار بڑھانے کے لئے اور اس سکیٹر کو اہمیت دینے کے لئے آپ یہاں سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ۹۳-۹۴ میں جو G.N.P تھی، ٹوٹل بجٹ تھا تعلیم کا وہ ۳۲ بلین تھا اور اس سال کے بجٹ میں مجھے فخر سے

کہنا پڑتا ہے کہ ۴۴ بلین ہم نے رکھا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ۹ مہینے کے اندر ہماری حکومت نے ۲۱ فیصد اس کو increase کیا ہے۔ تو اس سے انشاء اللہ آپ اندازہ لگائیں گے کہ ہم تعلیم کو کن بنیادوں پر آگے لے چلیں گے۔

8. Transferred to the Social Welfare and Special Education Division

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال نمبر ۱۱۔

11. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minster for Commmunications be pleased to state:

(a) number of public call offices installed from the quota of Ministers, Senators, members of National and Provincial Assemblies specially in the districts of Bahawalnagar, Bahawalpur, Layyah and Rawalpindi during the years 1990-91, 1991-92, 1992-93, 1993-94;

(b) telephone number of PCO installed specialy for long distance calls from the quota of every Senator, Member of National and Procincial Assembly and Minsters with dates of their approval installation poles, provision of necessary equipment and date of commissioning, separately; and

(c) the reasons for not providing or installing VHF telephone connection from the quota of these elected representatives?

Minister for Communications: (a) 92 PCOs installed in the districts of Bahawalpupr, Bahawalnagar, Layyah and Rawalpindi. Details are at Annex-"A".

(b) Information provided at Annex-B.

(c) Shortage of equipment.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

ضمنی سوالات-----

جناب محمد اعظم خان - جناب میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ ممبر نیشنل اسمبلی، ممبرصوبائی اسمبلی، سینیٹرز اور منسٹرز کا کوٹہ کتنا ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی منسٹر صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب والا منسٹر کا کوئی خاص کوٹہ نہیں ہے۔ ایم این اے کی حیثیت سے اس کا کوٹہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی اعظم ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان - جناب والا پچھلی حکومت کے دوران equipment کی shortage کی وجہ سے، جس کی وجہ سے آج وہ install نہیں ہو رہے میروبینی کارپوریشن ایک اوپن ٹینڈر کے ذریعے جو انہوں نے sets مہیا کرنے تھے آیا وہ فراہم کئے جا چکے ہیں پی ٹی سی کو یاابھی تک نہیں فراہم کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جیسے سوال تھا کہ یہ equipment کیوں نہیں لگ رہے ہیں۔ جواب دیا ہے equipment کی shortage کی وجہ سے نہیں لگ رہے ہیں اور معزز ممبر تو خود Communication Minister تھے۔ ان کو بھی پتہ ہو گا کہ منسٹر کا کتنا کوٹہ ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کوٹے والی بات ختم ہو گئی۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ وہ equipment نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ہوتی صاحب۔

جناب محمد اعظم خان - اس وقت ایک کریش پروگرام کے تحت دو سو سیٹس ائرلفٹ پر آگئے تھے اور باقی آٹھ سو سیٹس by sea shipment آنے تھے۔ تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جو سمندر کے راستے آنے تھے وہ آیا ابھی تک پہنچے ہیں کہ نہیں۔ Consignment پہنچی

ہے کہ نہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب وہ نہیں پہنچی ہے اور اگر وجوہات جاننا چاہتے ہیں تو اس کے لئے fresh سوال دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ سال ۹۵۔۱۹۹۴ کے لئے سینٹرز کو پی سی اوز کوٹہ کب دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔لاسی صاحب ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب ہم جلدی دیں گے۔ جیسے ہی یہ equipment آئے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ابھی تک equipment نہ ہونے کی وجہ سے وہ نہیں لگ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب والا جو میں نے پوچھا تھا اس کا جواب نہیں ملا۔ میں نے equipment کی بات نہیں پوچھی تھی ۔ میں نے پوچھا تھا کہ پی سی اوز جو install کئے جاتے ہیں اس کا کوٹہ کب ملے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ڈاکٹر ریحان صاحب کا سوال ہے کہ کوٹے کا جو کاغذ سینٹر حضرات کو بھیجتے ہیں مختص کر کے کہ چار یا پانچ کی آپ نشاندہی کر سکتے ہیں وہ کب تک آپ لیٹر بھیجیں گے ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب جلد از جلد ، جتنی جلدی ممکن ہوا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔پہلے بھی انہوں نے جواب اس قسم کا دیا کہ equipment نہیں ہے اس لئے نیا کوٹہ نہیں دیں گے ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ پارٹی کے ممبرز کو ملا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔وہ تو ہاؤس کے فلور پر کہہ رہے ہیں کہ نہیں ملاہے ۔ آپ کو

نہیں ملا ہے ان کو بھی نہیں ملا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔جناب آپ مجھے بات تو کرنے دیجئے ۔ اس سے مشینری کے equipment کا کوئی تعلق نہیں ہے آنے یا نہ آنے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔وہ تو سوال ہی علیحدہ تھا وہ تو ہو گیا۔فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔جناب یہ جو equipment بک ہونے تھے اور دسمبر کو پہنچنے تھے ، تو کیا وہ فرمائیں گے کہ یہ جو دسمبر کو consignment پہنچنی تھی ابھی نہیں پہنچی ہے تو کیا اس میں انکوائری کر کے اس ہاؤس کو inform کریں گے یا نہیں کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ فریش سوال دے دیں۔ ہم وہ پوچھ رہے ہیں کہ دسمبر میں اس کنسائنمنٹ کو پہنچنا تھا۔وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ پہنچے نہیں ہیں اور ان کی معلومات بھی صحیح نہیں ہیں۔ اس وقت انہوں نے کہہ دیا ہے کہ نہیں پہنچے ہیں ۔ اگرنہیں پہنچے ہیں تو انکوائری کر کے فلور پہ ہاؤس کو inform کریں نہ پہنچنے کی وجوہات کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ Consignment کب پہنچے گی۔ آپ کے پاس کوئی حتمی تاریخ ہے ۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ میں نے وجوہات کے لئے کہا ہے کہ اس کے لئے فریش سوال دیں ہم آپ کو وجوہات بتائیں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میرا ضمنی سوال وزیر موصوف صاحب سے یہ ہے کہ telecommunication کی بہت بڑی اہمیت ہے اور یہ اپنی جگہ پرحقیقت ہے کہ بلوچستان میں وی ایچ ایف انسٹالیشنز کافی سالوں سے بند پڑے ہیں تو کیا ان کے پاس ان کو دوبارہ بحال کرانے اور زیر استعمال لانے کا کوئی پروگرام ہے کیونکہ لوگوں کو بہت شکایت ہے۔ وہ کئی سالوں سے بند پڑے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ تو سوال ہی علیحدہ بنتا ہے ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ بنتا ہے سر VHF کے حوالے سے۔ یہ instalation کی بات

ہو رہی ہے ۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے لوگوں کے کئی سالوں سے بند پڑے ہیں۔ کئی گاؤں اور کئی دیہات میں سر۔ ۔بلوچستان میں یہ میرے علم میں ہے۔ تو یہ کب وہاں کھولے جائیں گے اور کب حکومت ان کو زیر استعمال لائے گی ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ فرمائیں گے لاسی صاحب ۔ آپ کا تعلق بھی بلوچستان سے ہے۔ فرمائیے ۔

جناب غلام اکبر خان لاسی۔ سر ' جیسے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر وہاں VHF یا کوئی بند ہیں تو میں ان کو assure کرتا ہوں کہ وہ نشاندہی کریں گورنمنٹ فوری طور پر اس کیلئے اقدام کرے گی اور جہاں technical grounds پر یا کسی خرابی کی وجہ سے کوئی instrument بند ہے تو جلد سے جلد اس کو درست کرانے کیلئے ہم اقدامات کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی اعظم خان ہوتی صاحب ۔

جناب محمد اعظم خان ۔ سر بات یہ ہے کہ یہ rural telecommunication کیلئے جو سینیٹرز اور ایم این اے صاحبان کو جو کوٹہ ملتا ہے پانچ VHF سال کے ۔ اس کے فنڈز کون فراہم کرتا ہے۔ ایک تو میرا یہ سوال ہے۔ اور اس کے ضمن میں جب یہ جواب دیں گے تو پھر میں پوچھوں گا۔ اور دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ چونکہ VHF سسٹم ناکافی تھا rural telecommunication کیلئے تو وہ چونکہ ناکافی تھا ٹیکنیکل وجوہات پر تو ایک متبادل سکیم شروع کی گئی تھی TDMA ' Time Duplicate Multiple Access جس کے ایک سسٹم کے ذریعے ۲۵۶ چینل فراہم کئے جاتے تھے اور اس کے دس پائیلٹ پراجیکٹ شروع ہو چکے تھے اور مزید rural telecommunication کیلئے تقریباً دو سو TDMA سسٹمز Approve ہو چکے تھے۔ rural tele communication کیلئے آیا وہ implement ہوا؟ وہ جو approve ہو چکا تھا یہ دو سوالات ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی لاسی صاحب ' کچھ بتائیے اس سلسلے میں ۔

جناب غلام اکبر خان لاسی۔ سر' یہ ویسے کافی complicated سوال ہے اس کیلئے fresh question کی ضرورت ہے اور فنڈز جو ایم این اے اور سینیٹرز حضرات کو VHF کیسہولتیں دینے کیلئے ہیں ظاہری بات ہے یہ کوٹہ گورنمنٹ برداشت کرتی ہے' ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن برداشت کرتی ہوگی ۔

جناب محمد اعظم خان ۔ جناب والا، ٹیلی کمیونیکشن کارپوریشن نہیں کرتی۔ یہ جو پانچ VHF ہیں جس کی ایک کی قیمت تقریباً دو لاکھ روپے بنتی ہے یا اڑھائی لاکھ روپے ، یہ تعمیر وطن پروگرام سے آتی ہے اور پی ٹی سی تب ہی فراہم کر سکتا ہے جب ان کو فنڈز مہیا کئے جائیں ۔ لہذا حکومت نے فنڈز نہیں دیئے تو پی ٹی سی کہاں سے یہ VHF لائے۔ یہی میں کہہ رہا ہوں ۔

جناب غلام اکبر خان لاسی ۔ جناب تعمیر وطن پروگرام ہو یا پیپلز پروگرام ہو یا کوئی پروگرام ہو بہرحال گورنمنٹ فنڈز provide کرتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ جی جناب بابر صاحب ۔

Maj . Gen . (Retd .)Naseerullah Khan Babar: Mr . Ajmal Khattak is unfortunately not here . He had made certain promises to individuals. But the money was never deposited with the result that those sets never came into being and so it is that way that it has to go from the individuals funds.

Mr . Muhammad Azam Khan: The money which is provided under the scheme for five VHF's is under the Tameer-e- Watan Program.

جو دو لاکھ تھا اڑھائی لاکھ ہو گیا ہوگا inflation کی وجہ سے اور وہ تعمیر وطن پروگرام سے پی ٹی سی کو پیسے جاتے ہیں اور وہ پھر اسی بنیاد پر منگواتے ہیں اور مہیا کرتے ہیں یا پھر وہ منگوا کر at source deduct کرتے ہیں ۔ اگر ان کو یہ approval نہ ملے کہ وہ منگوا کر at source deduction کریں یا پھر وہ فنڈز مہیا نہ ہوں تو وہ sets نہیں آ سکتے ہیں لہذا پیسے تعمیر وطن سے حکومت کی طرف پی ٹی سی کو ملے نہیں ہوں گے اس لیے یہ shortage ہے ۔ تو یہ ان کو clerify کرنا چاہئیے کہ پی ٹی سی کو یہ پیسے کب فراہم کئے جائیں گے جبکہ یہ sets آ سکیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ allocation جو ہوتی ہے وہ آپ کا خیال ہے کہ وہ تعمیر وطن یا پیپلز پروگرام کے تحت ۔

جناب محمد اعظم خان ۔ سر یہ میرا خیال نہیں ہے میں sure ہوں اس بات پر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اچھا اس سے ہوتی ہے یعنی allocation وہاں سے ہوتی

-next question No.16 Syed Fazal Agha Sahib. جی۔ ٹھیک ہے۔ ہے۔

16. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Education be pleased to state the province-wise break-up of the funds allocated to the Girls Primary Education out of foreign loans, credits and aid during the last three years?

Syed Khurshid Ahmed Shah: The necessary information has been received from NWFP, Balochistan and Punjab which is enclosed. However, information from Sindh has not been received inspite of repeated reminders.

STATEMENT SHOWING THE TOTAL EXPENDITURE AND ALLOCATION OUT OF FOREIGN AIDED PROJECTS FROM 1991-92 TO 1993-94

S. No.	Project	Total Allocation	Amount of Expenditure
(1)	Primary Education Development and Expansion Project (World Bank Assisted) PEP-II	298.16	294.61
(2)	Primary Education Development Project (World Bank Assisted)	318.00	69.40
(3)	USAID Primary Education Development Programme.	597.22	358.96
(4)	ADB Girls Primary Education Development Project.	44.15	33.543

(1) The details of break-up of funds allocated to Girls Primary Education Project by ADB and incured during three years pertaining to NWFP are as under:-

Year	Allocation	Expenditure
	Million	Million
1991-92	10.093	7.179
1992-93	32.775	28.882
1993-94	15.200	13.263
Total:	58.068	49.324

(2) The details of total expenditure in developmental projects in primary sub-sector sponsored by foreign agencies during last three years 1991-92 to 1993-94 are as under:-

(Rs. in million)

S. No.	Name of Project	Amount incured
(1)	Primary Education Development Programme (USAID).	540.00
(2)	Primary Education Girls Project (ADB).	49.324
(3)	Primary Education Charsadda Project (German Govt.).	26.811
(4)	Science Education Project (ADB).	43.452
(5)	Improvement of Teaching Material NWFP.(NORAD).	13.26
(6)	Integrated Basic Edu: Project (UNICEF) in Dir, Karak. & Malakand Distts.	4.542
(7)	Primary School Water Supply and Sanitation Nowshera Karak & MalaKand Distts.	0.854
(8)	In-Service Training of Learning Coordination.	3.053
	Total:	682.296

DIRECTORATE OF PUBLIC INSTRUCTION(EE) PUNJAB

68-B, New Muslim Town, Lahore

Dated, the 12th July, 1994

To

The Secretary,

Government of The Punjab,

Education Department, Lahore.

(ATTENTION SECTION OFFICER (F. AID)

SUBJECT:- Allocaion/ Utlization of Foreign Aided Projects during the last three years.

This is in continuation of letter No. ADPI/5289/AD(D) dated 12-6-1994.

The year-wise allocation/utilization of the foreign Aided Projects during the Last three years on Girls Education is given as under:-

	Years	Allocation	Expenditure/utilization
PEP-III			
	1990-91	429.3	252.4
	1991-92	545.2	506.3
	1992.93	668.7	663.38
		1643.2	1422.58
GPEP			
	1990-91	Nil	Nil
	1991-92	124.959	31.485
	1992.93	65.134	73.360
		190.093	104.845

SYED AMEER HUSSAIN NAQVI,

Addl. Director Public Instruction (EE)

Punjab , Lahore.

سید محمد فضل آغا۔ میرا question ہے آپ بھی ذرا پڑھ لیں سر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب

سید محمدفضل آغا۔ آپ ذرا پڑھ لیں اور اس کا جواب بھی پڑھ لیں تاکہ آپ بھی clear ہوں اور منسٹر صاحب بھی clear ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب آپ پڑھ لیں ۔

سید محمدفضل آغا۔ جی میں نے ان سے پوچھا تھا کہ

Will the Minister for Education be pleased to state the province-wise break-up of the funds allocated to the Girls Primary Education out of foreign loans, credits and aid during the last three years?

اور جواب شاہ صاحب پڑھ کر سنا دیں ۔ جواب میں کیا لکھا ہے۔ میرے question کے برعکس بات کی گئی ہے ۔ وہ میرے question کو کسی طرح سے satisfy نہیں کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے لکھا ہے again کہ the information has been received from Baluchistan,Punjab, NWFP اور سندھ سے ابھی نہیں آئی۔ تو ان کی information پر تو نہیں ہونی چاہئیے۔ بات تو یہ ہے کہ allocation اور distribution تو یہاں سے ہونی چاہئیے تھی ۔ ان کے پاس information ہونی چاہئیے اور پھر آگے آپ چل کے دیکھیں تو بلوچستان سے جو information آئی ہے وہ اس میں print ہی نہیں ہے ۔ تو میں ان سے کیا ضمنی سوال کروں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شاہ صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے ان کی بات کے ضمن میں ۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جی ہاں ۔ جہاں تک ہمارے محترم سینیٹر صاحب کا کہنا ہے کہ بلوچستان سے ابھی تک نہیں آئی ہے اور یہ فیڈرل گورنمنٹ کو information ہونی چاہئیے ۔ جو کچھ بھی آج کل ہو رہا ہے جو بھی agreements ہوتے ہیں وہ Province to agencies ہوتے ہیں ۔ سندھ سے اس لئے نہیں آئی کہ ایشین ڈیویلپمنٹ بینک کے ساتھ جو پرائمری ایجوکیشن ڈیویلپمنٹ

پروجیکٹ کے تحت ان کا agreement ہوا تھا اس وجہ سے وہ فگر ابھی تک ان لوگوں نے نہیں بھیجا ۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کی ۴۴ اعشاریہ ۱۵ ملین allocation تھی اور ان کا expenditure تھا ۲۲ اعشاریہ ۵۴۲ ملین ۔ اسی طرح صوبہ سرحد کا تھا ۵۸ اعشاریہ ۶۸ allocation اور ۹ ۴ اعشاریہ ۳۲۴ expenditure اور پنجاب کا جو ہے وہ ۱۹۰ اعشاریہ ۰۹۵ allocation اور expenditure ہے ۱۰۴ اعشاریہ ۰۸۴۵ ۔ یہ جو تھا پرائمری ایجوکیشن ڈیویلپمنٹ کا پروجیکٹ تھا ۔ اس کے علاوہ میرے معزز ممبر جو پوچھنا چاہتے ہیں میں ان کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ سوال یہ تھا کہ یہ allocation جتنی بھی ہوتی ہے کیا یہ مرکز سے ہوتی ہے ۔

سید محمد فضل آغا ۔ نہیں سوال یہ ہے سر کہ یہ جو یہاں چھپا ہوا ہے یہ میرے سوال کا جواب بالکل نہیں ہے اور مجھے مطمئن نہیں کرتا ۔ اس کا اس سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے ۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ آپ جو سوال پوچھنا چاہتے ہیں میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں ۔

سید محمد فضل آغا ۔ نہیں شاہ صاحب اس طرح تو نہیں ہے ۔ آپ سے جو میں نے پوچھا تھا وہ باقاعدہ صحیح طریقے سے print ہونا چاہئیے تھا ۔ ہم تو یہی عرض کر رہے ہیں کہ آپ مہربانی کریں اپنے دفتر والوں کو stream line کریں کہ جو ہم پوچھنا چاہتے ہیں وہ ہمیں سیدھی طرح بتانے کی کوشش کریں ۔ ابھی اس میں ہمیں mislead کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ شاہ صاحب نے تو بتا دیا وہاں ان کے پاس لکھا ہو گا کہ بلوچستان کو کیا دیا اور کیا نہیں دیا ۔ یہاں اس میں تو کچھ بھی نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ ادھر نہیں ہے ۔

سید محمد فضل آغا ۔ لہذا یہ دونوں سوال جو ہیں ، اچھا اگلا سوال بھی میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں ہاؤس کا ٹائم بچانے کے لئے ۔ اگلا سوال ہے پرائمری ایجوکیشن کے متعلق بعینہ شیٹ یہاں بھی پرنٹ کی گئی ہے ۔ فل سٹاپ کا بھی فرق نہیں ہے ۔ لہذا میرے دونوں سوالوں کو defer کیا جائے اور مجھے فریش پرنٹ کر کے بتایا جائے جو میں نے سوال کیا ہے اس کے حساب سے مجھے information دیں تب اس سے متعلق ضمنی سوال میں فریم کر سکتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال نمبر ۱۷ بھی آپ پڑھ دیں۔

17. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Education be pleased to state province-wise break-up of the total expenditure on Primary Education out of foreign loans, credits and aid during the last three years?

Syed Khurshid Ahmed Shah: The necessary information has been recieved from NWFP, Balochistan and Punjab which is enclosed. However, information from Sindh has not been received inspite of repeated reminders.

STATEMENT SHOWING THE TOTAL EXPENDITURE AND ALLOCATION OUT OF FOREIGN AIDED PROJECTS FROM 1991-92 TO 1993-94

S. No.	Project	Total Allocation	Amount of Expenditure
1.	Primary Education Development and Expansion Project. (Worlds Bank Assisted) PEP-II	298.16	294.61
2.	Primary Education Development Project (World Bank Assisted).	318.00	69.40
3.	US-AID Primary Education Development Programme.	597.22	358.96
4.	ADB Girls Primary Educaation Development Project	44.015	33.543

1. The details of break-up of funds allocated to Girls Primary Education Project by ADB and incurred during three years pertaining to NWFP

are as under :-

Year	Allocation	Expenditure
1991-92	10.093	7.179
1992.93	32.775	28.882
1993-94	15.200	13.263
Total	58.068 million	49.324 million

2. The details of total expenditure in developmental projects in primary sub-sector sponsored by foreign agencies during last three years 1991-92 to 1993-94 are as under:-

(Rs. in million)

S. No.	Name of Project		Amount incurred
1.	Primary Education Development Programme (US-AID)		540.00
2.	Primary Education Girls Project (ADB)		49.324
3.	Primary Education Charsadda Project (German Govt.)	26.811	
4.	Science Education Project (ADB)		43.452
5.	Improvement of Teaching Material NWFP (NORAD)		13.26
6.	Integrated Basic Edu. Project (UNICEF)in Dir, Karak & Malakand Distt.	4.542	
7.	Primary School Water supply and Sanitation Nowshera Karak & Malakand Distts.	0.854	
8.	In-Service Training of Learning Coordination.	3.053	
	Total:-		682.296

DIRECTORATE OF PUBLIC INSTRUCTION (EE) PUNJAB

68-B, New Muslim Town, Lahore

Dated, the 12th July, 1994

To

The Secretary,

Government of the Punjab,

Education Department, Lahore.

(ATTENTION SECTION OFFICER (F. AID)

SUBJECT:-Allocation/Utilization of Foreign Aided Projects during the last three years.

This is in continuation of letter No. ADPI/5289/AD(D), dated 12-6-1994.

The year-wise allocation/utiization of the Foreign Aided Projects during the last three years on Girls Education is given as under:-

Years		Allocation	Expenditure/utilization
PEP-III			
1990-91		429.3	252.4
1991-92		545.2	506.3
1992-93		668.7	663.38
	Total:	1643.2	1422.58
GPEP			
1990-91		Nil	Nil
1991-92		124.959	31.485
1992-93		65.134	73.360
	Total:	190.093	104.845

SYED AMEER HUSSAIN NAQVI,

Addl. Director Public Instruction (EE)

Punjab, Lahore.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال نمبر ۱۷ بھی آپ پڑھ دیں ۔

سید محمد فضل آغا۔ سر اس میں بھی یہی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پڑھ دیں آپ ذرا شاہ صاحب سن لیں ۱۷ سید محمد فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا۔ سوال نمبر ۱۷ یہ ہے کہ۔

Will the Minister for Education be pleased to state the province-wise break-up of the total expenditure on Primary Education out of foreign loans, credits and aid during the last three years?

They are similar questions.

اور اس میں دیکھیں شیٹ وہی ہے جو وہاں انہوں نے پرنٹ کرائی وہی یہاں پرنٹ کرا دی ہے ۔ تو ہاؤس کے ساتھ یہ مذاق اور یہ تماشا اب ختم ہونا چاہئیے اور شاہ صاحب کا ہم بہت احترام کرتے ہیں کہ انہوں نے کم از کم جواب تو شریفانہ طریقے سے دیا کہ اس میں یہ قباحت ہوئی ہے ۔ باقی منسٹر صاحبان تو ہمیں بالکل غلط پتے بتاتے ہیں اور غلط ایڈریس بتاتے ہیں اور جو information ان کے پاس نہیں ہوتی وہ بھی بتا دیتے ہیں ۔ پہلے تو ایک ڈاکٹر شیر افگن تھے اب ہمارے لاسی صاحب نے بھی وہی طریقہ اپنا لیا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آغا صاحب اس میں statement تو نہیں ہے ۔

سید محمد فضل آغا۔ نہیں سر اس کا آپ کو نوٹس لینا چاہئیے You are the custodian of the House. آپ کو اس کا نوٹس لینا چاہئیے کہ یہ ہمیشہ ہر سوال کا غلط جواب آتا ہے Chair must take notice of this. یہ پورے ہاؤس کا تماشا بنایا ہوا ہے یہاں ایک گھنٹہ ٹائم ضائع کرتے ہیں اتنی محنت کرتے ہیں ہم سوالات دیتے ہیں پوری قوم کو information دینی ہوتی ہے اور کوئی سوال ایسا نہیں ہے جس کا جواب صحیح آیا ہو۔ تو مہربانی کر کے یہ دونوں defer کر کے مجھے پرنٹ کر کے دوبارہ جواب دیا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔سید خورشید احمد شاہ ۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہم اپنی منسٹریز میں جو لوگ کام کرتے ہیں ان کو ٹھیک کریں ۔ مگر اصل میں جو جواب دینا ہوتا ہے On record بات ہوتی ہے وہ منسٹر کی statement ہوتی ہے ۔ وہ چاہے کچھ بھی ہمیں لکھ کر دیں ۔ ہماری statement جو ہوتی ہے، منسٹر کی statement ہوتی ہے ، گورنمنٹ کی statement ہوتی ہے وہ فائنل ہوتی ہے ۔ اگر اس میں آپ کو کوئی شک ہے ، اس میں آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں میں اس کو clear کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ آپ والی بات صحیح ہے کہ سوال نمبر ۱۷ میں پھر وہی Same statement ہے ۔ آپ آ کے میری یہ فائل دیکھ لیں میں نے خود اس کی تصحیح کی ہے۔ میں نے ان کی تصحیح کی ہے اور کہا ہے کہ یہ آپ مجھے غلط بتا رہے ہیں اور ہمارا کام ہے ان کو صحیح کرنا ۔ آپ کو جو سوال پوچھنا ہے میں اس ہاؤس کو بتانے کے لئے تیار ہوں ۔ یہ ان کو پوچھیں پھر وہ ہمیں جواب دیں ، defer کریں اس طرح کریں آپ ابھی جو سوال پوچھنا چاہتے ہیں مجھ سے میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پوچھیں سوال آپ ان سے ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں شاہ صاحب کی عزت کرتا ہوں ۔ میں ان کی شرافت کا ممنون ہوں کہ انہوں نے صحیح طور پہ نوٹس لیا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شاہ صاحب کیا یہ صحیح نہیں ہو گا کہ آپ ان کے چیمبر میں جا کے ساری information لے لیں وہاں سے ۔ میرا خیال ہے یہ بہتر ہو گا ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں شاہ صاحب کے احترام میں یہ کرنے کے لئے تیار ہوں ورنہ ایسا نہیں ہونا چاہئیے۔ شاہ صاحب کی ذاتی شرافت کی وجہ سے میں آپ کی بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ سب کچھ تو انہوں نے آپ کو بتا دیا ہے ۔ اگلا سوال نمبر ۱۸ سردار محمد یعقوب ناصر۔

18. *Sardar Muhammad Yaqoob Nasir: Will the Ministert for Education be pleased to state the number of scholarships granted in various

international Universities or Institutes since Ist August, 1993 indicating also the percentage of such persons belonging to the Province of Balochistan?

Syed Khurshid Ahmed Shah: Since 1st August, 1993, 76 Scholars preceeded abroad under various approved on-going programmes (COTS, Quaid-e-Azam, Merit, 100-Scholarships and Cultural Exchange Programme) of the Ministry of Education. A list indicating their names, province-wise and their places of studies abroad is appended at Annex-I.

The percentage of such persons belonging to the Province of Balochistan is 7.9%.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

جناب ڈپٹی چیئرمین - عبدالرحیم خان مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا سوال یہ ہے جناب والا کہ ہمارے صوبے کو جو سکالرشپ انہوں نے دیئے ہیں کہ، اعشاریہ ۹ سکالر شپ ہمارے صوبے کو دیئے گئے ہیں ۱۹۷۶، میں - تو یہاں جو لسٹ ہے اس میں یہ جو نام انہوں نے دیئے ہیں نمبر شمار ان کا ہے نمبر ۲۰، ۲۱، ۳۰، ۴۰، ۴۱، ۴۱ اور ۴۲ تو یہ ذرا بتا سکتے ہیں کہ ان لوگوں کا ڈومیسائل کیا ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یعنی آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو نمبر بتائے ہیں ان کے ڈومیسائل کہاں کے ہیں -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جی ہاں - ان کی مستقل رہائش کہاں کی ہے - کیا ان کا صحیح ایڈریس یہ بتا سکتے ہیں ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب شاہ صاحب

سید خورشید احمد شاہ۔ یہ جتنے بھی کلچرل ایکسچینج پروگرام کے سکالرشپس ہوتے ہیں

یہ صوبے recommend کرتے ہیں یونیورسٹیاں recommend کرتی ہیں اور جب یونیورسٹی نے recommend کیا ہو گا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بلوچستان کے ہوں گے۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو میں آپ کو ان کے ڈومیسائل، کی مستقل رہائش اور ان کی PRC جو کچھ آپ چاہیں میں فراہم کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پورے particulars دے سکتے ہیں؟

سید خورشید احمد شاہ۔ دے سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ particulars دے سکتے ہیں وہ آپ کو وہ دے دیں گے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ دینا چاہئیے ان کو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں جناب وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس میں چار طرح کے سکالر شپس ہیں جواب میں COTS قائد اعظم، میرٹ اینڈ کلچرل ایکسچینج پروگرام۔ میں ان سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان سکالرشپس کی گرانٹ کے لئے سوائے ان سکالرشپس کے جو کہ صوبوں سے recommend ہو کے آتی ہیں آپ کے پاس سینٹر میں کوئی بورڈ ہے، کوئی ان کا انٹرویو ہوتا ہے، کوئی اس کا باقاعدہ اشتہار انٹرویو یا میرٹ کا assessment کا کوئی طریقہ کار ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سکالرشپ دینے کے لئے کوئی طریقہ کار وضع کیا ہے آپ نے یہ مطلب ہے ان کا۔ سکالر شپ دینے کے لئے کوئی آپ کا طریقہ کار ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ کیوں کہ ایک میرٹ سکالرشپ ہوتا ہے۔ اس کے لئے تو یونیورسٹیاں جو ہیں وہ recommend کرتی ہیں اور ان کی recommendation پہ ہی گورنمنٹ دیتی ہے۔ جیسے COT ہے same وہ میرٹس کے مطابق بن کے آتے ہیں۔ اگر کوئی طالب علم اس کو چیلنج کرتا ہے تو پھر فیڈرل گورنمنٹ اس کو دیکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ طریقہ کار ہے آپ نے بنایا ہوا ہے؟

سید خورشید احمد شاہ۔ جی سر۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں سر میرا سوال یہ ہے یہ سینٹر کرتا ہے یا صوبے کرتے ہیں۔

سید خورشید احمد شاہ۔ صوبے بھیجتے ہیں اور ہم چیک کرتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سینٹر کا کوئی بورڈ نہیں ہے اتنا مجھے علم ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ بورڈ ' بات سنیں میں بات clear کر دیتا ہوں۔ صوبے بھیجتے ہیں اگر کوئی صوبہ غلط بھیجتا ہے اور کوئی لڑکا آ کے اپیل کرتا ہے ہمیں کہ میں اس سے زیادہ میرٹ میں ہوں ہم دیکھتے ہیں تو ہم refer back کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شیخ آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ شاہ صاحب میرا کہنا یہ ہے کہ تمام cases جو آپ کے پاس آتے ہیں ان کو دیکھتے ہیں۔ آپ کا بورڈ اس کو process کرتا ہے یا نہیں کرتا؟

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب کوئی ایسا بورڈ نہیں ہوتا ہمارے پاس۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کوئی بورڈ نہیں ہے precess کرنے کے لئے جو صوبے کرتے ہیں وہی ہوتا ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ چونکہ ٹوٹل میرٹ ہے اس پہ کیا بورڈ بنائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میرٹ پہ سب ہوتا ہے ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالحیٔ۔

ڈاکٹر عبدالحیٔ بلوچ۔ جناب والا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ فارن سکالرشپس بالخصوص یہ بلوچستان کے لئے جب بھی اطلاع ان کے پاس جاتی ہے تو جب امیدوار یہاں اسلام آباد پہنچتے ہیں ان کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ دوسرے لوگوں کو دے دیئے جاتے ہیں اور بلوچستان کے طلباء کو سکالرشپ میں اکثر یہ شکایت رہتی ہے کہ ہمیں اطلاع اتنی دیر سے بھیجتی ہے منسٹری آف ایجوکیشن کہ اس سے پہلے کہ ہم اپنے سکالرشپ کو avail کر سکیں اس کی تاریخ اور وقت جو ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ ایک تو یہ ہمارے ساتھ بڑی مصیبت ہے۔ دوسری ہماری ان سے عرض یہ ہے کہ یہ جو فارن سکالرشپس ہیں یا ملک کے اندر جو ہماری اعلی یونیورسٹیاں ہیں ان

کے سکالرشپس ہیں کیا یہ اس بات کی ہمیں یقین دہانی کرائیں گے عوام کو کہ مستقبل میں اس کا تدارک ہو اور صحیح ٹائم پہ وقت پہ ان کو اطلاع جائے تاکہ وہ اس کو صحیح معنوں میں avail کر سکیں۔ نمبر دو میرا ضمنی سوال یہ ہے وزیر موصوف صاحب سے کہ جعلی جو ڈومیسائل بلوچستان سے جو انہوں نے ۷ اعشاریہ ۹ فی صد بتایا ہے میں آپ کو بتاؤں کہ ۹۰ فی صد اس میں جعلی ڈومیسائل ہیں ۔ اس کا بھی کوئی تدارک ہونا چاہیئے نام تو بلوچستان کا لیا جاتا ہے مگر وہاں بلوچستان کے طلباء ان سکالرشپس کو avail نہیں کرتے اور ان کے نام پر جعلی لوگ جو ہیں وہ اس کو avail کرتے ہیں ۔ کیا اس کا کوئی تدارک فرمائیں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب شاہ صاحب ۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب والا! میں ڈاکٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے، یہ صوبائی حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ ڈومیسائل جھوٹا سچا خود بناتے ہیں، خود بھیجتے ہیں ۔ ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم اس کو چیک کریں ۔ آپ کا یہ کام ہے اور سیاستدانوں کا یہ کام ہے کہ آپ اس کو دیکھیں ، غلط ڈومیسائل آتا ہے، آپ ہمیں بتائیں ہم چیک کریں گے ان کو، یہ ہمارا کام نہیں ہے ۔دوسری بات یہ ہے کہ ابھی ہماری حکومت نے صوبوں کو لکھا ہے کہ آپ ہمیں لسٹ مہیا کریں جن کی آپ منظوری دیتے ہیں ۔ ایک بات ۔ دوسری بلوچستان اور چھوٹے صوبوں کے لیے ہے صوبہ سرحد اور سندھ کے لیے بڑی مشکل تھی کہ تھرڈ ڈویژن جو لڑکا ہے کسی بھی تینوں سطحوں پر سے ۔ میٹرک گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن اس میں کہیں بھی اگر وہ تھرڈ ڈویژن ہے۔تو اس کو منظوری نہیں ملے گی چاہےوہ پوسٹ گریجویشن میں فرسٹ پوزیشن میں ہو۔ گولڈمیڈیسٹ ہو مگر چونکہ وہ میٹرک میں تھرڈ ڈویژن ہے اس لیے اس کو سکالرشپ کے لیے منظوری نہیں ملے گی۔ ہم نے ECNEC کو Request کی ہوئی ہے اس کو آپ مہربانی کر کے چیک کریں۔ خاص کر کے چھوٹے صوبوں کے لیے کہ ان کی سکالر شپ lapse نہ ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔چلیں جی ٹھیک ہے اگلا سوال جی سوالنمبر۲۲چوہدری محمد بھنڈر صاحب۔ reply not received کون صاحب فرمائیں گے کہ why not received چلیں اس کو defer کرتے ہیں جی۔ مسٹر ایم ظفر سوال نمبر ۷۵۔

(a) 75. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Education be pleased to state whether it is a fact that the President of Pakistan has expressed his dissatisfaction over the prevailing educational system; if so, whether any direction has been given to the government regarding streamlining the educational system in the country?

Syed Khurshid Ahmed Shah: President's Directive as such regarding President's dissatisfaction over the prevailing Education system has not so far been received in the Ministry of Education.

Earlier the Prime Minister of Pakistan has been pleased to pay a visit to the Ministry of Education in November, 1993 and pleased to indicate some parameters to streamline the Educational system of the country. In pursuance of her directive an Educational Advisory Council was formed to suggest ways and means to bring about, viable changes in the existing system and present Education Policy. The first meeting of the Council has since been organized in Islamabad. The delagates have putforth their recommendations which are under active consideratin of the Ministry of Education.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ضمنی سوال میں وزیر موصوف سے یہ سوال کروں گا' میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ کی حکومت کوئی الگ نیشنل ایجوکیشن پالیسی دے رہی ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب شاہ صاحب کوئی ہے جی؟

سید خورشید احمد شاہ ۔ایک پالیسی last گورنمنٹ نے دی تھی اس کو ہم دیکھ رہے ہیں خصوصاً ہماری حکومت کی اور میری یہ کوشش ہے کہ اس ملک کو مزید ایجوکیشن پالیسی نہ دیں اب تک ۱۹۴۷ سے لیکر ۱۹۹۲ تک صرف پالیسیاں بنی ہیں ایجوکیشن development نہیں ہوئی ہے۔ وہ وہاں کی وہاں پر رکی ہوئی ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ پچھلی حکومت نے جو پالیسی دی ہے اس میں جو حصہ

(a) Transferred from the Cabinet Division.

بہتر ہے وہ ہم رکھیں۔ اس میں جو تبدیلی کرنی ہے کریں۔ کوئی نئی ہم نہیں لانا چاہتے۔ ہم بہتر تعلیم کو develop کرنا چاہتے ہیں

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے محترم وزیر صاحب آٹھویں پانچ سالہ منصوبے میں اگر آپ صفحہ ۲۹۹ ملاحظہ کریں تو total ایجوکیشن پالیسی دی ہوئی ہے حکومت پانچ سالوں میں کیاکرے گی پرائمری ایجوکیشن کے سلسلے میں سیکنڈری ایجوکیشن کے سلسلے میں کیاکرنا ہے ٹیکنیکل ایجوکیشن کے بارے کیا کرنا ہے تمام تفصیل ہے میری عرض یہ ہے کہ آپ یہی پالیسی اپنائیں گے یا اس کو بھی تبدیل کریں گے ؟

ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ میرے پاس book نہیں ہے لیکن میں آپ کو بغیر book کے بتا رہا ہوں آٹھواں پانچ سالہ منصوبے میں جو sector wise ایجوکیشن development کو ہم نے رکھا ہے وہ بالکل اس طرح ہو گا جو اس book میں ہے۔ پچھلے ساتویں پانچ سالہ منصوبے میں آپ نہیں بتائیں گے آپ نے تو آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کا ذکر کردیا کہ اس میں ایسا ہے ایسا کریں گے آپ یہ نہیں بتائیں گے کہ اس میں ہم نے کتنا رکھا ہے؟ ساتویں پانچ سالہ منصوبے میں جو اس سے پہلے گورنمنٹ تھی اس میں ۲۵ملین تھا اور آٹھویں پانچ سالہ منصوبے میں۶۸ ملین ہے۔ آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ پیپلز گورنمنٹ کو ایجوکیشن development میں کتنی دلچسپی ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ priority change کریں گے یا اسی حساب سے چلیں گے؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔انہوں نے فرمایا کہ ایک پالیسی پچھلی گورنمنٹ کی، ایک ڈرافٹ بنا ہوا ہے اس کو ہم دیکھیں گے ۔ اس میں جو اچھائیاں ہیں اس کو ہم رکھیں گے اور اس میں جو خامیاں ہیں اس میں amend کر کے رکھیں گے۔تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ اس سوال میں جو کہ یہاں ڈاکٹر ریحان صاحب کا آیا تھا کہا یہاں public treasury کے خرچے پر دوقسم کے سکول ہیں۔ ایک ہے فیڈرل گورنمنٹ جنرل سکول ، ایک ہے فیڈرل گورنمنٹ ماڈل سکول ۔ یعنی پبلک خرچے پر طبقاتی تعلیم ہے جس میں ایک کا standard کم اور دوسرے کے لئے ایک

خاص standard رکھا گیا ہے۔ کیا وزیر تعلیم صاحب اس پالیسی میں یہ تقسیم ختم کریں گے اور اس طرح public treasury سے، عوام کے خزانے سے، عوام کو برابری کی بنیاد پر تعلیم دیں گے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں چاہتا ہوں کہ جو چیزیں ہیں ہاؤس کو briefly بتا دوں۔ یہ ہمارا فرض بنتا ہے۔ حکومت کی پالیسیز ہوتی ہیں، آپ کو ہم بتائیں گے اور آپ اس پر appreciate کرتے ہیں، criticize کرتے ہیں۔ ہم نے اس پالیسیز میں جو back up کرنے کے لئے Education Advisory Council بنائی ہے۔ اس میں پرائمری ایجوکیشن کو ہم دیکھ رہے ہیں، ہم سیکنڈری ایجوکیشن کو دیکھ رہے ہیں، ہم higher education کو دیکھ رہے ہیں کہ اس میں کیا برائیاں ہیں ان کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں؛ curriculum کو ہم دیکھ رہے ہیں تاکہ ان کو centralize کریں۔ یہ جو آپ طبقاتی بات کر رہے ہیں یہ حقیقت ہے میں نے پہلے بھی کہا۔ ہم وزیر بن جاتے ہیں یہ پچھلی گورنمنٹ کی کیا پالیسیز تھیں، مجھے کچھ پتا نہیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ اس ملک کے لئے کیا بہتر ہو سکتا ہے؛ ملک قوم کے لئے کیا بہتر کر سکتے ہیں؛ ہماری حکومت وہ کرے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ۔ جی خلیل الرحمن صاحب last۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, it is a very vital issue and I am glad that the present Government is taking a lot of interest in it. Sir, various stages پر ہر گورنمنٹ نے پالیسیاں بنائی ہیں Councils set up کی ہیں اور recommendations دی گئی ہیں and they have been lying in the Archives. جناب یہ اتنا important issue ہے اور میں منسٹر صاحب سے پوچھوں گا کہ۔

At any stage, have they ever thought of making some of the thoserecommendation public and giving it to the media for some public opinion on the subject.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب منسٹر صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب میں محترم سینیٹر صاحب کو یہ بتاؤں کہ اس پر ڈبیٹ چل رہی ہے اور میں نے brief statement دینی ہے۔ جب آپ کا دل چاہے، مجھے حکم کریں میں

statement دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ۔ جی آخری سوال۔ جی پوائنٹ آف آرڈر جناب عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب وزیر تعلیم صاحب نے statement دی جس کی factual correction ضروری ہے ۔ ویسے تو تعلیم پر جتنی توجہ دی ...نے اور جو حکومت دے اس کو ہم welcome کرتے ہیں لیکن جو انہوں نے یہ کہا کہ 7th plan میں ستا... ارب تھا اور اب 8th plan میں انھاون ارب ہے اس میں تفاوت نظر آتی ہے۔ اس میں ایک factual correction ضروری ہے کہ ہماری گورنمنٹ نے 92-1991 میں جو Social Action Programme کے allocation introduce کئے تھے اس کے ذریعے سے وہ base جو تھا وہ بہت بڑھ گیا تھا اور اس لئے یہ comparison صرف 7th Plan کی original allocation صحیح نہیں ہے اس سے وہ allocation خودبخود چالیس یا اس سے زیادہ ہو گیا تھا اور current prices میں جو increase ہے وہ اتنی نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم یہ welcome کرتے ہیں جو یہ priority دے رہے ہیں لیکن factual position جو ہے وہ صحیح ہونی چاہیئے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں clear کر دوں کہ 7th Five Year Plan میں یہ وزیر خزانہ تھے یہ بہتر جانتے ہیں میں Finance Minister نہیں تھا۔ 7th Five Year Plan میں 22 million رکھا تھا مگر ان کے اسپیشل پروگرام میں وہ بڑھ کر 25.6 million ہو گیا۔ 3.6 million بڑھ گیا۔ میں ماننے کے لئے تیار ہوں ۔ وہ ان لوگوں نے دیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ۔ جی اگلا سوال ۸۹ جناب گچکی صاحب۔

+ 89 * Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Education be pleased to state the total number of foreign scholarships availed of since 1st December, 1988 with their subject-wise and provnce-wise break-up?

Syed Khurshid Ahmed Shah: The Ministry of Education has abailed 327 foreign scholarships under the cultural exchange and commonwealth scholarship proammes from December, 1988 to 1993-94. Year-wise provincial andsubject-wise break-up is appended at Annexure-I.

+ Transferred from the Finance Division.

(Annexure has been placed in the Senate Library).

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

منظور احمد گچکی۔ سوال نمبر 89۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو کلچرل ایکسچینج پروگرام کے تحت بلوچستان کے 89-88 میں پانچ پھر ایک پھر پانچ پھر نہیں ہے پھر ایک میرے سامنے پوری فہرست ہے۔ اس میں یہ جو لوگ بھیجے گئے ہیں کلچرل پروگرام کے تحت آیا انہوں نے Directely Education Department کو approach کیا یا صوبے کے ذریعے سے گئے یا صوبہ بلوچستان نے انہیں nominate کیا اور بھیجا؟ اور دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ Common Wealth اس کا حصہ ہے اس کے جو سکالرشپ ہیں اس میں بلوچستان سے ان چار پانچ سالوں میں صرف ایک student بھیجا گیا۔ ان چھ سالوں میں بلوچستان سے کیوں students نہیں بھیجے گئے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں ایک بات بتاؤں کہ پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ صوبے recommend کرتے ہیں۔ وفاقی حکومت نہیں کرتی۔ دوسرے کا جواب یہ ہے کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا کہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔Third Division کا جو ان لوگوں نے پیرا لگایا ہوا ہے۔ اس میں یہ reject ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہم نے اس کو تبدیل کرنے کے لئے request کی ہوئی ہے کہ اس کو آپ ختم کریں Third Division میٹرک کی ہے یا گریجویشن کی کہیں بھی Third Division آتی ہے آپ پوسٹ گریجویٹ پر اگر وہ گولڈمیڈلیسٹ ہے فرسٹ پوزیشن ہے اس کو consider کیا جائے۔ یہ ہم نے پہلے ہی request کی ہے واقعی زیادتی ہے چھوٹے صوبوں کے ساتھ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔یہ بجا ہے جی۔

جناب منظور احمد گچکی۔جناب 91-90 میں ایک طالبعلم کو drop کیا گیا ہے اور آپ دیکھیں اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ one nomination was made but donner country did not award scholarship.finnal selection rests with them. تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس کے بارے میں دوبارہ ان کو approach کیا گیا ہے کہ نہیں؟ کہ وہ nominate کریں۔

final selection lies with them. جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ final آپ نے فرمایا
with that country.I think it was final selection made by them which dropped him.
I think. کیا فرماتے ہیں جناب۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ میرے پاس فہرست تو ہے مگر یہ بات واضح کروں کہ جو *donor* ہوتے ہیں آخر selection وہ کرتے ہیں ۔ اگر ہم تیس کا پینل بھیجتے ہیں اس تیس کے پینل میں بیس کی selection ہوتی ہے ۔ تو تیس میں سے وہ selection کرتے ہیں ان کو ہم مشورہ نہیں دے سکتے کہ آپ اس تیس نمبر کو لے لیں یا فلاں کو لے لیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ صحیح ہے جی۔ جناب ڈاکٹر صاحب آخری سوال۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین صاحب وزیر موصوف صاحب نے تعلیم کے بارے میں بہت اچھی باتیں کی ہیں ۔ میں ان سے صرف یہ عرض کروں گا کہ بلوچستان Higher Education میں بہت پیچھے ہے۔ ہمارے ہاں technical لوگ اور اعلیٰ ڈگری یافتہ لوگوں کی کمی ہے قحط الرجال ہے پورے صوبے میں۔ تو میں جناب وزیر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کیا وفاقی حکومت کوئی ایسی خصوصی توجہ یا خصوصی پروگرام بلوچستان کے لئے دیں گے جس سے ہم اس کمی پر کسی حد تک قابو پاسکیں۔ یہ بہت بڑی کمزوری ہے کہ ہمارے پاس Highly educated لوگ جو ہیں وہ برائے نام ہیں ۔ کیا وفاقی حکومت کوئی خصوصی توجہ دے گی۔؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ جناب چیئرمین صاحب میں پہلے تو اپنے بلوچستان سے تعلق رکھنے والے معزز سینیٹر کو یہ جتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے توجہ دی ہے اور انشا اللہ دیں گے ہم نے سب سے پہلے خضدار انجنئرنگ کالج کو upgrade کرکے یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ Higher education کو ہم کیا importace دے رہے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی جناب ۔

Syed Muhammad Fazal Agha: This hour is for making statement or question in supplementary. so we are going through statement sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں وہ ار دال تھا کہ بلوچستان کو Higher education کے لئے کچھ دیاہے۔۔۔(مداخلت)وہ education کے بارےمیں انہوں نے پوچھا تو انہوں نے جواب دے دیا ہے جی۔

سید محمد فضل آغا۔ وہ ڈاکٹر صاحب توجہ دلائی کہ آئیندہ خیال رکھیں۔

Deputy Chairman: No cr k please.Agha Sahib no crosstalk.

میں نے اجازت دی ہے میں کہہ جو رہا ہوں کہ میں اجازت دی ہے یہ بہت اہم مسئلہ تھا انہوں نے بالکل صحیح فرمایا ہے ۔ ٹھیک ہے جی ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کے لئے کوئی بہتری ہو بلکہ اس پالیسی میں مزید جو کمی ہے اسے پورا کیا جائے ہمارے سکالر شپ کی تعداد ۱۰۵ ہے اس میں سے ہمیں ایک ملا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مرکزی حکومت کونی کام کرے گی؛

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ فرماتے ہیں کہ ۱۰۵ میں سے ایک وظیفہ بلوچستان کو دیا گیا ہے۔

سید خورشید شاہ۔ جناب میں نے عرض کیا کہ چھوٹے صوبے کے ساتھ خاص طور پر بلوچستان کے ساتھ ماضی میں بڑی زیادتی ہوئی ہے میں اس کو مانتا ہوں میں نے گورنمنٹ کی چیئر پر کھڑے ہو کر کہا ہے یہ چیز مانتا ہوں کہ صاحب بڑی زیادتی ہوئی ہے۔ اور ہم پوری کوشش کریں گے بلوچستان والوں کے ساتھ این ڈبلیو ایف پی والوں کے ساتھ کہ اس کا ازالہ ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وقفہ سوالات ختم ہوتے ہیں۔

165. *Chuadhry Shujat Husain: Will the Minister for Communications be pleased to state;

(a) total numbe of pay-phones installed all over the country with city-wise break-up;

(b) total coast incurred by the Telecom Foundation on

+ Question Hour is being over and remaining questions and answers are taken place on the table at the house

theinstallation of pay phones and the amount recovered from the users till the end ch, 1994; and;

(c) the number of p nes closed due to technical faults with city-wise break-up?

Minister for Commu tions: (a) The number of card phone booths installed by three(3) private co nes city-wise is as under:-

City-wise Pay Card Pho talled are as under:-

1.	Karachi	863
2.	Lahore	335
3.	RWP/IDB	334
4.	Peshawar	100
5.	Mardan	14
6.	Faisalabad	44
7.	Multan	34
8.	Quetta	15
9.	Murree	19
10.	Nathiagali	02
11.	Nowshera	03
12.	Saidu/Mingora	09
13.	Topi	02
14.	Haripur	05
15.	D.I. Khan	05
16.	Abbottabad	12
17.	Kohat	02
18.	Gujarnawala	18

19.	Hyderabad	59
20.	Jhelum	05
21.	Gujrat	04
22.	D.G.Khan	06
23.	Hub	02
24	Chakwal	04
25.	Toba T. S.	04
26.	Sargodha	04
	Total:	1904

(b) Total cost incurred by Telecom Foundation on the installation of Pay Phones is Rs. 47.30 million and amount recovered from the users till the end of March, 1994 is Rs. 58.30 million.

(c) The number of Pay Phone booths faulty due to technical reason city-wise is as under:-

1.	Karachi	25
2.	Lahore	10
3.	RWP/IDB	06
4.	Peshawar	
5.	Mardan	01
6.	Faisalabad	02
7.	Mulatan	02
8.	Quetta	01
9.	Hyderabad	02
	Total:	54

166. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Communications be

pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to privatise the Pakistan Telecommunication Corporation. If so, its reasons; and

(b) the steps taken by the Government to protect the service and other interests of the employees of the Corporation?

Minister for Communications: (a) Yes. The reasons for which Pakistan Telecommunications is being privatized are to improve and Augment the operation of telephone and telecommunications facilities to ther public, to expand the existing facilities to keep pace with present and future demand and to provide a public utility which is prompt and faultless.

(b) The transfer of all employees of the Corporation to the Pakistan Telecommunication Company will be on the same terms and conditions as are applicable to them under the PTC Act, 1991 (XVIII of 1991) allocated.

167. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minsiter for Education be pleased to state:

(a) the total number of scholarships offered by different foreign countries since 1990 indicating the names of the countries and specialist fields and duration of each scholarship;

(b) the province-wise break-up of persons who availed indicating the field and duration of each scholarship;

(c) the names of the persons who have been awarded these scholarships in the province of Balochistan indicating with

respective fields; and

(d) in case some of these scholarships have lapsed the reasons thereof?

Syed Khurshid Ahmed Shah: (a) Total number of scholarship offered by different countries since 1990 are 593. Details of scholarships offered by foreign countries alongwith special fields and duration are at Annex-A.

(b) The province-wise break-up of persons who availed scholarships indicating the field and duration of scholarships are at Annex-B.

(c) Names of persons who have been awarded scholarships in the Province of Balochistan with respective fields are at Annex-C.

(d) There is no lapse of the scholarships on the part of the Minsitry of Education. While offers of scholarships are made by different countries/donors, final selection is entirely the prerogative of the sponsoring country/donor agency.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

168. Transferred to the Economic Affairs Division.

169. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Communications be pleased to state;

(a) the total number of yellow cabs sanctioned and actually supplied under the Prime Minister's public transport Scheme;

(b) the break-up of each make power-wise (engine) indicating also cost of each make; and

(c) province-wise distribution of these cabs?

Minister for Communications: (a) 62950 applications were approved and 37359 cabs were actually delivered.

(b) Information is at Annexure-A.

(c) Province-wise break-up of yellow cabs is as follow:-

Punjab	15417
Sindh	19240
Balochistan	700
N.W.F.P.	2002
Total:	37359

Annex-A

DELIVERY POSITION OF YELLOW CABS UPTO 31-8-1993

Name of vehicles	Vehicle booked	Vehicles delivered	Cost of veh.
Suzuki Mehran 800 CC	25492	12775	142,000.00
Suzuki Khyber, 1000 CC	8358	4837	163,000.00
Suzuki Alto, 660 CC	2602	1736	171,000.00
Daewoo Racer, 1500 CC	7217	6393	245,000.00
Toyota Corona, 1800 CC	1154	849	345,000.00
Nissan Cedric, 2500 CC	832	183	501,074.00
Peugeot, 19.5 CC	1560	667	350,000.00
Hyundai Excel, 1298 CC	10586	8554	253,000.00
Mercedes, 200-D	90	53	898,000.00
Mitsubishi Lnacer,1300CC	2400	262	350,00.00
Subaro, 1000 CC	539	154	198,000.00
Nissan Sunny, 1700 CC	1171	407	347,000.00

Daihatsu, 1000 CC	949	489	149,000.00
	Total:	62950	37359

Note:- Changes in the price of the said vehicles have intermittently been taking place to flucatuation in foreign exchange i.e. Dollar and Japanese Yen.

170. Reply not received. Transferred to Defence Division.

171. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minsiter for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to remove speed breakers built on Malakand Road, near Punjab Regimental Centre, Mardan, if so, when?

Minister for Communications: The question pertains to Nowshera-Mardan road which falls within the purview of the Government of NWFP.

172. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Law, Justice and Parliamentrary Affairs be pleased to state:

(a) whether any law for the appointment of the Officers and servants of the Election Commission of Pakistan has been enacted by the Parliament as required by Article 221 of the Constitution, if not, its reasons; and

(b) the authority law under which appointments are persently being made in the Commission?

Syed Iqbal Haider: (a) Article 221 provides that until Majlis-e-Shoora (Parliament) by law otherwise provides, the Commissioner may, with the approval of the President, make rules providing for the appointment by the Commissioner of officers and sevants to be employed in connection with the

functions of the Commissioner or an Election Commission and for their terms and conditions of employment Accordingly the Chief Election Commissioner with the approval of the President has made the Election Commission (Officers and Servants) Rules, 1989 but Parliament has made no law so far in this regard.

(b) Appointments are being made under the aforesaid rules.

173. Transferred to the Cabinet Division.

174 ***Hafiz Hussain Ahmed**: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the date of completion of work on the installation of two hand pumps in villages 'Damag' and "Git Bast", District Kharan, recommended by me out of my funds for the year 1992-93; and

(b) the names of the contractors to whom these contracts were awarded indicating also the dates of awarding of the contracts?

Syed Iqbal Haider : (a) 84 development schemes costing Rs. 10930 million proposed by Hafiz Hussain Ahmed Senator from Balochistan were approved under Tameer-e-Watan Programme 1992-93 . As per administrative approval dated 18-1-1994, 6 schemes costing Rs. 0.700 million were approved for District Kharan. The executing agency as nominated by the honouable Senator for these schemes was Local Government and Rural Development Department, Government of Balochistan and funds were released according Report on the status of the approved schemes is till awaited from the Government of Balochistan.

As per record of this Ministry, no schemes titled ' Village Damag' and " Git Bast" District Kharan have been proposed by the honourable Senator.

(b) Since the schemes have not been approved, so the work has not been awarded to any contractor.

175. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Local Government and Rural development be pleased to state;

(a) the time of completion of a boring scheme for village "MATTI" Distt. Kharan, costing Rs. 3,50,000, allocated in the year 1992-93; and

(b) the name of the contractor and procedure adopted for awarding the said contract ?

Syed Iqbal Haider: (a) 84 development schemes costing Rs 10.930 million proposed by Hafiz Hussain Ahmed, Senator from Balochistan were approved under Tameer-e-Watan Programme 1992-93. As per administrative approval dated 18-1-1993, out of 84, 6 schemes costing Rs. 0.700 million were approved for District Kharan. The executing agency as nominated by the honourable Senator for these schems was Local Government and Rural development, Governmten of Balochistan and funds were released accordingly. Report on the status of approved schemes of the Senator are awaited from Government of Balochistan. As per this Ministry's record no scheme of boring for village 'MATI' has been proposed by the honouabel Senator as such it was not approved and funds not released.

(b) Since the scheme has not been approved, the work cannot be awarded to any contractor.

176. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the names of the schemes with approximate costs recommended by each member of the Senate in 1993-94; and

(b) whether the remaining amount will be released during the year 1994-95?

Syed Iqbal Haider: (a) During 1993-94, 61 schemes costing Rs. 161.145 million proposed by 47 Senators from all over the country have been approved. A sum of Rs. 73.682 million has been released to the executing agencies concerned to implement these schemes. The details of the schemes alonwith the estimated cost proposed by the Senators are placed at Annexure-I.

(b) According to the existing procedure funds for the schems costing upto Rs.1.000 million are released in full. Funds for the schemes costing more than Rs. 1.000 milliion are released at the rate of 50 percent of the cost of each scheme as first instalment or Rs. 1.000 million whichever is more. In the latter case, the remaining balance is released by the Ministry as soon as utilization report of the previous relased is received.

177. *Jam Kararuddin: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state whether it is a fact that Senator Makhdoom Khalique Zaman recommended a water supply scheme out of his funds during the year 1991-92 for village Luqman Korejo Teh: Hala New Distt. Hyderabad if so, the present stage of work done on the scheme and the time by which it will be completed?

Syed Iqbal Haider: The scheme titled " Water Supply at Village Luqman Korejo, Teh. Hala New Distt Hyderabad" was recommended by Makhdoom Khalique Zaman, Senator under Tameer-e-Watan Programme (1991-92). The scheme was not approved by the FDC as the Senator had exhausted his allocations. Further that during the year 1992-93 he did not propose the said scheme.

178. *Mr. Zarif Khan Mandokhel: Will the Minister for Education be pleased to state;

(a) whether it is a fact that Quaid-i-Azam University's Hostel No.1, 3 and 4 are going to be closed in summer vacations, if so its reasons; and

(b) whether it is also a fact that Hostel charges are deposited by the students for the whole academic year, but they are not allowed to stay there during summer vacations?

Syed Khurshid Ahmed Shah: (a) Quaid-i-Azam University's Hostels are open for for all genuine resident students during Summer Vacations.

(b) The Hostel Charges are paid by the students on Semester basis and not on yearly basis.

179. *Mr. Abdur Rehim Khan: Will the Minister for Communications be pleased to state the number of officers and other staff working in the Pakistan Telecommunication corporation, in each grade with Province-wise break-up, indicating also the Province-wise details of expenditure incurred on the Corporation since 1990?

Minister for Communications: Detail information is at

ANNEX "A"

STATEMENT SHOWING BPS-WISE AND PROVINCE WISE NUMBER OF EMPLOYEES IN PTC AS ON 25.7.1994

BPS NOS	PUNJAB	SIND (U)	SIND (R)	N.W.F.P.	BALUCHISTAN	NA/FATA	A.J.K.	TOTAL
BPS-1	2114	984	792	633	375	15	11	4924
BPS-2	172	123	202	35	16	2	2	552
BPS-3	873	494	249	230	99	0	11	1956
BPS-4	4699	1434	1373	1137	683	16	18	9360
BPS-5	590	285	173	124	41	3	2	1218
BPS-6	22	10	9	13	2	0	0	56
BPS-7	5816	1882	2115	1772	259	9	20	11873
BPS-8	3379	1290	1119	781	285	3	5	6862
BPS-9	96	53	24	7	2	0	0	182
BPS-10	131	26	25	30	9	8	6	235
BPS-11	3605	1289	864	603	347	5	7	6720
BPS-12	224	84	39	43	16	0	0	406
BPS-13	91	35	18	14	1	1	0	160
BPS-14	47	10	11	9	1	1	1	80
BPS-15	164	20	10	7	0	0	0	201
BPS-16	766	65	196	213	74	6	2	1322
BPS-17	421	120	59	59	21	21	12	713
BPS-18	351	121	50	131	41	23	7	724
BPS-19	79	18	15	61	2	6	1	182
BPS-20	23	4	2	3	2	0	0	34
BPS-21	4	0	1	1	0	0	0	6
	23667 *	8347 *	7346 *	5906 *	2276 *	119 *	105 *	47766

Annexure B

EXPENDITURE

PENSION - SALARY

NAME OF PROVINCE	1990-91 15-12-90 to 30-06-91		1991-92		1992-93		1993-94 July,93 to Mar,94
	PENSION	SALARY	PENSION	SALARY	PENSION	SALARY	PENSION
Sind	37.961	278.450	66.672	503.262	73.006	635.041	67.892
Punjab	19.628	273.039	49.340	549.117	58.767	785.812	48.663
N.W.F.P.	6.301	97.676	16.711	160.469	16.333	194.832	16.249
Balochistan	1.859	40.538	3.316	78.215	4.134	107.501	6.032
Federal Area	11.059	97.181	26.647	165.532	30.327	223.281	29.929
Grand Total	76.808	786.884	162.686	1,456.596	182.567	1,946.467	168.765

180 *Mr. Shahzad Gul: Will the Minister for Communications be thpleased to state

(a) whether it is a fact that the road between Margala Hills and Tarnol is not fit for smooth traffic;

(b) number of times this road was repaired resurfaced reconstructed and the total amont spent from 1985 to June, 1994 with year-wise break-up, and

(c) the action taken against the contractors or officers of N.H.A. responsible for substandard construction of road?

Minister for Communications : (a) The road section between Margallah hills and Turnol is fit for smooth flow of traffic except 1.76 km portion which have developed severe rutting.

(b) The maintenance of National Highway network before 1988 was being carried by C&W Department. Since 1988 NHA repaired this section two times which included cold milling of rutted portion and overlay on it in 1988-89 and 1989-90, against the expenditure amounting to Rs. 2.965 million.

The reconstruction carried out one time in 1993-94 against expenditure amounting Rs. 33.17 million. Year-wise break-up is at Annex-A.

(c) The road was designed and supervised by local and foreign consultant for specific load. However, road section 1.76 km which has developed rutting, NHA is holding and enquiry and agency reponsible will bear the cost of repair.

Annexure-A

LIST OF CONTRACTS EXECUTED FOR SECTION TURNOL TO

MARGALLA HILLS

KM 1555-1565, N-5, PUNJAB

(Rs in million)

Year	Maintenace	MBRP/RSP	Total
1988-89	2.200	------	2.200
1989-90	0.765	------	0.765
1990-91	------	------	0.000
1991-92	------	1.923	1.923
1992-93	------	31.246	31.246
1993-94	------	------	0.000
Total:	2..965	33.169	36.134

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین. رخصت کی درخواستیں۔

پروفیسر ساجد میر صاحب کی درخواست ہے کہ وہ ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے برطانیہ جا رہے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ ۲۱ جولائی تا ۱۴ اگست کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اب آئٹم نمبر ۲ پریویلج موشن نمبر ۷ حافظ حسین احمد۔

PRIVILEGE MOTION

حافظ حسین احمد۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں نے اسلام آباد سے لاہور کے لئے ۲۱ مئی ۱۹۹۴ کو

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ سننا ہی پسند نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں سنتا ہوں مگر جو طریقہ کار ہے اس پر چلنا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ اگر سننا پسند کریں تو ہو سکتا ہے یہ حافظ صاحب کا اور ہمارا سب کا ----

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ہاں حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب رولز یہ ہیں کہ اگر میں نے تحریک استحقاق پڑھی ہے۔ یا تو وہ اپوز کریں گے یا اپوز نہیں کریں گے میں صورت حال بیان کروں گا میرا اس کے ساتھ کنفرم ٹکٹ لگا ہوا ہے اس کے ساتھ بورڈنگ پاس ہے۔ اس کے ساتھ ٹیگ لگا ہوا ہے اس کی فوٹو سٹیٹ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں اگر وہ آپ کو اپنی روائیداد بتا دیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب میری دو باتیں ہیں یا تو وہ اپوز کریں تو ------

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ تو درست ہے مگر وہ فرماتے ہیں کہ مجھے ذرا موقع دیں کہ میں آپ کی تسلی کرا دوں۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب فرمائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ گزارش یہ ہے کہ ہمارے ایک آرتھوپیڈک سرجن پروفیسر تھے۔ اور اسے اتنی مہارت تھی کہ وہ کہتا تھا میں کسی کو دیکھ کر ہی بتا سکتا ہوں کہ بیماری کیسی ہے۔ ایک آدمی کو کہا کہ یہ لنگڑا رہا ہے اس کو ٹی بی ہو گئی تھی، افریقہ میں فوجی تھا اصل میں اس کے جوتے میں کنکر گھسا ہوا تھا اسے نکال دیا۔ یہی بات حافظ صاحب کے ساتھ ہوگئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ ان کی جو شکایت ہے یہ جائز ہے بات یہ ہے کہ یہ ان کے ساتھ نہیں ہوا بہتوں کے ساتھ ہو رہا ہے یہ استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجیں اور اس کا سختی سے گورنمنٹ نوٹس لے۔ کیونکہ یہ صرف حافظ صاحب کے ساتھ نہیں ہوا ہے میرے ساتھ بھی ہوا ہے کہ انہوں نے بورڈنگ کارڈ ہاتھ سے کاٹ کر مجھے بھی لکھ کر دیا۔ اب حافظ صاحب کی بات ۱۰۰ فیصد درست ہے۔ اور اس سلسلے میں پاکستان انٹرنیشنل ائیرلائنز کو احتیاط کرنی چاہیئے۔ ان کو یہ خیال ہونا چاہیئے کہ ممبرز کیا ہوتے ہیں اور طریقہ کار کیا ہے۔ اور یہ پریویلجز کمیٹی کے پاس فوراً آپ بھیجیں اور اس کو جلدی expedite کروائیں تا کہ اس

کا ازالہ ہو سکے اور کسی دوسرے معزز ممبر کے ساتھ یہ واقعہ پیش نہ آئے۔

Mr. Deputy Chairman: I hold the Privilege Motion in order and sendit to the Privileges Committee.

حافظ حسین احمد۔ جناب میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، پہلی بار انہوں نے صحیح بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ موشن in order ہے اور stands referred to the committee جی چلیں جی۔

جناب فتح محمد خان۔ سر پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جناب فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان۔ جناب چیئرمین کیا ڈاکٹر صاحب اس کی حمایت اس لئے کر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ بھی یہ ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ انہوں نے مثال دی ہے کہ ہر ایک کے ساتھ ایسا ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین اصل میں بات ان کی جائز تھی، یہ اوروں کے ساتھ بھی ہوا ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ یہ ایک serious چیز ہے۔ ممبرصاحبان کو پارلیمنٹ کے ضمن میں کاموں کے لئے آنا پڑتا ہے، اس سلسلے میں ان کو تکالیف ہوتی ہیں اور پی آئی اے کا جو سٹاف ہے------

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب یہ میرے ساتھ بھی ہوا ہے۔ میرے پاس بورڈنگ کارڈ تھا اور جہاز چلنا شروع ہو گیا تھا۔ یہ تو ہوتا ہے جی۔

شیخ محمد رفیق احمد ۔ جناب چیئرمین مولانا مبارکباد کے مستحق ہیں اور ان کے ساتھ ہمیں ہمدردی بھی ہے۔ مبارکباد کے اس لئے کہ جہاز کو روکا ایک گھنٹہ، اس کے بعد بہرحال وہ اس میں داخل ہو گئے، جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جو انہیں انتظار کرنا پڑا اس کے لئے ہماری ان کے ساتھ ہمدردی ہے۔ جو مسافر ناجائز چڑھا ہوا تھا کیا اسی کو اتارا کہ کسی اور کو اتار دیا گیا؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی پلیز۔ جناب ساجد میر صاحب۔

PRIVILLEGE MOTION RE: THE ARRANGEMENTS FOR PILGRIMAGE

DURING THE HAJ SESSION 1994.

جناب ساجد میر۔ جناب چیئرمین میں اس تحریک استحقاق کے حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ منتخب ممبر ان ایوانوں کے جو ہیں ان کے علاوہ پاکستان کے جو عوام ہیں کیا ان کا بھی کوئی استحقاق ہے۔ یہ ٹھیک ہے بعض اوقات ہمیں دقت ہوتی ہے، لیکن یہ بھی تو ہے کہ کسی کو جہاز سے اتارنا، یا ایک گھنٹہ تک جہاز کو روکنا، اس قسم کا استحقاق اگر ہم استعمال کریں گے تو عوام کی نظروں میں ان ایوانوں کا وقار گرے گا۔۔۔۔ ایک منٹ جناب۔ گزشتہ دنوں لاہور ائیرپورٹ پر ایک منتخب نمائندے نے ذرا سی بات پر کہ آپ تھوڑا انتظار کریں، اتنی بات پر وہاں کے ایک ذمہ دار افسر کو پیٹ دیا ۔ اب یہ چیزیں جو ہیں ہمیں کہاں لے جائیں گی اور ہمارے ایوانوں کا وقار ان سے خاک میں نہیں ملے گا تو کیا ہو گا۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ تحریک استحقاق کے ساتھ ساتھ ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ ہم دوسروں کے حقوق کا بھی خیال کریں تب ہی ہماری دوسروں کی نظروں میں عزت بڑھے گی۔ صرف تحریک استحقاق پاس ہونے یا پریویلجز کمیٹی کے پاس جانے سے ہماری عزت میں اضافہ نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ کیونکہ کمیٹی کو جا رہا ہے اور وہاں یہ discussion at length ہو گی اس میں آپ یہ نقطہ نظر پیش کر سکتے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین پروفیسر صاحب نے بات کو کچھ اور طرف لے جانے کی کوشش کی۔ میرے پاس کنفرم ٹکٹ تھا، مجھے بورڈنگ کارڈ ایشو ہوچکا تھا۔ میرا سامان جہاز میں پہنچ چکا تھا۔ رولز کے مطابق اگر جہاز ہوا میں بھی ہوتا تو اسے اتارنا پڑتا۔ لیکن یہ کہنا کہ میری وجہ سے روکا گیا، یہ ان کی اپنی غلطی تھی۔ مجھے بورڈنگ کارڈ ایشو کر دیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی۔ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین جو بات انہوں نے " عوامیت " کی بات بنانے کے لئے کی ہے لیکن انہیں یہ احساس نہیں ہے کہ یہ عوام کے ادارے ہیں اور انہی کے لئے ہم کام کرتے ہیں ۔ اگر ایک معزز رکن یہاں ایک سیشن attend کرنے کے لئے آ رہے ہیں یا کمیٹی میٹنگ میں آ رہے ہیں تو وہ عوام کے مفاد کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ جہاں تک پروفیسر

صاحب نے بات کو twist کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ یہ اس ہاؤس اور اس ایوان کے ممبران کی عزت و احترام کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے "عوامیت" کی بات ، کی کہ عوام کے لئے سہولیات اور دوسری چیزیں۔ اس لئے یہ بات نہیں ہونی چاہئے' عوامی سوچ ہونی چاہئے۔ یہ اس میں ایک اہم پہلو نکلتا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں یہ aspersion ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں جی ہو گیا ہے جی۔ یہ جواب در جواب چلے گا یہ نہیں ہونا چاہئے' پروفیسر صاحب فیصلہ ہو چکا ہے آپ تشریف رکھیں جی۔

جناب ساجد میر ۔ جناب چیئرمین بات کو twist کرنے کی کوشش ڈاکٹر صاحب کر رہے ہیں میں نے نہیں کی۔ میں نے کہا ہے کہ ہمیں اپنے استحقاق کے ساتھ ساتھ عوام کا بھی خیال کرنا چاہئے۔ ہمیں دوسروں کے حقوق پر چھاپہ نہیں مارنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں جی۔ میں اس پر رولنگ دے چکا ہوں۔

Now, next item is Adjournment Motion No. 27-54 and 120 Hafiz Hussain Ahmed, Professor Khurshid Ahmed and Mr. Kahlil-ur-Rehman respectively.

یہ جناب پڑھیں گے حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب یہ کل پڑھ چکے ہیں' دوبارہ پڑھ دیتے ہیں۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر -- یہ پڑھ دیا تھا میں نے' پروفیسر صاحب نے اور

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ پھر پڑھ دیں۔

حافظ حسین احمد۔ اس وقت منسٹر صاحب موجود نہیں تھے اور آج بھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ نے پڑھ لیا تھا۔

حافظ حسین احمد۔ جی ہاں سب نے پڑھ لیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بس ٹھیک ہے جی' تینوں صاحبان نے پڑھ لیا تھا۔ جی جناب

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ کنٹونمنٹ بورڈ والا ہے؟

حافظ حسین احمد۔ نہیں جی جج والا ہے جی۔

Mr. Deputy Chairman: Public importance regarding arrangements for pilgrimage made during Haj session 1994.

اس کے بارے میں ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ مولانا صاحب ذرا آپ ٹھ کہ پوچھنا کیا چاہتا ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ دوبارہ سننا چاہیں گے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ جی ہاں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ حافظ صاحب پڑھ دیں ذرا۔ کہتے ہیں کہ میں سننا چاہوں گا۔ پڑھ دیں حافظ صاحب کوئی بات نہیں۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جی اس میں جو ہے مختلف ہے۔ ایک میرا موشن ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ پڑھ تو دیں۔

حافظ حسین احمد۔ سر بنیادی طور پر یہ ہے کہ حج کے موقع پر جو انہوں نے ۱۸۰ ریال کرائے کے لیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں آپ ذرا اگر پڑھ دیں تو اس کے بعد منسٹر صاحب فرما دیں گے۔ پڑھ دیں ذرا۔

حافظ حسین احمد۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل اہم قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے ۔ جنگ لاہور ۲۷ مئی کے مطابق اس سال حج کے موقع پر ۱۸۰ ریال فی حاجی لینے کے باوجود ۹۰ فیصد حاجیوں کو ٹرانسپورٹ مہیا نہیں کی گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی معلموں کا رویہ انتہائی ناروا تھا جبکہ کمزور حاجیوں کو وقوف کے لیے بھی عرفات نہیں لایا جا سکا۔ فریضہ حج کی ادائیگی اور اس کے بعد کے مراحل میں انتہائی دھاندلی اور بدعنوانی اب وزارت مذہبی امور کا شیوہ بن چکا ہے۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، جاری کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب اس طرح دوسرے بھی ہیں باقی، ساتھ ہی connected ہیں وہ---

سید خورشید احمد شاہ۔جناب چیئرمین صاحب' یہ بات درست نہیں کہ جو حکومت نے پیسے لیے ۱۸۰ ریال ' اور ہم لوگوں نے ان کو منیٰ سے عرفات اور عرفات سے منیٰ تک ٹرانسپورٹ مہیا نہیں کی۔ اگر آپ دیکھیں گے detailمیں ۹۴-۱۹۹۳ء کا جو حج ہوا تھا' ۱۹۹۳ء میں' اس میں بھی ٹرانسپورٹ کے لیے اتنے پیسے رکھے گئے تھے۔ مگر ائیرکنڈیشنڈ گاڑیوں کا provision نہیں تھا۔ ہماری حکومت نے آرڈر کیا کہ اس سال جتنی بھی ٹرانسپورٹ ہو گی وہ ائیرکنڈیشنڈ بسیں ہوں گے اور سب حاجیوں کو ائیرکنڈیشنڈ بسیں فراہم کی گئی منی سے عرفات تک۔ عرفات سے منی تک unfortunately ان کا سارا system distrub ہو گیا' وہاں سے جتنی بھی گاڑیاں تھیں وہ راستے میں رک گئی اور تقریبا میں یہ کہتا ہوں کہ ۶۰ فیصد حجاج' چاہے وہ پاکستان کے تھے یا دوسرے ممالک سے تعلق رکھتے تھے وہ پیدل آئے اور میں خود وہاں سے پیدل آیا ۔ ہمارے جتنے delegation کے ممبر تھے مولانا فضل الرحمٰن صاحب تھے ان سے پوچھ سکتے ہیں وہ بھی پیدل آئے۔ اور وہ وہاں پہ ایک problem ہوا۔ مگر اس میں حکومت پاکستان کا کوئی ایسا ہاتھ نہیں تھا جس میں یہ کہا جائے کہ ہم نے buses provide نہیں کیں۔ اور اس میں ایک اور بھی بات میں کر دوں اس چیز کے لیے کہ جتنے بھی problems وہاں ہوئے۔ حجاج کو تکالیف ہوئیں۔ میں نے جن ممبروں کی انکوائری ٹیم بٹھائی اس میں آغا صاحب جو سینئر ہیں ان کو وہاں کا چیئرمین بنایا کہ آپ یہ رپورٹ دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انکوائری کروائی۔

سید خورشید احمد شاہ۔ ہم کبھی بھی' اگر کسی بھی ہمارے محکمے سے تعلق رکھنے والے نے زیادتی کی' رہائش میں' تکالیف دینے میں جو بھی اس میں involve ہو گا حکومت ان کو نہیں چھوڑے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یعنی آپ نے انکوائری کے لیے آغا صاحب کو مقرر کیا۔

سید خورشید احمد شاہ۔آغا صاحب کو ایک اور ٹیم ہے'میری اپنی رپورٹ ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جو دھاندلی ہے'جو کچھ بھی ہے' بے ضابطگیاں ہوئیں---

سید خورشید احمد شاہ۔اور Prime Minster Inspection Team کو رپورٹ بنانے

کے لیے کہا گیا۔ ہم ان کو بالکل clear report دینا چاہتے ہیں اسمبلی میں کہ ہوا کیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جو بے ضابطگیاں حج کے دوران ہوئیں ان کے لیے آپ نے باقاعدہ ایک پینل مقرر کیا، جس کا آغا صاحب کو آپ نے انچارج مقرر کیا۔ اور انہوں نے اپنی رپورٹ دی ہو گی۔

سید خورشید احمد شاہ۔ آغا صاحب کو ہم نے سعودی عرب میں رکھا تھا' میری اپنی رپورٹ ہے' دوبارہ ہم نے دو ایم این اے کی ایک کمیٹی بنائی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی آغا صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں on point of order

سید محمد فضل آغا۔ جی point of order۔ میں ممنون ہوں شاہ صاحب کا کہ انہوں نے فلور پہ یہ کہہ دیا ہے کہ انہوں نے officially مجھے depute کیا تھا کہ میں ایک رپورٹ submitt کروں جو میں نے کردی مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ Ministry کی طرف سے پچھلے دنوں اخبار میں آیا تھا کہ یہ رپورٹ صحیح نہیں ہے یہ ان کی اپنی رائے ہے، یہ آفیشل رپورٹ نہیں ہے۔ تو میری یہ گزارش ہے شاہ صاحب سے کہ وہ اس بات کا بھی نوٹس لیں کہ Ministry میں کون وہ ذمہ دار شخص تھا جس نے اخبار کو یہ کہا کہ فضل آغا نے جو رپورٹ دی وہ official report نہیں ہے بلکہ ان کی اپنی اختراع ہے۔ آج شاہ صاحب کا میں ممنوں ہوں کہ انہوں نے فلور پہ اس کی وضاحت کر دی۔ لیکن وہ لوگ جو Ministry میں۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اس قسم کی misunderstanding پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ سوال جواب ہونا چاہیے کہ انہوں نے کس اتھارٹی کے تحت اخبار کو یہ بیان دیا تھا کہ فضل آغا کی رپورٹ official نہیں ہے۔ ان کی ذاتی رائے ہے۔

سید خورشید احمد شاہ۔ میں ایک بات clear کر دوں۔ حج کے سلسلے میں ہم نے آغا صاحب' چار پانچ ایم این اے' کچھ منسٹرز' کچھ صوبائی منسٹرز اور ایم پی اے پرمشتمل کمیٹی بنائی۔ وہاں نہ گورنمنٹ کی بات تھی' نہ وہاں اپوزیشن کی بات تھی۔ وہاں پاکستانیوں کی بات تھی۔ پاکستانی حاجیوں کو تکلیف ہوئی تو ان کی بات تھی۔ مذہبی باتوں میں ہم اپوزیشن کی نسبت حکومت والے اوپر کے level پر سوچتے ہیں یہی ہماری پالیسی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ حافظ صاحب آپ کچھ مزید فرمانا چاہتے

ہیں ۔ جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا ۔ میں شاہ صاحب سے ایک گزارش کروں گا کہ وہ خود اس بات کا نوٹس لیں۔ جس پر میری پوزیشن پراخبار کے ذریعے خاص طور aspersions cross کئے گئے ہیں۔ میں ان کا مشکور ہوں کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ شاہ صاحب نے مجھ پر اعتماد کیا اور جو صاحبان میرے ساتھ کمیٹی میں شامل تھے ، وہ اسی دن ہی پاکستان تشریف لے آئے تھے ۔ ایک مصطفیٰ بغداد صاحب ہیں جو پنو عاقل سے ایم پی اے ہیں۔ وہ ساتھ تھے اور میں تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی حافظ صاحب مختصر بات کریں ۔

حافظ حسین احمد ۔ میں خورشید صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس تحریک کی مخالفت نہیں کی تو میں سمجھتا ہوں کہ اسے admit کریں کیونکہ انہوں نے خود اپنی تقریر میں میری تمام باتوں کی تائید کی تھی اور جناب چیئر مین صاحب اصل مسئلہ یہ ہے کہ جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے ۔ یقیناً وہاں کون اپوزیشن میں ہو گا ۔ وہاں جو بھی ہو گا وہ حکومت میں ہوگا یا حکومت کے ساتھ ہو گا ۔ ایک اور میں عرض کروں ۔ جہاں تک رہائشی مکانات کا تعلق ہے اور ان کی وجہ سے جو حاجی صاحبان کو تکالیف ہوئیں ہیں ۔ یہ صرف اس حج کا مسئلہ نہیں ہے ۔ یہ ہمارا المیہ رہا ہے اور ہر بار ہم اسی طرح ایک یقین دہانی پر یہ بات ختم کر دیتے ہیں ۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اسے آپ منظور کریں ۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ unofficial تھے تو کم از کم یہاں سے ایک رپورٹ چلی جانی چاہیے پہلے حج کانفرنسیں ہوتی تھیں، اس کی بجائے سینٹ کے معزز اراکین اپنی تجاویز دیں اور اس کی بنیاد پر مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ جناب چیئرمین جو بھی وزیر حج بنتا ہے۔ اس کے بعد وہ کامیاب نہیں ہوتا ۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام حاجیوں کی بد دعائیں لیتا ہے۔ حج کے بعد کوئی وزیر بھی منتخب نہیں ہوا ہے ۔ اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر خورشید شاہ صاحب اپنے آپ کو بچانا چاہتے ہیں تو اسے admit کیا جائے اور یقیناً اس floor پر اس کے اوپر بحث ہونی چاہیے۔ اب دیکھیں وہ خود بھی پیدل آئے تھے ۔ یقیناً جب وفد مولانا فضل الرحمان صاحب اور دیگر وفد کے معزز ارکان پیدل آئے ہیں تو اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غریب حاجی ، معمر حاجی اور مستورات کا کیا حشر ہوا ہو گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام حقائق

انھوں نے تسلیم کیے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو آئندہ سال لے جائے لیکن وہ حالات نہ ہوں ۔ آپ اس کو منظور کریں اور اس پر بحث ہونی چاہئیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ دوسرے محرک ہیں جی پروفیسر صاحب ۔ تیسرے ہیں جی جناب خلیل الرحمان صاحب ۔ پروفیسر صاحب نہیں ہیں ۔

جناب خلیل الرحمان۔ جناب میرا اس پر کوئی دوسرا پہلو ہے and I think its a very serious matter. جناب گزشتہ کئی سالو ں سے حج پر حاجیوں کی مرنے کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے ۔ اس سال تو There are 26 people who have stampeded, who have been trempled to death اور افسوس کی بات یہ ہے کہ جناب اس میں سعودی حکومت کی بڑی بے حسی شامل ہے۔ انھوں نے کوئی ایسے Action نہیں لئے ہیں۔ جس سے یہ چیز روکی جا سکے۔

and Mr. Chairman one is forced to think that either they do not care what happens to the pilgrims or they have the vision or the managerial skill to cope with such a lot of people who go there, Mr. Chairman,

افسوس کا مقام ہے کہ مرنے والوں کی جو تعداد ہوتی ہے وہ اس کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں اصلی figures نہیں دیتے ہیں اور یہ جو pilgrimage ہے instead of becoming the belessings of God, becomes the wrath of God in the form of carnage of the poor pilgrims who have come from all over the word. جناب anual inflow حاجیوں کا بھی انھوں نے کم کر دیا تھا۔ جس کی وجہ یہ دی گئی کہ وہاں پر حرم شریف کی مرمت ہو رہی تھی اور OIC والوں نے اس کی اجازت دی تھی اور وہ restriction ابھی تک چلی آ رہی ہے ۔ جناب سعودی حکومت کے پاس اتنا پیسہ ہے

that there is no problem in making wider pathways, having a better traffic control to be able to curb these incidents and accidents which are happening.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, Makkah and Madina are the two Holy Cities which belong to all the Muslims. They belong to all the Muslims and I am affraid, cannot be left to the mercy of some indifferent people, who are

managing these two cities for the sake of Hajis. Sir the only logical solution to my mind is that a set of people from all over the world should form a Committee to manage these two cities to take care of the health services, accommodations, safety, etc etc. and I think O.I.C is a suitable institution which can look into it. There is another gain, if you have this kind of an arrangement and administration the leaders of the Muslim world can get together there every year and it should be a kind of a larger Islamic Parliament which meets there to solve the Ummah's problems also. Now the Saudi Government, I am sure, should be very happy if it happens because it will take a lot of burden from their shoulders. Secondly, these places are not rich with oil or anything else. I mean there is no other problem. Sir, if you look at it, Vetican it exists in the heart of Rome in Italy and they have no problem. They have billions of people coming and no incident takes place. So this is the point Sir, which I am submitting, not only to the Hajj Minister, but the entire Pakistan Government to take up this matter. And I think it merits a sufficient importance to be discussed in the House. Thank you Sir.

Deputy Chairman: Thank You very much. After hearing here, Dr. Sher Afgan Sahib, it will be admitted.

(It has been admitted)

admit ہو گیا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین، وہ خود کہہ رہے ہیں کہ اس پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ admit ہوگیا ہے۔ اب جب بحث کی باری آئے گی تو اس پر بحث کی جائے گی۔

سید خورشید احمد شاہ۔ اصل میں حافظ صاحب تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جب اس کی باری آئے گی، اس وقت یہ تقریر تو کریں گے ۔

حافظ حسین احمد۔ میں حج کرنا چاہتا تھا اور انہوں نے کرنے نہیں دیا۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ میں اس کی معافی چاہتا ہوں کہ حافظ صاحب حج سے رہ گئے ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بلایا، اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اب باقی adjournment motions کل لیں گے کیونکہ ایک admit ہو چکا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ ایک adjournment motion تو ہو گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ابھی تحاریک التوا کا وقت رہتا ہے ۔ اس لئے دوسری تحاریک التوا جو ہمارے پاس ہیں، ان کو لے لیا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ قواعد کے تحت جب ایک تحریک التوا admit ہو جائے تو دوسری تحاریک التوا خود بخود دوسرے دن تک ملتوی ہو جاتی ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ admit تو ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ قواعد کے مطابق جب ایک admit ہو جاتی ہے تو دوسری تحاریک التوا دوسرے دن پر ملتوی ہو جاتی ہیں ۔

سید محمد فضل آغا۔پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ فضل آغا صاحب ۔

سید محمد فضل آغا۔ میں نے Peoples Works Programme کے بارے میں پہلے ایک پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا لیکن اس وقت اقبال حیدر صاحب باہر تشریف لے گئے تھے ۔ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب وہ تشریف لائیں گے تو اس پر اپنی statement دیں گے ۔ اب اقبال حیدر صاحب تشریف لے آئے ہیں تو مہربانی کرکے جواب وہ ارشاد فرمائیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت question hour میں بات ہوئی تھی ۔انہوں نے تین دفعہ پہلے statements دی ہیں کہ وہ ممبران کو funds دیں گے ۔

سید محمد فضل آغا۔ لیکن funds تو نہیں دئے ہیں ناں '

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب ' فضل آغا صاحب کا کہناہے کہ آپ نے پہلے بھی کہا تھا کہ سینٹ کے اراکین کو Taamir-e-Watan Programme کے پیسے ملیں گے ۔ اس کے بارے میں وہ دوبارہ پوچھ رہے ہیں ۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور ہاؤس کے باہر بھی میں نے معزز رکن کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ کی اور دیگر تمام سینیٹرز کی سکیموں پر عمل درآمد ہوگا اور اس میں کسی قسم کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ treasury benches کے بھی کئی معزز اراکین ہیں۔ جن کی سکیموں کے فنڈز ابھی تک release نہیں ہوئے ہیں ۔ اگست میں ایک کمیٹی بیٹھ رہی ہے جو تمام سکیمیں پراسس ہو چکی ہیں ان کے فنڈز کے release کے معاملے کو اگست میں دیکھ جائے گا اور اس میں فنڈز release کریں گے ۔ یہ میں نے انکوائری کی ۔ دوسری بات یہ کہ جن جن معزز ارکان کی سکیمیں نہیں ہوئی ہیں ان کے کوائف جمع کرنے کی میں ذاتی کوشش کر رہا ہوں اور میں نے ذاتی طور پر ہر ایک ممبر کی سکیموں کے status کو معلوم کرنے کے لیے خطوط بھی لکھے ہیں اور ذاتی طور پر رابطہ بھی کیا ہے جیسے بھنڈر صاحب کی سکیمیں تھیں ۔ ڈاکٹر جاوید اقبال کی سکیمیں تھیں --

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں یہاں آپ سے عرض کرنا چاہوں گا ۔ ایک میری عرض سنیں ۔ ٹھیک ہے آپ سکیمیں دیکھ رہے ہیں سوال یہ تھاکہ کیا اس مالی سال میں آپ کچھ allocation کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور گزشتہ کی بھی جو --

سید اقبال حیدر۔اس سال کی بھی allocation بائکل ہو گی وہ تو ہر سال کے لیے ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گزشتہ سال ۹۴-۱۹۹۳ء اور ۹۵-۱۹۹۴ء ۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل بالکل ۔ جو ۹۴-۹۳ء کی سکیمیں ہیں انہی کی میں بات کر رہا ہوں اس سال کی جو سکیمیں ہیں ان کے میرے پاس بھی ابھی تک کوئی کاغذات نہیں آئے جو کہ ریگولر

ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کہنے کا مطلب یہ ہے سال یہ بھی شروع ہو چکا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اس سال کی بھی سکیمیں ہوں گی۔ بالکل ہوں گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بجا ہے۔ پچھلے مالی سال کی سکیمیں ---

سید اقبال حیدر۔ پچھلے سال کی سکیمیں جو کہ گزشتہ مئی کے سیشن میں میں نے ایک گزارش کی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ کس تاریخ تک سکیمیں جمع کرا دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ۱۰ جون تک۔

سید اقبال حیدر۔ جو ماضی کی پیش کردہ سکیمیں ہیں وہ پراسس ہو رہی ہیں اور اس کے اوپر مٹینگ ہو رہی ہے فنڈز release ہوں گے۔ کسی قسم کے امتیازی سلوک کے میں مکمل طور پر خلاف ہوں۔ یہ چھوٹی موٹی باتوں کو میں سخت oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سرتاج عزیز صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سرتاج عزیز۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ اس میں دو وضاحتیں ضروری ہیں ایک تو یہ وضاحت ضروری ہے پچھلے سال جو سکیمیں submit ہو چکی ہیں اگر وہ پراسس بھی نہیں ہوئیں تو وہ فنڈز lapse نہیں ہوتے یہ مستقل طریقہ کار چلا آ رہا ہے۔ اس کو یہ کنفرم کر دیں جو سکیمیں ۲ جون سے پہلے submit ہو گئی تھیں پراسس میں چاہے تین چار ہفتے اور لگ جائیں وہ فنڈز lapse نہیں ہوتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ comitment انہوں نے کی تھی۔

جناب سرتاج عزیز۔ لیکن اخبار میں آیا ہے کہ اپوزیشن ممبروں کے فنڈز lapse ہو گئے ہیں۔ میرے خیال میں منسٹری کو یہ ہدایت کر دینی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ فنڈز lapse تو نہیں ہوں گے۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے پچھلے سیشن میں بھی کہا تھا ان سکیموں کے پراسس میں کوئی تاخیر ہوتی ہے تو ان کے فنڈز lapse نہیں ہوں گے۔

جناب سرتاج عزیز۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سال کے بجٹ میں پیپلز ورک پروگرام کے لیے تین سو کروڑ روپے کی منظوری ہو چکی ہے اور وہ تین سو کروڑ روپے تبھی بنتے ہیں جب تمام گورنمنٹ اپوزیشن کے ممبران اور سینٹ کو allocation کی جائے۔ تو اس سلسلے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیئے وہ circular جو تمام ممبروں کو جائے کہ اگلے سال کے لیے آپ کو پانچ ملین کی allocation ہو چکی ہے اور آپ اپنی سکیمیں فلاں تاریخ تک submit کر دیں۔ تاکہ اس سال ان سکیموں کو پراسس کیا جا سکے۔ اور ٹائم ضائع نہ ہو۔ کیونکہ بجٹ میں گنجائش رکھی گئی ہے تو اس میں کسی کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اگر منسٹری کو ہدایت کر دی جائے تمام ممبران کو خط لکھ دیئے جائیں تو اس میں پراسس جو ہے وہ شروع ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ درست ہے۔

سید اقبال حیدر۔ بجا فرماتے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ letters کب issue ہوں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ فرما رہے ہیں کہ اگست میں کمیٹی بیٹھ رہی ہے۔اقبال حیدر صاحب آپ نے فرمایا ہے کہ اگست میں کمیٹی بیٹھ رہی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اگست میں جو پرانی سکیمیں ہیں ان کو ۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نئے سال کے لیے آپ کیا کر رہے ہیں؟

سید اقبال حیدر۔ نئے سال کے لیے بھی میں معلومات کرتا ہوں۔ انہوں نے ابھی تک letter کیوں نہیں issue کئے۔ ہو سکتا ہے کیونکہ ماضی کی بہت ساری سکیمیں pending ہیں ان کو شاید اگست میں clear کرکے پھر وہ letter issue کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سوال یہ ہے کہ اس مالی سال کے لیے آپ نے پیسہ مختص فرما دیا ہے۔ جیسے سرتاج عزیز صاحب نے گزارش کی ہے اب اس میں آپ نے schemes کو priority دینی ہے۔ اور ان schemes میں سب سے پہلے پارلیمنٹرین کو دینی ہے۔ تو یہی پوچھا جا رہا ہے کہ ہمیں کب اس کی اجازت ملے گی۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل صحیح ہے ۔ وہ بھی بہت جلد ہوگا ہمارے اپنے ممبران بھی اتنے ہی بے چین ہیں جتنے وہ ہیں ۔

Sh. Rafique Ahmad: Point of order Sir, Any member of the House stands up and comes out with a point of order.

پوائنٹ آف آرڈر کے تو باقاعدہ رولز ہیں اور خاص موقع پر وہ پوائنٹ آف آرڈر یا objection آتا ہے What kind of thesepoints of orders are? اس طرح سے اعتراض کرنا اب

Since morning, my friends, Members of this House, one stands up here, the other stands there, Mr. Chairman, Members stand up and come out with the Point of Order. What kind of these point of order are?

Mr. Deputy Chairman: One minute I may tell you very humbly that it was pointed out by Syed Fazal Agha. The matter was brought on the floor of the House.

اس کی explanation صرف انہوں نے دینی تھی ۔ انہوں نے پہلے بھی فرمایا تھا تو وہ انہوں وضاحت کی ہے۔

(interruption)

I do agree, I fully agree with Shaikh Sahib and you.

Mr. Masood Kausar: The question hour is over now and this House must be run according to the rules and the Constitution. we and you both, are under an oath to run the affairs of this House in accordance with the Constitution.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مسعود کوثر صاحب پلیز تشریف رکھیں جی ۔ چوھدری شفقت صاحب پلیز تشریف رکھیں جی ۔ پلیز پلیز تشریف رکھیں جی ۔

--- قطع کلامی ----

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب یہ ہمارا حق ہے کہ بات کریں۔ 93-94

کی بات آجاتی ہے ۔ بار بار درمیان میں وزیر صاحب بات کو نکال لیتے ہیں ۔ پھر 94-95 کی بات آ رہی ہے۔ پھر اس کی وضاحت نہیں ہورہی ۔اور آپ کہتے ہیں کہ out of rule ہے۔ کیوں آؤٹ آف دی رول ہے ۔ بالکل ٹھیک ہم نے جواب دیا ۔ صحیح بات کریں۔ یہ کیا بات ہے؟ بالکل غلط بات ہے۔ چھ مہینے سے 93-94 کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ یہاں غلط کہا جارہا ہے۔ کیوں کہا جارہا ہے ؟

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔جی جناب ابراہیم خان صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔جناب وزیر موصوف نے ہمیں یہاں ضمانت دی تھی ۔ کہ فنڈز مختص ہیں اور موجود ہیں ۔ آج تحریری طور پرہمیں اطلاع نہیں ملی ہے ۔جب آج تک ہمیں تحریری اطلاع نہیں مل رہی ہے بحیثیت سینٹراورممبر کے ہم کیسے سکیم دے سکتے ہیں ۔

آوازیں --- جناب ہمیں صحیح صورتحال اور صحیح صحیح بتایا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم پوری صورتحال سے آپ کو آگاہ کریں گے ۔ لیٹر لکھیں گے ۔ انہوں نے کہہ دیا ہے آپ کو ۔ تشریف رکھیں جی ۔ سب حضرات تشریف رکھیں ۔ جی جناب ڈاکٹرعبدالحئی صاحب ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میری گزارش یہ ہے کہ میں نے کوئی تیرہ چودہ دن پہلےایک فوری توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا ۔ اور یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔ غیر قانونی طور پر افغان مہاجرین کا بلوچستان میں داخلہ ہو رہا ہے -----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب آپ دیکھیں۔ آج ایجنڈے پر لگا ہوا ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ صاحب عرض یہ ہے کہ موقع ہی نہیں ملتا ۔ لگا ہوا تو ہے۔ یہ چوتھی بار آرہا ہے ۔ اور اب وزیر داخلہ صاحب بھی تشریف فرما ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کو موقع دیتے ہیں۔ آج انشاء اللہ آپ کو موقع دیتے ہیں جی ۔ جناب زاہد اختر صاحب۔

جناب زاہد اختر ۔جناب چیئرمین! میری بھی یہاں پر ایڈجرنمنٹ موشن لگی ہوئی ہے۔ اور بڑا حساس کراچی کا مسئلہ ہے۔ جو آج کل کراچی میں حالیہ بارش سے اور جو بجلی سےمتعلق

ہے۔ اس نے وہاں پر ایک طوفان برپا کیا ہوا ہے۔ تو یہ میری تحریک التواء ہے جو اب تک ہاؤس میں زیرغور نہیں آئی ہے ۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس پر موقع دیا جائے اور اتنے بڑے پاکستان کے شہر کراچی ' وہاں پر اس وقت لوگ بجلی سے ' پانی سے اور روڈز سے اور سب سے محروم ہیں ۔ تو اس کو سامنے لایا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔اس طرح ہے کہ جب ایک admit ہو جاتا ہے ۔ تو پھر دوسرے خودبخود دوسرے دن کے لئے ملتوی ہو جاتے ہیں ۔ نمبر دو اگر آپ اس کو لانا چاہتے ہیں تو 194 کے تحت لائیں ۔ اس پر بحث ہو جائے گی ۱۸۴ میں لائیں اس کو اس پر discusionہو جائے گی۔جی بلور صاحب on point of order۔

جناب الیاس احمد بلور۔شیخ صاحب بڑے ہیں ہمارے ' بڑے غصے میں انہوں نے یہ کہا کہ point of order کا یہ طریقہ کار نہیں ہے ۔ میں ان سے اختلاف کرتا ہوں ۔ میں ان سے اختلاف اس لئے کرتا ہوں وزیر موصوف صاحب آج بھی ہمیں یہ نہیں بتا سکتے کہ فنڈز ہمیں کب ملیں گے ۔ ابھی بھی انہوں نے categorically ہمیں کوئی statementنہیں دی کہ کب ہمیں فنڈ ملیں گے ۔ ہم نے کوئی گھروں میں تو نہیں لگانے یا تو بول دیں کہ نہیں دینے اپوزیشن کو فنڈ ۔ ہمیں نہیں چاہئیں فنڈ رکھیں اپنے پاس فنڈ ۔ہمیں نہیں چاہئیں ۔ یا بولیں ہمیں فنڈ دینا ہے ۔فنڈز دینے ہیں تو کب دینے ہیں ۔ ہم نے گھر تو نہیں لے جانے ۔ ہم نے تو عوام کی سکیموں پر خرچ کرنے ہیں ۔ یہاں تو بڑی عجیب سی بات ہے کہ منسٹر صاحب بات ہی نہیں کرتے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ It is no point of order,please sit down جی راجہ ظفر الحق صاحب on point of order۔

جناب راجہ ظفرالحق۔جناب چیئرمین اس سیشن کے ابتدا سے لے کر item نمبر ۱۱ اور ۱۲ یہ مسلسل چلے آرہے ہیں یہ دونوں ایک تو گورنمنٹ کی طرف سے ہیں ۔

"This House may discuss the sectarian clashes in the country resulting in losses of lives and properties of innocent citizens, identify the causes and suggest measures to contain this unfortunate polarisation and frenzy which is doing incalculabe harm to the Muslim Ummah and National Unity."

اور بارہ ہے۔

"The House may discuss the Law and order situation in Sindh province with particular reference to Karachi."

یہ پہلے سے چلا آ رہا ہے ۔ اس پر پہلے partly discussion ہو بھی چکی ہے جو نمبر ۱۲ ہے اور اکثر یہ کیا جاتا ہے کوئی ایسی situation ہو جس پر بحث ہو چکی ہو تو پھر اس کو continue کیا جاتا ہے جس وقت یہ موشن پہلے دیاگیا تھا اس وقت بھی حالات خراب تھے لیکن اب آپ نے دیکھا ہے کہ خود گورنمنٹ بھی ایک موشن لائی ہے۔۔ گیارہ پر جس میں آج بھی وہاں کراچی کے حالات انتہائی تشویش ناک ہیں اور یہ ایسی کیفیت ہے جس میں باقی ساری چیزوں کو چھوڑ کر اس پر بحث کرنا ضروری ہے اور ہاؤس کو confidence میں لینا ضروری ہے قوم کو confidence میں لینا ضروری ہے کہ کیا measures لئے جا رہے ہیں جو اس کو کنٹرول کر سکیں گے آرمی بھی وہاں موجود ہے ۔ باقی حالات بھی بتائے جا رہے ہیں لیکن صورتحال قابو اور کنٹرول میں نہیں ہے ۔ ہر روز آپ اخبار اٹھا کر دیکھتے ہیں تو روزانہ وہاں لوگ مارے جا رہے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر بحث آج ہونی چاہئیے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔اقبال حیدر صاحب آپ اس پر کچھ فرمائیں گے جی۔

سید اقبال حیدر۔ظفرالحق صاحب نے اس کی صحیح اہمیت اور جزبات کا اظہار کیاہے اسی لئے ہماری تو یہی خواہش تھی کہ کل شام کو بھی item نمبر ۱۱ پر بحث ہو جاتی شام کے اجلاس میں اور آج بھی قائد حزب اختلاف سے اتفاق کرتا ہوں کہ آج شام کو دوسری sitting ہو ۔ میں نے کل بھی بحث سے اجتناب نہیں کیا اور آج بھی ۔ لیکن اس معزز ایوان کا ایک اور بھی فریضہ ہے ۔۔ legislation اور چار بل وہ آج اور کل میں اگر ہم اتفاق رائے سے پاس کر لیتے ہیں تو اگلا ہفتہ بھی موجود ہے دیکھیں ۲۰ تک تو یہ بل پاس کرنے کا میری کوشش ہو گی اور قائد حذب اختلاف اور ان کے ساتھیو ں کے تعاون کے ساتھ انشاء اللہ تعالی مجھے اپنی ان کوششوں میں کامیابی ہو گی لیکن اگلا ہفتہ بھی ہے یہ چار بل ختم ہونے کے بعد Legislative Business مزید نہیں ہے ہم ان issues کے اوپر بحث کر سکتے ہیں وہ بحث جو ہے آج شام کو بھی ہوسکتی ہے رات کے بارہ بجے تک بھی میں کرنے کو تیار ہوں اور یہ چار بل پاس کروا دیں اپنے تعاون سے میں ہر چیز پر تعاون کرنے کو

تیار ہوں ۔ کیونکہ یہ بل ۲۰ تاریخ تک پاس ہو جانے چاہئیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جی سید جواد صاحب۔

سید محمد جواد ہادی۔یہ اپوزیشن کا اور حکومت کا مسئلہ نہیں ہے یہ سلامتی کا مسئلہ ہے میں وزیر قانون سے یہ پوچھ رہا ہوں قانون سازی کر رہے ہیں ۔ جبکہ ملک میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ قانون کی بالادستی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ آپ ان قوانین کو کن پر لاگو کر رہے ہیں۔ یہاں قتل و غارت ہے۔ یہاں گھر جلائے جا رہے ہیں۔ یہاں لوگ مر رہے ہیں۔ آپ قانون سازی کر رہے ہیں۔ یہ قانون سازی نہیں ہے' یہ وقت گزاری کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ سر آج شام کو بحث کر لیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے تعاون سے وہ یہ بل پاس کروا لیں تو پھر اس کے بعد یہ بحث ہوگی۔ یہ بات غلط ہے۔ ہم نے جتنے بل تھے وہ cooperation سے ہی پاس کروائے ہیں اور اگر کہیں یہاں ترمیم نہیں ہو سکی تو اس کے لئے کمیٹی بنائی گئی لیکن قانون سازی کا ایک اپنا مقام ہے لیکن ملکی حالات کی سنگینی کا اپنا ایک مقام ہے۔ اس لئے قانون سازی اب بعد میں ہو گی۔ ان باتوں پر ڈسکشن پہلے ہو گی۔

سید اقبال حیدر۔ جناب ڈیڑھ بجے تک ہم اس ایشو پر بحث کریں اور شام کے سیشن میں ہم یہ بل پاس کر لیں۔---

راجہ محمد ظفر الحق۔ کل۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں کل نہیں ہو سکتی۔ اگر جناب کل کے اوپر آپ رکھیں گے تو کل ہے جمعرات۔ جب بل کے اوپر ڈسکشن آتا ہے تو قائد حزب اختلاف بجا طور پر کہتے ہیں کہ اس پر سیر حاصل بحث ہونی چاہئے۔ جب سیر حاصل بحث کی بات کرتے ہیں تو ایک بل بھی پاس نہیں ہو سکے گا کیونکہ میرے بعض دوست بڑی لمبی لمبی تقاریر ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹے کی بھی کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو پھر تو ایک بل بھی پاس نہیں ہوگا۔ میری گزارش یہ ہے کہ نیت میری بھی صاف ہے' آپ کی بھی نیت پر میں قطعاً شبہ نہیں کرتا۔ مسئلے کی اہمیت سے بھی انکار نہیں ہے۔ آئٹم نمبر

۱۱ اور ۱۲ جو ہیں یہ بہت اہم ہیں۔ ہم اس کے اوپر آج دو دفعہ بیٹھ کر، شام کو بھی بیٹھ کر قانون سازی کا کام بھی چلتا رہے اور عوام سے متعلق مسائل پر بحث بھی ہوتی رہی۔ یہی سب سے زیادہ معتدل اور قابل عمل اور آئین اور قوم اور پاکستان کے لئے بہترین حکمت عملی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پہلے اس پر بحث ہو گی۔ کے بعد قانون سازی ہو گی۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Bahar: Sir, I don't think that there can be any dictation by any of the party, the fact is that both have the responsibility, one or two hours in the interim period by delaying the discussion by a couple of hours to do the legislation, I don't think it is going to bring the end of the words. So, I think we should do our legislation and then after that whether they want to sit till mid night we will be with them.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس وقت کراچی میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے میرے نزدیک اسے قانون سازی کے کام سے اس کی زیادہ اہمیت ہے۔ نمبر ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے ایک move کیا تھا جس کا میں نے پہلے شروع میں عرض کیا تھا اور میرے خیال میں میرے بہت سے ساتھی اس سے اتفاق کریں گے کہ یہ چار پانچ سینیٹرز نے ایڈجرنمنٹ موشن ۲۲ اور ۲۳ تاریخ کو دیا ہے اور ۲۶ تاریخ کو گورنمنٹ کی طرف سے ایک motion move ہوا ہے۔ یہ ہمارا prerogative ہے کہ جب ہم نے پہلے سے move کیا ہے تو اس کو لینا چاہیئے اس کی بجائے کہ حکومت کے اس resolution کو لیا جا رہا ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا breach of privilege ہے جو کیا جا رہا ہے اور نمبر ۱۱ کا جو آئٹم ہے اس کو club کیا جائے۔ یہ حکومت کی طرف سے، منسٹر کی طرف سے ہوا ہے باقی ممبروں کا نام بھی اس میں شامل کیا جائے تاکہ وہ کلب ہوں اور وہ ایڈجرنمنٹ موشن اس کے ساتھ آئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اتنا اہم معاملہ ہے کہ اس کو ابھی debate کرنا چاہیئے کیونکہ اگر ایک شہر جل رہا ہے، ایک صوبہ جل رہا ہو اور ہم کہیں کہ قانون سازی ہونی چاہیئے۔ تو قانون سازی کس کے لئے ہے۔ قانون سازی تو اس ملک کے عوام کے لئے ہے۔ اگر عوام مر رہے ہوں، کٹ رہے ہوں، ایک دوسرے کو مار رہے ہیں تو پھر یہ

ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم اسی پر پہلے بحث کریں اور اسی کے بارے میں بحث کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا۔ یہ درست ہے کہ قانون سازی ہونی چاہیئے۔ ہم تیار ہیں جناب والا ان کے بل پاس کروانے کے لئے ۔ اگر یہ بل مہنگائی دور کرنے کے لئے ہیں، law and order کو درست کرنے کے لئے ہیں یا یہ فرقہ واریت کو ختم کرنے کے لئے ہیں۔ تو پہلے ان کو لے آئیں لیکن یہ بتائیں کہ ان کے بل کیا ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بیگم نسرین جلیل صاحبہ۔

بیگم نسرین جلیل۔ جناب والا ہاؤس کی sense لے لیں۔

جناب ڈپٹی چئرمین۔ وہ میں کرتا ہوں میں نے آپ کی بات سن لی ہے ۔ میں دیکھ رہا ہوں اکثریت جو اس وقت ہے وہ اس چیز کی حامی ہے کہ ہم ان دو اہم مسائل پر گفتگو کریں اور ان کو زیر بحث لائیں۔ مجھے غالباً ہاؤس کا sense لینا پڑے گا کہ ہاؤس کیا کہتا ہے ۔ جو صاحبان یہ فرماتے ہیں کہ لیجسلیشن پہلے لی جائے اور کراچی کے حالات کو مؤخر کیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ راشدی صاحب میری عرض سنیں۔ چیئر آپ سب کو ایڈریس کر رہی ہے ۔ میری مودبانہ گذارش ہے کہ جو اصحاب جو معزز اراکین یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ لیجسلیشن کو لیا جائے وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا لیجسلیشن کے لئے ٹائم فکس کر لیں کہ آج اتنے گھنٹے اس آئیٹم نمبر گیارہ کے اوپر بحث ہو گی اور اتنے گھنٹے لیجسلیشن پر ۔ آپ مجھے ڈیڑھ گھنٹہ لیجسلیشن کے لئے دیں ۔ تین گھنٹے کی بحث کر لیں ۔ میں ہر چیز کے لئے تیار ہوں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب والا پونا ایک ہو چکا ہے ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پونے گھنٹے کے اندر بحث ختم کر لی جائے اور اس کے بعد لیجسلیشن لی جائے ۔

سید اقبال حیدر۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ڈیڑھ گھنٹے کے لئے لیجسلیشن اور تین گھنٹے بحث ۔ دو sittings کر لیں ۔ شام کو بیٹھ جاتے ہیں ۔ کام بھی نہیں کرنا ہے ، شام کو بھی نہیں بیٹھنا ہے ۔ نہیں جناب یہ رویہ بالکل غلط ہے ۔ نہ شام کو بیٹھنے کو تیار ہیں نہ لیجسلیشن کے لئے تیار ہیں۔ صرف مقصد اس کا الزام تراشی کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔ مجھے دکھ اور افسوس سے یہ کہنا پڑ

رہا ہے ۔ مقصد ہے کہ سبوتاژ ہو لیجسلیشن میں اور ان کی نیت ہی نہیں ہے کہ وہ عوامی نوعیت کے مسائل پر بحث کریں۔ اگر بحث کرنا چاہتے ہیں تو رات تک بیٹھنے کے لئے کیوں تیار نہیں ہیں۔ اس سے کیوں انحراف کر رہے ہیں۔ ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے ۔ اس طرح سے dictate کرنا ۔ ایک طرف سے عوام کے درد میں لفاظیاں ہو رہی ہیں اور دوسری طرف کام کرنے سے اجتناب ہو رہا ہے ۔ یہ دونوں چیزیں ان کے جھوٹ کو صاف ظاہر کرتی ہیں۔ سوائے الزام تراشی کے کوئی ان کا مقصد نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ امداد اعوان صاحب۔

جناب امداد اعوان۔جناب والا آپ ہاؤس کو devide نہ کریں ۔ آپ اپنی رولنگ دے دیں۔ آپ جس پر بحث کرانا چاہتے ہیں آپ اس پر بحث کرائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ گنیں جناب ۔ جو بحث کے حق میں ہیں وہ گیارہ ہیں ۔ اور جو اس کے حق میں نہیں ہیں وہ اپنے ہاتھ کھڑے کریں۔ کوئی نہیں ہے ۔تو میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کا sense لینے کے بعد یہ بات واضح ہو چکی کہ ہاؤس چاہتا ہے کہ بحث کی جائے ۔

سید اقبال حیدر۔جناب والا میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ یہ کسی چیز کے حق میں نہیں ہیں۔ یہ صرف سیاست اور پراپیگنڈے کے حق میں ہیں۔ نہ انہیں عوام کے دکھ کا کوئی خیال ہے ۔ نہ law and order سے ان کو لگاؤ ہے ۔ نہ فرقہ واریت کے یہ خلاف ہیں ۔ بلکہ صرف اور صرف مقصد یہ ہے کہ پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔میں نے ہاؤس کا sense لے لیا ہے ۔ اور نتیجہ اخذ کیا ہے ۔

سیدمسعود کوثر۔جناب والا ہم انتہائی احترام سے عرض کرتے ہیں کہ بعض ایسے مسائل ہوتے ہیں کہ جس میں قوم اور ہاؤس کو devide کرنے کی بجائے اسے اکٹھا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ سینس آف ہاؤس کا مطلب یہ ہوتا ہے ۔ہے کہ آپ خود لیں ۔ division نہیں ہوتا ۔ آپ ایک division time کہتے ہیں ۔ پھر کہتے ہیں کہ میں نے Sense لیا ہے -Sense تو تب ہوتا جب آپ خود atmospher کو دیکھیں ۔ اور آپ کو فیصلہ کرنا چاہئیے۔ لیکن یہ آپ نے جو کام کیا ہے یہ درست کام نہیں کیا اور میں یہ سمجھتا ہوں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ objection کر رہے ہیں اس وقت لہذا میں دوبارہ اس کو کرتا ہوں ۔

سیدمسعود کوثر ۔ سر ' ہاتھ نہیں اٹھانے ہیں ۔ آپ فیصلہ کریں ۔ آپ کا جو فیصلہ ہے ہمیں منظور ہے۔ آپ جو فیصلہ کریں ڈویژن سے نہیں کریں آپ خود Sense لیں ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ مجھے بات کرنے دیں ۔ میں نے فیصلہ کرنا ہے یا آپ لوگوں نے فیصلہ کرنا ہے؟

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو بیٹھیں ناں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

سیدمسعود کوثر ۔ اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ہم discussion کے خلاف ہیں ہم discussion کے خلاف نہیں ہیں ۔ یہ آپ کی مرضی ہے کہ جو چیز آپ پوچھنا چاہتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی آپ فرمائیں ۔ بولنے دیں اپنے ساتھی کو۔

جناب صفدر علی عباسی۔ دیکھیں پہلے ہی اقبال حیدر صاحب نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ اپوزیشن کے جتنے بھی issues ہیں ہم ان پر بحث کیلئے تیار ہیں۔ جب انہوں نے مانا ہے کہ ہم بحث کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن انہوں نے اپنی جو importance کی چیزیں تھیں ان کو اس ہاؤس کے سامنے رکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ اس چیز پر ہم divided ہیں ہی نہیں ۔ کہ جو یہ issues ہیں ۔ چونکہ اقبال حیدر صاحب کی اپنی motions ہیں انہوں نے خود یہ issues move کئے ہوئے ہیں اگر آپ تھوڑا سا ایجنڈا پر غور کریں ۔ میری عرض سن لیں کہ جو بھی motion یا یہ debate کرنا چاہتے ہیں وہ motions تو خود اقبال حیدر صاحب نے move کی ہوئی ہیں ۔ وہ انہوں نے خود move کی ہوئی ہیں تو اپنی جو ان کی motions ہیں وہ کس طرح کہیں گے کہ ان پر بحث نہیں ہونی چاہئیے۔ بات یہ ہے کہ وہ اس پر بحث کیلئے تو تیار ہیں ۔ وہ صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں لمبی سیشن کرنی چاہئیے۔ کہ ہم اس پر بحث بھی کریں اور ہم لیجسلیشن بھی کریں ۔ اس بات پر تو اپوزیشن کو agree کرنا چاہئیے۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ بیٹھیں جی ۔ تشریف رکھیں ۔ میری عرض سن لیں تشریف رکھیں وقت ضائع نہ کریں ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ہاؤس کی ڈویژن کرکے یا sense لے کر جو بھی سمجھ لیں آپ اس کو جیسا کہ بیرسٹر صاحب نے ارشاد فرمایا درست ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس وقت ہاؤس کی اکثریت چاہتی ہے کہ ہم ان دو مسائل پر بحث کریں ۔ لہذا میں اب دعوت دوں گا کہ اس پر آپ بحث شروع کریں ۔ آئیٹم نمبر ۱۱ ۔ بس اب ہو گیا ہے۔ آئیٹم نمبر ۱۱ ۔ آپ move کریں ۔ اقبال حیدر صاحب۔

(مداخلت)

ADJOURMENT MOTION RE: THE SECTARIAN CLASHES IN THE COUNTRY.

Syed Iqbal Haider: Sir, this House may discuss the sectarian clashes in the country, resulting in losses of life and properties of innocent citizens ....

(interruption)

Mr.Deputy Chairman: Order in the House...

Syed Iqbal Haider: To contain this unfortunate polarisation and frenzy which is doing incalculable harm to the Muslim Ummah and national unity. Sir, with you permission, I had moved this motion even yesterday and for the sake of record I would like to emphasise that I had shown my utmost eagarness to have debate on this important motion yesterday as well but I did not have the support of the opposition benches so it was deferred to today. Any kind of impression that we want to avoid it, it is wrong. Sir, this is a most unfortunate challenge faced by not only our government but it is a thing which is continuing

even prior to partition. The religious biased prejudice and clashes have been there, there have been dis-agreements and there have been most unfortunate killing of the Muslims at the hand of the Muslims, which pains me the most. The most painfull thing is that killing of a Muslim by a Muslim and unfortunately in the name of Islam, is the greatest challenge to the Muslim Ummah, and this frenzy was there before partition and was there even after partition. I will not go into the detail. But the way it mounted, the way it has accelerated, the way it has been fueled during the decade of 80's is also unprecedented. Sir, irrespective of what sect or Fiqah, one of my Muslim brother may follow, all will agree that any body insisting them to disrespect other's places of worship, whether it be a Masque, Madrassa or Imam Bargah is most condemnable act against the interest of Islam, Muslims and the unity of my country. Sir, the greater irony that when such an act takes place like 25th of October, 1984 that in Badshahi Masjid, people attempted to defile the msaque.

رسول اکرم کے نام پر ان کے نام کی توہین کرنے والوں کے خلاف کسی عالم دین نے فتوی نہیں دیا جب وہ دست و گریباں ہو رہے تھے کس بات پر ؟ کسی نے کہا یا اللہ صحیح ہے کسی نے کہا یا محمد صل اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیح ہے ۔ لیکن اس وقت جب وہ دست و گریباں ہو رہے تھے میں ان اسلام کے ٹھیکیداروں کو جو اپنے آپ کو خودساختہ بولتے ہیں کہ ان کے علاوہ کسی کو حق نہیں ہے اس کی تشریح کرنے کا اس وقت وہ خاموش تھے ۔ اس وقت انہوں نے کفر کا فتوٰی جاری نہیں کیا ۔ اس وقت انہوں نے ان کو غیر اسلامی نہیں کہا ۔ اس وقت ایسے مسلمانوں کو پھانسی چڑھانے کا مطالبہ کسی نے نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ راجہ ظفر الحق آن اے پوائنٹ آف آرڈر ۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ جناب والا یہ جو ایوان میں بحث ہوتی ہے اتنے sensitive issues کے اوپر تو اس بحث کے دوران ایسی تقریریں ہونی چاہئیں جو اس آگ کو ٹھنڈا کریں ۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل صحیح ہے۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ نہ کہ اقبال حیدر صاحب کی جیسی تقریریں ہوں جو بُجھی ہوئی آگ کو دوبارہ جلانے کا کام کریں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں میرا یہ مطلب نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ علماء کرام کے لئے مسلسل مذہب کے ٹھیکیداروں کا نام لیا جا رہا ہے ۔ یہ ان کے لئے بطور ایک گالی استعمال کی جا رہی ہے اور جو پچھلے دنوں سے یہ کرتے آئے ہیں آج بھی انہوں نے repeat کیا ہے میں اس کو deprecate کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تشریف رکھیں آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سید اقبال حیدر۔ مجھے بہت دکھ ہوا ہے کہ حزب اختلاف کے راہنما اس طرح سے interrupt کر رہے ہیں اور مفہوم کو سمجھے بغیر وقت سے پہلے جذباتیت کا اظہار کر کے صرف پروپیگنڈے کے لئے اس طرح کی باتیں کی جا رہی ہیں ۔ بہرحال میں اس interruption کو بھی deprecate کرتا ہوں ۔ میرا مقصد یہ ہے ' میرا کہنا یہ ہے کہ میرے لئے امت مسلمہ کے خون کا بے جا بہانا ایک سب سے بڑا اسلام کے خلاف ' مسلمانوں کے خلاف بدترین سازش ہے ۔ میرے لئے امت مسلمہ کا تحفظ سب سے اہم فریضہ ہو گا اور اسلام کی خدمت ہو گی ۔ جو میرے مسلمانوں کو دوسرے مسلمانوں کے خلاف اکسانے ' لڑانے وہ سب سے بڑا اسلام کا دشمن ہے اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہونی چاہئیں۔ جناب چیئرمین مجھے دکھ یہ ہے کہ جب مسلمانوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں قتل کیا جاتا ہے تو اس وقت بہت سارے حلقے خاموش تماشائی بنے رہنا اپنے آپ کو مصلحت کے تحت درست سمجھتے ہیں ۔ کیا انہیں دکھ نہیں ہوتا ؟ کسی کے بیان کے اوپر تو فوراً فتویٰ جاری کیا جاتا ہے بغیر تصدیق کے لیکن کسی مسلمان کے قتل کے اوپر کوئی فتویٰ دینے کے لئے تیار نہیں ۔ یہ کیا ہو رہا ہے ؟ میرے لئے سپاہ صحابہ کے نام پر ان کا بھی میں احترام کرتا ہوں ان کی اپنی سوچ ہے ۔ چاہے اہل تشیع ہوں ' چاہے حنفی ہوں سب کی اپنی اپنی سوچ ہے ' اپنی تشریح ہے ' اپنا ایمان ہے ۔ ان کا احترام کرنا میرے اوپر فرض ہے ۔

راجہ محمد ظفرالحق۔ سپاہ صحابہ کا بھی احترام کرتے ہیں ۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل میں احترام کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپس میں اس طرح بات نہ کریں ۔

سید اقبال حیدر۔ کوئی بھی ہو بالکل میں احترام کرتا ہوں ۔ میں جب تک وہ بنیادی اسلام پر گامزن ہیں میرے لئے قابل احترام ہیں ۔ چاہے وہ اپنے آپ کو سپاہ صحابہ کا کہیں چاہے وہ فقہ جعفریہ کا پرچم اپنے ہاتھ میں لیں ۔ چاہے وہ حضرت امام ابو حنیفہ کا پرچم ہاتھ میں لیں میرے لئے قابل احترام ہیں ۔ میرے لئے ان میں کوئی تفریق نہیں ہے ۔ لیکن اگر ان کو آپس میں کوئی اکسائے اور ان کو ایک دوسرے کے قتل کے لئے راغب کرے تو میرے لئے وہ بدترین قاتل ، بدترین دشمن ہے اس ملت اسلامیہ کا اور میری مملکت کا ۔ ایسے لوگوں کو کافر کا فتویٰ نہیں دیا جاتا۔ جناب حزب اختلاف کے رہنما سے مجھے یہ شکایت ہے چونکہ مجھے حقیقتاً اپنی ملت مسلمہ سے ہمدردی اور پیار ہے اور میں ان کے لئے کام کر رہا ہوں ۔ مجھے یہ شکایت ہے کہ ہم آپس میں کیوں محاذ آرائی کی جانب راغب ہوتے ہیں ؟جب ہمارا بفضل خدا اللہ تعالی ایک ، کتاب ایک ، ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک : ہماری مملکت پاکستان میں ہم بھاری اکثریت میں ایک ہیں تو پھرمملکت پاکستان میں سب سے زیادہ مسلمانوں کی خون ریزی ہو تو کیا یہ انتہائی دکھ اور افسوس اور شرم کا مقام نہیں ہے ؟ کیا یہ لمحہ فکریہ نہیں ہے ؟ اس میں بھول جائیں کہ ہم حزب اختلاف سے کون ہیں اور حزب اقتدار سے کون ہیں بنیادی طور پر الحمد و للہ سب مسلمان ہیں ۔ اکثریت میں مسلمان ہیں اس میں اقلیتیں بھی آتی ہیں مگر اکثریت مسلمانوں کی ہے ۔ ہمارا تو مذہب رواداری کا سبق سکھاتا ہے ۔ ہمارا اسلام تو احترام سکھاتا ہے ۔ مجھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات عزیز ہے جس ذات نے یہودیوں کے خلاف بھی کوئی انتقامی یا کوئی محاذ آرائی کی بات نہیں کی مجھے تو یہ چیز عزیز ہے ۔ مجھے تو اسلام کی جو بنیاد بسم اللہ الرحمانِ الرحیم ہے وہ عزیز ہے۔ اس بنیاد سے پہلے اگر بسم اللہ کا مطلب ہی سمجھ لیں تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اسلام کی اصل روح کیا ہے ۔ نہیں تو اگر رحمان و رحیم کی اہمیت نہ ہوتی تو کوئی اور لفظ استعمال ہوتے ۔ اللہ تعالیٰ نے رحمان و رحیم کی اپنی صفت کی اہمیت جتانے کے لئے یہ بسم اللہ میں رحمان و رحیم کہا قہار اور جبار نہیں کہا ۔ قہار اور جبار کا لفظ نہیں کہا ۔ یہ

رحمان و رحیم کے الفاظ کیوں کہے ۔ اس لئے کہ بنیادی اساس ہے اسلام کی ۔ بسم اللہ سے میں اپنا ہر کام شروع کرتا ہوں ۔ تو اس بسم اللہ کے معانی ہی اگر سمجھ لے ملت مسلمہ تو یہ محاذ آرائی کی فضا ختم ہو جائے گی اور ہم اسی لئے کوشاں ہیں۔ جناب والا یہ جو جو واقعات ہوئے ہیں انتہائی افسوس ناک ہیں اور اس کے لئے ہمیں مذہبی انتہا پسندی ' مذہبی محاذ آرائی کی حوصلہ شکنی کرنا چاہئیے اور یہ ہم سب کا مشترکہ فرض ہے اور اس کے لئے رواداری کی فضا پیدا کرنا بھی ہمارا ہی فرض ہے ۔ جناب والا ہمیں رواداری دکھانا چاہئیے اگر اسلام سے آپ کو حقیقی پیار ہے تو رواداری اور احترام کے علاوہ آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے کیوں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ذات نے اسلام کو اپنے کردار سے منوایا تھا تلوار سے نہیں منوایا تھا ۔ پہلے رسول اکرم نے اپنی صداقت کا ڈنکا بجوایا تھا اور اپنے کردار کا ڈنکا بجوایا تھا ۔ پھر کہا تھا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن کا قافلہ ہے یا فوجیں آ رہی ہیں تو تم مانو گے تو انہوں نے کہا کہ ہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تم صادق ہو ہم تمہیں مانتے ہیں اور تم جو کہو گے ہم مانیں گے ۔ تو پھر انہوں نے لا الہ الااللہ کا نعرہ اس وقت لگایا تھا جب اپنی صداقت کو منوا لیا تھا ۔ آج کیا ہو رہا ہے ؛ رسول اکرم کے نام پر تو آپ بولتے ہیں کہ قتل کر دو لیکن ان کے افکار کو ' ان کے اقوال کو ' ان کی ہدایتوں کو نظر انداز کر دو ۔ ذرا ذرا سی بات پر انہیں کوڑے مار دو ۔ یہ کون سا روپ پیش کرتے ہیں ۔ نہیں نہیں اس کو پھانسی پر چڑھا دو چاہے اس نے جرم کیا ہو یا نہ کیا ہو ۔ یہ کہیں نہیں لکھا اسلام میں کہ معصوم کو کوڑے مارو ۔ کہیں نہیں لکھا، کسی قانون میں، کسی فقہ میں ' کسی شرح میں کہ کسی بیگناہ کو سولی پہ چڑھا دو یا خود بندوق اٹھا کے اسے گولی مار دو یہ تصدیق کئے بغیر کہ آیا اس نے جرم کیا ہے یا نہیں کیا ۔ کہیں نہیں لکھا کہ کسی بے بنیاد پروپیگنڈے کے اوپر کسی بے بنیاد الزام کی بنیاد پر فتوے جاری کر دو ۔ پھر یہ کون کر رہے ہیں ؟ یہ لوگ اسلام کی خدمت نہیں کر رہے ۔ یہ لوگ اسلام کے متبرک نام کو' اس کے پیغام کو دنیا میں بدنام کروا رہے ہیں کہ یہ لوگ تو بغیر تصدیق کئے ہوئے بے بنیاد سنی سنائی بات کے اوپر جس پر کلام پاک قرآن شریف بھی پابندی لگاتا ہے کہ کبھی کسی کی سنی ہوئی بات کو آگے مت بڑھانا جب تک کہ تصدیق نہ کرلو میں تو ناچیز ہوں میں تو اپنے آپ کو اسلام کا ایک ادنیٰ طالبعلم سمجھتا ہوں ۔ میں اس کے اہل ہی نہیں ہوں کہ میں اس پر بات کروں لیکن کچھ بنیادی اصولوں سے لگاؤ ضرور ہے

کچھ پیار ضرور ہے اپنے مذہب سے۔ میں اس کے اوپر اپنے آپ کو اتھارٹی نہیں تسلیم کرتا نہ میں ہوں نہ میں کہوں گا ۔ لیکن جو بنیادی اصول ہیں ان سے مجھے لگاؤ ہے اور بے بنیاد باتوں کے اوپر کوئی اس عالم دین کی بات نہیں کرے گا کہ تو نے کلام پاک کے کہے ہوئے الفاظ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یہ فتویٰ کیوں دیا ۔ نہیں کہتے ۔ جب تک ہم سچ کو سچ نہیں کہیں گے حق کو حق نہیں کہیں گے اور اسلام کی اصل رواداری پر مبنی رسول اکرم صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کی ذات پر مبنی ہم اپنے اسلام کو فروغ نہیں دیں گے ۔ یہ اس طرح سے جاہلانہ غیر اسلامی اور اسلام دشمنی، محاذ آرائی، قتل وغارت، خونخواری پھیلتی رہے گی۔ Sir اس کو روکنا ہم سب کا فرض ہے ۔ اکیلے ہم نہیں کرسکتے ۔ اکیلے حکومت نہیں روک سکتی کوئی شخص نہیں روک سکتا ۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ اس کو سب ملکر روکیں اس جنونیت کو آپ نے روکنا ہے ۔ ہم نے رواداری پر مبنی ایک معاشرہ بنانا ہے ۔ میں حقائق اور اعداد کے شمار میں نہیں جانا چاہتا جو کچھ ہو رہا ہے ۔ وہ دکھ کی بات ہے ۔ بد ترین دکھ کی بات ہے ۔ جو کچھ میرے ملک میں اس وقت ہو رہا ہے۔ کبھی امام بارگاہ میں بم پھٹتے ہیں ۔ کبھی کسی کی مسجد کے اوپر بم پھٹ رہا ہے ۔ نمازیوں کو نماز پڑھتے ہوئے چاہے لاہور ہو چاہے کراچی ہو ۔ جناب چیئرمین ۔ یہ بڑی بھیانک صورت حال ہے۔ میرے لیے بہت تشویش کی بات ہے ۔ یہ کون کررہا ہے یہ قطعاً طور پر نہ مملکت پاکستان کے دوست ہیں ۔ نہ اسلام کے دوست ہیں ۔ ان لوگوں کا پردہ چاک کرنا ہم سب کا فرض ہے ان کو تحفظ نہ دیں، چاہے ان کا تعلق اہل تشیع سے ہو چاہے ان کا تعلق سپاہ صحابہ سے ہو ۔ یا کسی بھی ہمارے امام کی تشریح کے قابل ہوں ۔ ان کا پردہ چاک کرنا ضروری ہے ۔ ان کو اپنی صفوں سے نکلوائیں ہم سب کا فرض ہے یہ کلاشنکوف مجالس میں ؛ جلوسوں میں ۔علماء کرام کے پیچھے پیچھے ۔ ہر وقت کلاشنکوف لے کر چلتے پھرتے ہیں ۔ مسلمانوں کے شہر میں ۔ خدانخواستہ ہم ہندوستان میں ہیں ۔ خدانخواستہ میں یہودیوں کے ملک میں ہوں ۔ میرے مسلمانوں کے عالم دین اور راہنماؤں کو کلاشنکوف کا ایک لشکر لے کے چلنا پڑتا ہے ۔ پیچھے پیچھے کیوں ؟ اس لیے کہ نفرتیں پیدا کی گئیں ۔ اور نفرتوں اور انتہا پسندی preach کیا گیا اور یہ نفرتیں اور انتہا پسندی اور یہ وہ خونخواری جو سخت ترین دشمن ہے اور میرے ملک پاکستان میں ہر شخص سوچتا ہے کہ نہیں جی ہمارے علا وہ اور جو سوچتا ہے وہ غلط ہے ۔ وہ غلط ہے وہ کافر ہے یہ کفر کے فتوے بے بنیاد فتوے بےبنیاد باتوں پر دینا کتنے افسوس کی بات ہے ۔ کتنا بڑا گناہ ہے کسی مسلمان کو تصدیق کیے بغیر آپ اس کو بول

دیں کے تو کافر ہے' تو کافر ۔ ارے بھائی کس نے آپ کو سکھایا تم بدنامی کے باعث ہو ۔تم باعث شرم ہو اسلام کے لیے کہ جھوٹے بےبنیاد غلط فتوے دیتے رہتے ہو ہر وقت مسلمانوں کو اکساتے رہتے ہو لڑانے پر یہ ہیں۔ جو اصل مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کے خلاف تو کوئی نہیں بات کرتا تو میں آج آپ سب سے اپیل کروں گا کہ ایسےمسلمانوں کے خلاف بھی ایسے افراد کے خلاف بھی جو کہ اس طرح سے کفر کے فتوے غیر ذمہ دارانہ طور بے بنیاد الزامات کے اوپر دیتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو آپس میں محاذ آرائی پر اکساتے ہیں چاہے اپنی تقریر میں اکسائیں چاہے اپنی تحریر میں اکسائیں چاہے کتابوں میں اکسائیں ان کا سد باب ہونا چاہیے قوانین کافی موجود ہیں جناب قوانین کافی تعداد میں موجود ہیں ۱۸۶۰سے قوانین موجود ہیں ۱۸۶۰میں جب ppc لاگو کی گئی تھی تو برصغیر ہندو پاکستان میں اس وقت سےہمارا قانون بھی ہے اور سب سے اہم بات تو یہ ہے ۔ جناب چیئرمین میں تصور نہیں کر سکتا ایسے کسی مسلمان کا یا کسی بھی شخص کا جو کہ رسول اکرم صلی اللہ و آلہ وسلم کے بارے میں کوئی توہین آمیز بات کرے یا خلفاء راشدین کے بارے میں کوئی توہین آمیز بات کرے یا امت المسلین کے بارے میں ۔ یہ ہم مسلمانوں کے ملک میں ہیں یہ تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے ان کا احترام کرنا اور جتنے cases بنے جناب چیئرمین یہ بھی بڑی افسوس ناک بات ہے کہ جماعت اسلامی کے ایک حافظ قرآن کو خود ہی قتل کر دیا نہ مدعی نہ شہادت حساب پاک ہوا۔ ڈاکٹر سجاد گوجرانوالہ کا قتل کر دیا کیوں کسی نے افواہ اڑا دی تھی کہ انہوں نے معاذ اللہ کلام پاک کی توہین کی کسی نے افواہ اڑا دی تھی حافظ قرآن کو تم نے مار دیا۔ مسلمانوں ! اس پر کسی کے آگ نہیں لگی ۔ اقبال حیدر کے بے بنیاد الزام کے اوپر پورے پاکستان میں ہنگامہ کیا ۔ ارے تم نے حافظ قرآن کو مار ڈالا اس کے اوپر احتجاج نہیں کیا۔ اب کتنے جھوٹے cases بنے ہیں۔ ایسے جو قوانین بنے ہیں پی پی سی میں جناب چیئرمین وہ قابل غور ہیں۔ میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ ان تمام مقدمات کا جائزہ لینے کے لئے ایک سینٹ کی کمیٹی بنائی جائے۔ وہ ان مقدمات کو دیکھے تو سہی اس میں اہل تشیع کے خلاف بھی مقدمہ ہے توہین رسالت پر سپاہ صحابہ کے خلاف بھی مقدمہ ہے توہین رسالت پر اس میں اقلتیں تو ہیں ہی اس میں جماعت اسلامی کے رہنما کے خلاف بھی مقدمہ ہے توہین رسالت میں دو پیرحضرات کے خلاف بھی مقدمہ ہے ان کی آپس میں دشمنی ہو گئی تھی میری گزارش یہ ہے کہ ان تمام مقدمات کو سیکشن ۲۹۵ سے لے کر ۲۹۸ پی پی سی اور مذہبی امور کے متعلق تمام قوانین جو پی پی سی میں موجود

ہیں یا کسی اور قانون میں موجود ہے ان کے تحت درج مقدمات کا صرف جائزہ لینے کے لئے میں یہ کہوں گا کہ سینٹ کی ایک کمیٹی بنے۔ اور وہ خود دیکھے کہ کیا یہ مذہبی جنونیت نہیں ہے کہ آپ ایک دوسرے مسلمان کے خلاف جھوٹے بے بنیاد صرف اپنی ذاتی انا اور ذاتی نفرت کی بنیاد' پر مجھے فخر ہے کہ زیادہ تر مقدمات بے بنیاد ہیں چونکہ مملکت پاکستان میں ہم سب اکثریت سے مسلمان ہیں اور توہین کا تصور کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے بے بنیاد ہیں اور یہ مقدمات جھوٹے بنانے اس لئے بنانے گئے ہیں کہ میرا چہرہ کسی کو نہیں پسند اور کہتے ہیں کہ اقبال حیدر کو ملوث کر لو۔ ان کا چہرہ نہیں پسند اس نے کہا ان کو ملوث کر دو۔ ہم ایک دوسرے کے ذاتی عناد اور ذاتی دشمنی کا بدلہ ان مقدمات کے ذریعے سے لیں گے ان کو پھانسی پر چڑھاؤ' ان کو کوڑے لگاؤ' ان کو جرمانہ کرو۔ تو سر یہ جو رجحان ہے اس کو روکنے کے لئے میں اپیل کرتا ہوں مجھے خوشی ہے کہ ہم ایسے مسئلے پر اتفاق رائے سے بحث کر رہے ہیں میں یہی کہوں گا کہ اس میں کمیٹیاں صرف علما نہیں بنارہے بلکہ اس میں تمام شہری تمام مسلمان اس کے حق میں ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس مسئلے کا حل کیا ہے۔ اس مسئلے کا حل ہے کہ ایسے لوگوں کی نشاندہی ہو اور انہیں سزا ہو۔ جو کہ انتہا پسندی کی طرف جاتے ہیں' ایسے تمام افراد کی نشاندہی ہو' ان کے چہرے صاف کئے جائیں جو کہ لوگوں کو' مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی پر قتل و خون پر اکساتے ہیں۔ اور ایسے لوگ موجود ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جھوٹے مقدمات ایک دوسرے پر درج کرانے ہیں' ان کے پتے' ان کے نام' سینٹ کی کمیٹی تحقیقات کرکے حاصل کرے اور ان کو سزا دیں کہ یہ واقعی شر کے پتلے مسلمانوں کے اصل دشمن ہیں ۔ دوسری بات جناب یہ کہ ہمارے ہاں اس سینٹ میں بھی اور نیشنل اسمبلی میں بھی بڑی بڑی قابل شخصیات موجود ہیں یہ بیٹھیں اور یہ طے کریں کہ یہ جو مختلف فلانی کتابیں اور یہ تقاریر جو لوگ پڑھ رہے ہیں ان کے خلاف ہمارا مشترکہ محاذ ہو تب ہم انہیں counter کر سکیں گے نہیں تو وہ کہیں گے کہ ہم سے زیادہ عالم و فاضل کوئی اور شخص ہے ہی نہیں ۔ اسلام کی تشریح کرنے کا کسی کو حق ہی نہیں پہنچتا ۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ مسلمانوں کا قتل روز ہو رہا ہے اس کو روکنے کے لئے۔ ہمارے لئے ایسے قانون بھی وضع ہوں کہ فتوی دینے کا اختیار صرف اور صرف یا تو اسلامی نظریاتی کونسل کو ہو ۔ یا وفاقی شریعت کورٹ کو ہو ۔ آپ کوئی اور ادارہ بنا لیں جو کہ مستند ذمہ دار اور قابل اعتماد ہو ۔ لیکن یہ طریقہ نہیں رہے گا۔ یہ اسلام دشمنی پر ہے کہ لوگ غیر

ذمہ دار بے بنیاد حقائق پر جھوٹے الزامات کے اوپر فتوے جاری کرتے ہیں یہ سخت اسلام دشمنی ہے ۔ اس لئے یہ میری تیسری تجویز ہے آپ کو پسند ہو یا ناپسند ہو یہ میری تجاویز ہیں۔

آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں جو اس کے لئے لائحہ عمل تیار کرے کہ ہم کس طرح سے اس مذھبی فرقہ واریت میں جو جنونیت کا پہلو ہے اور جہالت کا پہلو ہے۔ محاذ آرائی کا پہلو ہے اورخون خواری کا پہلو ہے اس کو کیسے روکا جائے جو کہ میرے اسلام کو بدنام کر رہا ہے - یہ میری گزارش ہے جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جناب مہربانی۔ ایک منٹ تشریف رکھیں جی۔ جی جناب شیخ صاحب ۔

شیخ رفیق احمد۔ میں نکتہ اعتراض پر نہیں ہوں نام لکھوانے والوں میں ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کا نام اب تک میرے پاس نہیں آیا جی ۔

شیخ رفیق احمد ۔ میں لکھ کر بھیج دوں جی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جس جس نے بولنا ہے یہاں اپنا نام لکھوائیں جی ۔جناب گچکی صاحب on a point of order۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ This Adjournment Motion was moved یہ حقیقت میں دو تحاریک التواء تھیں ان کو ہم نے move کیا تھا۔ اور اس میں ہم کوئی چھ سات آدمی تھے ۔ جواد صاحب تھے میں تھا۔ اور ڈاکٹر حئی صاحب تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔آگے ہے جی آپ کا بارہ نمبر پر ۔

جناب منظور احمد گچکی۔بارہ کی بات نہیں ہے جی کراچی کی بات نہیں ہے جی فرقہ واریت پر دو Adjournment Motions میرے ہاتھ میں ہیں جی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔میں سب کو موقع دوں گا جی ۔ تشریف رکھیں ۔

(مداخلت)

سید محمد جواد ہادی۔ہم نے تحریک پیش کی ہے جناب ہم mover ہیں جی ہمیں اپنا

موقف پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ کو ضرور موقع ملے گا اس میں تو یہ جو تحریک پیش کی ہے وہ اقبال حیدر صاحب نے کی ہے ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں جی جواد صاحب ۔ آپ تشریف رکھیں جی ۔ جناب مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔نحمده و نصلی و سلم علی رسوله الكريم ۔ اعوذبالله سميع ابعلم من الشيطن الرجيم ۔ بسم الله الرحمان الرحيم۔ انما ا لمومنون اخوة ۔ جناب چیئرمین اس وقت آپ کے سامنے وزیر قانون نے جو وا ویلا اور شور کیا ہے اس کا مرکزی تصور ان کی اپنی ذات ہے ' مذہبی تصور ان کی اپنی ذات ہے۔ چونکہ ان پر اعتراضات تھے انہوں نے پوری کوشش کی کہ اس کا جواب دیں لیکن افسوس ہے کہ میں اس وقت ۲۶ سے لے کر تحریک پاکستان میں جتنے فرقے تھے سب کو ایک پلیٹ فارم جمع کرکے ہم نے جدوجہد کی ۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں تمام جید علماء تمام مسالک اور فرقوں کے تھے جنہوں نے مل کر جدوجہد کی ۷۰ کی تحریک نظام مصطفی میں سب شامل تھے مجھے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ میں نے ایک چار نکاتی فارمولا دیا اتحاد بین المسلمین کے لئے دو سو علماء نے شیعہ علماء سنی علماء ہر فرقے کے علماء نے اس کی تائید کی تھی اس پر میں نے ۲۷۰ صفحے کی ایک کتاب لکھی ہے۔ اتحاد بین المسلمین وقت کی ضرورت ہے اور پھر خطبہ شہادت لکھا ہے۔ پھر میں نے اپنی وزارت کے دور میں تین کمیٹیاں مرتب کی تھیں ۔ پہلی کمیٹی اتحاد بین المسلمین کمیٹی ہے جس میں ۳۲ علماء ہیں۔ سپاہ صحابہ کے علماء بھی ہیں جس میں اہل تشیع بھی ہیں ہر فرقے کے موجود ہیں اور ان ۲۲ علماء نے جو کام کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ شاہ صاحب نے جہاں تک ان کے خدشات ہیں جہاں قوم کے لئے مصیبت ہے یہاں پر باہمی عناد اور فساد کا واویلا کیا لیکن علاج کے لئے کمیٹی بنا دیں۔ کمیٹی سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ یہ مسئلہ نہایت ہی سنگین ہے اس پر پورا سال میں نے کام کیا ہے۔ ۲۲ علماء کی ایک کمیٹی بنائی تھی جن میں باقاعدہ ہر فرقے کے جید علماء تھے انہوں نے بیس نکاتی ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے۔ وہ ضابطہ اخلاق اگر آپ سامنے رکھیں تو کسی قسم کا فتنہ اور فساد پیدا

نہیں ہوسکتا۔ فتنہ فساد اس لئے پیدا ہوا کہ حکومت نے یہ واویلا کرکے برا بھلا کہہ کر کسی کو کہا کہ فسادی ہی ہنگامہ آرا ہے۔ لیکن مسئلے کی تحقیق تک پہنچنے کے لئے شیعہ سنی اختلافات کو دور کرنے کے لئے قتل و غارت کو ختم کرنے کے لئے کوئی موثر بات نہیں ہوئی۔ اس وقت سارا زور اپوزیشن کو ڈرانے کے لئے ان پر مقدمات بنانے کے لئے ہے لیکن جہاں پرمسلمانوں کے اندر اتحاد بین المسلمین کے لئے اور فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے میں نے باضابطہ یہ ۷۰ صفحے کی اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی رپورٹ ہے جس میں ۲۲ علما ہرمسلک اور فرقے کے جید علما ہیں جن کے دستخط موجود ہیں انہوں نے تجاویز دیں ہیں ایسی تجاویز ہیں کہ ان پر عمل کرنے کے بعد فتنہ و فساد کیا محبت و اتحاد کی فضا پیدا ہوتی جائے گی۔ اور پھر اس کے لئے میں نے کوشش کی کہ آئندہ کے لئے تاریخ کو صحیح معنوں میں مرتب کرنے کے لئے میں نے موافقات کو جمع کرکے ہر فرقے کے حضرت علی رضی اللہ تعالی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے ارشادات کو سامنے رکھ کر، پھر باہم جو ان کا رحما بینھم اس کو قائم کر کے آج تک کے واقعات کے لئے سب چیزیں موجود کر دی ہیں۔ پچھلے دنوں صاحب صدر کو جب انہوں نے ذکر کیا تھا میں نے اس کمیٹی کی رپورٹ ان کے پاس بھیجی ہے اور کہا ہے کہ ان ۳۲ علماء کو بلاؤ جس میں شیعہ علماء بھی موجود ہیں، سنی علماء موجود ہیں، بریلوی بھی ہیں، دیوبندی بھی ہیں، اہلحدیث علماء بھی موجود ہیں۔ انہی کو بلاؤ جنہوں نے دستخط کئے ہیں۔ اور باقاعدہ ایک ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے اور آئندہ کے لئے خلل کو دور کرنے کے لئے مستقل تجاویز دی ہیں مجھے افسوس ہے کہ میں نے پریس کو بھی دیا پریس کو باقاعدہ بڑی محنت کرکے وہ جو نقل ہے وہ بھی دی، اور ضابطہ اخلاق بھی بھیجا لیکن اس کو شائع نہیں کیا گیا۔ جب تک کہ پوری قوم کے تمام طبقات اتحاد بین المسلمین کے لئے موثر جدوجہد نہیں کریں گے ان خدشات کو خطرات کو اختلافات کو فسادات کو ان کو دور کرنے کے لئے مستقل تجاویز نہیں دیں گے میں سمجھتا ہوں کہ مسئلے کا حل نہیں ہوگا۔ میں وزیر قانون کو بتانا چاہتا ہوں کہ ۵۱ میں ۲۰ علما نے جن میں شیعہ سنی حنفی وہابی دیوبندی ہرمسلک کے علما موجود تھے ۲۲ نکات کا پروگرام مرتب کیا تھا۔ وہ ۲۲ نکات اتنے جامع ہیں اتنے مضبوط ہیں اتنے مستحکم ہیں کہ اسی پر قرارداد مقاصد مرتب ہوئی۔ اور اسی پر آئین پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔ اس لئے وہ ۲۲ نکات شیعہ، سنی، حنفی، وہابی اور دیوبندی، مقلد، غیرمقلد کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لئے آج بھی ایک تاریخ کے طور پر مستند حیثیت رکھتا ہے، انشاء اللہ اس کی ایک کاپی میں آپ کو بھی

پیش کروں گا۔ وزارت مذہبی امور کو آپ ہدایت کریں کہ اس کی ایک ایک کاپی ہر سینیٹر کو پیش کر دی جائے کیونکہ میں نے اپنی ۶۰ سالہ سیاسی جدوجہد کے اندر یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کے اندر میں نے یہ بھی کیا ہے کہ جو اختلافات تھے۔ میں نے سپاہ صحابہ کے علماء کو کہا کہ ہمیں وہ لٹریچر دو، کتابیں دو جن پر آپ کو اعتراضات ہیں۔ جس میں کہ اہلسنت کے خلاف اہل تشیع کی کتابیں موجود ہیں۔ میں حیران رہ گیا چیئرمین صاحب ایسی کتابیں موجود تھیں جن میں کہ کسی کا نام نہیں ہے اور گالیاں دی گئی ہیں۔ ایسی کتابیں بھی موجود تھیں جس میں کسی مصنف کا نام نہیں ہے اور گالیاں دی گئی ہیں۔ وہ لٹریچر خود وزارت مذہبی امور کے پاس موجود ہے۔ اس کے لئے میں نے ایک National Historical Research Board ۱۲ پی ایچ ڈی ہسٹری کے ماہرین، جتنے ڈاکٹرز ہیں، Heads of Historical Department ہیں، ان کا بورڈ میں نے مقرر کیا۔ ان کی ذمہ داری میں نے قرار دی ہے بورڈ کے ممبران کی کہ تم نبی پاک کی سیرت طیبہ پر ریسرچ کرو گے، اختلافات کو دور کرو گے، موافقات کو لاؤ گے، خلاف راشدہ پر ریسرچ کرو گے، خلافت بنو امیہ پر ریسرچ کرو گے، خلافت بنو امیہ پر ریسرچ کرو گے، خلافت فاطمہ پر ریسرچ کرو گے، خلافت بنو عباس پر کرو گے، یہ میں نے ان کی ذمہ داری لگا دی۔ اس لئے وقت کی قلت کے پیش نظر میں تفصیلات میں نہیں جا سکتا لیکن یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان علماء نے اپنے اختلافات کے باوجود گورنمنٹ ہاؤس لاہور کے اندر یعنی باقاعدہ ۵۰ علماء نے جن کے نام میرے پاس موجود ہیں، جن میں جید علماء سپاہ صحابہ کے بھی ہیں، اہل سنت کے بھی ہیں، اہل شیعہ کے بھی ہیں، اہل حدیث کے بھی ہیں، دیوبند کے بھی ہیں، اہل بریلوی کے بھی ہیں کہ اگر کوئی مقرر اپنی تقریر اور تحریر کے اندر ایسی بات کہے کہ جس سے توہین صحابہ، توہین اہل بیت، توہین اُمہات المومنین کا اشارۃً، کنایۃً، شائبہ تک نکلتا ہوں باقاعدہ حکومت کی جانب سے امر کا اہتمام ہونا چاہیئے کہ جو مقرر تقریر کر رہا ہے کہ اس کی تقریر کی باقاعدہ ریکارڈنگ ہو اور بجائے اس کے کہ اس کو چھوڑ دیا جائے فوراً پکڑ کے اس شخص کو سزا دی جائے اور یہ کتابیں جو آئی ہیں، یہ جو باقاعدہ ان میں جو فسادات اور گالیاں دی گئی ہیں ان کو ضبط کیا جائے بلکہ لکھنے والوں کو بھی جہنم واصل کیا جائے۔ اس لئے میں اس پریشانی کے اندر، مصیبت کے اندر جو کمیٹیاں بنا رہے ہو وائے سوگ واویلا ہائے مجھے یہ کہہ دیا، مجھے یہ کہہ دیا۔ یہ رونا پیٹنا جو ہے اس کا علاج نہیں ہے۔ اس کے لئے مستقل طور پر باقاعدہ جو تجاویز میں نے دی ہیں، ان کو باقاعدہ شائع کیا جائے۔ علماء نے خود مجھے

اور نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب نے بتایا کہ مجھے کراروی صاحب نے بتایا کہ آپ کمیٹی کیا مقرر کر رہے ہو، وہاں وزارت مذہبی امور میں، میں بھی اس کا رکن تھا، کراروی صاحب نے یہ کہا کہ مولانا نیازی نے رپورٹ مرتب کی ہے اس میں شیعہ سنی جھگڑا بالکل ختم ہو جاتا ہے اور اتفاق و اتحاد کی فضاء پیدا ہوتی ہے۔ میں نے خود اپنی ۶۰ سالہ سیاسی زندگی میں شیعہ علماء کے ساتھ، سنی علما کے ساتھ بلکہ تمام علماء کے ساتھ جدوجہد کی ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر حکومت culprits کو جو فسادی ہیں، فتنہ پرداز ہیں، تحریر و تقریر سے خلل ڈالناچاہتے ہیں، اگر ان کا محاسبہ کریں، ان پر قدغن لگائیں ایسی کتابوں کو ضبط کریں، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ فتنہ ختم ہوسکتا ہے۔

میں آپ کے سامنے قلت وقت کے پیش نظر یہ عرض کروں گا کہ یہاں تک لکھا گیا ہے کہ آئندہ ہر جمعہ پر علماء جو تقریر کریں یا باقاعدہ اہل تشیع ذاکرین تقریر کریں اس میں بجائے اس کے کہ کسی پر اعتراض ہو، طعن و تشنیع ہو، غلط بات ہو، اس میں آپ باقاعدہ ایک دوسرے پر اعتماد کی، محبت کی فضاء پیدا کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ (علیکم والسنت و سنت الخلفاء و راشدالمھدبین) " تم پر میری سنت کی پابندی فرض ہے اور خلفائے راشدین کے ہادی اور حمایت کی " ۔ حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تلکت فیکم ثقلین " میں تم پر دو بھاری چیزیں چھوڑ گیا ہوں۔ ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت اور اہل بیت ہے" ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام ریکارڈ، یہ سارا میرے سامنے ہے، وہ میں نے اپنی ۲۷۰ صفحات کی کتاب میں تمام ریکارڈ جمع کیا ۔ اس لیے میں خود بھی اس کا محرک تھا۔ میں نے تجویز یہ پیش کی تھی جناب چیئرمین صاحب کہ بجائے اس کے کہ اس کے فرقے پر پابندی لگا دو۔ میں نے کہا یہ اینگلومحمڈن جو فرقے بیٹھے ہیں، اینگلو محمڈن ملے نہیں بیٹھے، ان پہ بھی لگاؤ۔ یہ پندرہ سو سیاسی جماعتیں جو ایک دوسرے کو غدار کہتی ہیں ان پر بھی پابندی لگاؤ۔ پابندی لگانے کی بجائے میں چاہتا ہوں کہ ہمارا پریس، ہماری حکومت، ہمارے علماء، ہمارے مجتہدین، ہمارے ذاکرین جو میں نے بیس نکاتی ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے، جو میں نے تیرہ ارکان کا بورڈ مقرر کیا ہے اگر اس کے مطابق باقاعدہ یعنی کام شروع ہو جائے۔ اور حکومت کہتی ہے کہ علماء کو جمع کرو، علماء کو جمع کرو، یہ فتنہ ہے فساد ہے۔ یہ آسان بات ہے ۔ بجائے اس کے کہ ایسے کرو تمہارا فرض منصبی ہے جو ہمیں اتحاد کے لیے، باہمی اعتماد کے لیے، وہ ریکارڈ کی بات ہے، وہ جو بائیس نکات ہیں جناب چیئرمین اتنے جامع اورمانع ہیں کہ آج بھی ان کو سامنے رکھ کر قانون سازی جو ہے

کتاب و سنت کے مطابق باقاعدہ اس کے لیے راستہ کھل جاتا ہے۔ شیعہ علماء حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کی محبت ' اپنا ایمان سمجھتے ہیں' ہم سمجھتے ہیں کہ سب کو مانیں اور ایک علی کو نہ مانیں ہم مسلمان نہیں رہ سکتے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تمام انبیاء کو مانیں تو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانیں تو ہم مسلمان نہیں رہ سکتے ' یہ ہمارا جو اجتماعی باہمی تعاون کا' اتحاد کا یہ پروگرام ہے ' یہ باقاعدہ میں نے لکھ کر دیا ہے میں اس پر باقاعدہ پرامید ہوں کہ اگر حکومت نے جیسے صدر کو بھیجا' وزیراعظم کو بھیجا' تین کمیٹیاں بنائی تھیں۔ اتحاد بین المسلمین کمیٹی' نفاذ شریعت کمیٹی' فلاحی مملکت کمیٹی۔ یہ کمیٹی میرے سامنے اتحاد بین المسلمین کمیٹی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں علماء کا نام پڑھ لوں۔ جو علماء اس کے اندر موجود ہیں ہر فرقے کے علماء موجود ہیں اور سب نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ کوئی اختلاف نہیں کیا۔ بحیثیت وزیر کے میں اس کا باقاعدہ نگران تھا۔ مولانا سمیع الحق صاحب ہیں۔ مولانا سید محمد عبدالقادر آزاد ہیں' مولانا عبدالتواب ہیں' مولانا عبدالرؤف ملک ہیں' اپنے اپنے فرقے کے حکام ہیں۔ مولانا محمد عبدالمالک یہ جماعت اسلامی کے ہیں' مولانا علامہ علی غضنفر کراروی ہیں' مولانا قاری عبدالحمید ہیں' علامہ ریاض حسین ہیں' پروفیسر ساجد میر صاحب ہیں' مولانا ضیاء القاسمی صاحب ہیں جو سپاہ صحابہ کے ہیں' مولانا صاحبزادہ حاجی فضل کریم ہیں' مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی ہیں جو سپاہ صحابہ کے ہیں' مولانا محمد شریف رضوی ہیں' حافظ محمد تقی ہیں' مولانا شاہ تراب الحق ہیں' علامہ مرزا یوسف حسین ہیں' مولانا محمد ادریس ہیں' مولانا سید کریم الامیر قادری ہیں اور یہ علماء جو ہیں ہر فرقے کے موجود ہیں۔

(اس موقع پر ظہر کی اذان شروع ہو گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین۔جی مولانا صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ شاہ صاحب کی ساری فریاد تھی۔ جس انداز میں بیان کر رہے تھے ' کبھی ٹھیکدار کہتے ہیں' کبھی غیر ٹھیکدار کہتے ہیں ۔ میں ایک محبت کا پیغام لایا ہوں ۔ میں امید کی کرن پیش کر رہا ہوں ۔ جنا ب چیئر مین صاحب جو میں نے ڈرگز اینڈ ریسرچ بورڈ کے 13 پی ایچ ڈی ڈاکٹرز کا ذکر کیا ہے ۔ ان کے ذمے لگائی ہے ۔ علماء کہتے ہیں کہ جو پاس کیا ہے ان کو نافذ کرو ۔ اور ساری صورت حال یہ ہے کہ حکومت بجائے اس کے ' مذہبی جماعتوں پر پابندی لگا دو ۔ تم پر

پابندی کیوں نہ لگے ۔ تم اپنے سوا ہر ایک پر پابندی لگاتے ہو ۔ اس کے لئے پابندی لگانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اتحاد ' اعتماد 'مواقفت ' ایثار ' قربانی کا جذبہ پیدا ہو گا ۔ اس لئے میں درخواست کروں گا کہ آپ کل بھی جاری رکھنے کی اجازت دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ نماز کا وقت ہے اور میں سمجھتا ہو ں کہ اس وقت مقرر بہت زیادہ ہیں تو بہتر یہ ہو گا کہ یہ ہاوس ----عرض یہ ہے ----

سید اقبال حیدر۔ ہم نے کل بھی بات کرنے کے لئے کہا کہ کل شام کو اجلاس رکھیں ۔ آج بھی ہم کہہ رہے ہیں کہ اجلاس رکھیں ۔ آپ رائے لے لیں کہ اتنے اہم مسئلے پر حزب اختلاف کیوں بھاگ رہی ہے ؟

راجہ محمد ظفر الحق ۔ آج جو فیصلہ ہوا ہے کل بھی اسی پر بحث ہو گی۔

سید اقبال حیدر ۔ آج شام اس کے اوپر بحث ہو گی ۔ اس طرح سے یک طرفہ فیصلہ نہیں چلے گا ۔ میں قبول نہیں کروں گا ۔ نہیں آپ جناب رائے لے لیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئر مین میری ایک گزارش ہے ۔ جناب والا ! بات یہ ہے کہ ہاوس کی جو ریگولیشن ہے ' حکومت کا کام ہے کہ وہ آپ کو گزارش کرے اور جو ہم کہتے ہیں کہ آج شام کو اجلاس ہو تاکہ یہ بحث جاری و ساری رہے ۔ آپ مہربانی کریں رولز کے مطابق اور ان سب کے باوجود ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس کو جاری رکھیں ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ یقیناً ایک نہایت ہی اہم مسئلہ اس وقت زیر بحث ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلے پر اگر ہم چشم پوشی کرتے ہیں یا اس میں تھوڑی سی کمی بیشی کرتے ہیں یا اس کو موخرکرتے ہیں تو میں سمجھوں گا کہ ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ نماز کا وقفہ ہے تو میں سمجھتا ہوں اور میری ایماندارانہ رائے یہ ہے کہ ہم شام چار بجے پھر ملیں گے ۔

(The House adjourned to meet again at 4,o,clock today)

[The House re-assembled after interval with Mr Deputy Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair]

(اجلاس کی کارروائی وقفے کے بعد شروع ہوئی ۔ جناب ڈپٹی چیئرمین میر عبدالجبار نے صدارت فرمائی)

جناب ڈپٹی چیئرمین۔حافظ حسین احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے تو میں یہی گزارش کروں گا کہ ہمارے اپوزیشن کے جو ساتھی ہیں وہ تشریف نہیں لا سکے اور اس سے پہلے صبح کے اجلاس کے اختتام پہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی نامناسب تھا کہ آپ کی رولنگ کے بعد اپوزیشن کے ہمارے قائد اور ان کے ساتھیوں نے احتجاج کیا اور واک آؤٹ کیا ' یہ بھی انتہائی نامناسب تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر افہام وتفہیم کی فضا جو موجود ہے اور اللہ کرے اس کو کسی کی نظر بد نہ لگے ۔ لیکن چند دنوں سے نظر بد کے کچھ آثار نظر آ رہے ہیں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ صورت ایسی ہے کہ وزیر قانون اور وزیر داخلہ صاحب یا تو ان سے بات چیت کریں تاکہ انہیں بھی ہم راضی کر سکیں تاکہ اس ایوان کی کارروائی میں حصہ لیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری ضد بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ نہ آئیں ۔ اتنا ضروری بزنس بھی نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان سے رابطہ قائم کیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔ لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ راجہ ظفر الحق صاحب نے جو پوائنٹ raise کیا اور واک آؤٹ کیا آپ کی رولنگ کے بعد تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی نامناسب تھا۔ اور انہیں یہ نہیں کرنا چاہئے تھا۔

Major General (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, Hafiz Sahib has been most gracious in his remarks, we all welcome them. The fact is that I did speak to the Leader of the Opposition at length and I suggested to him that they should come to the House because it was decided by the Chair that we would hold the Session. He kept saying that they had certain other commitments because they were not aware and so on and so forth. Then I pointed out to him that not more than four to five people would be involved in those discussions. The rest of the members are quite free. So, despite that he said , "no" we have taken a decision and things have happened and so on and so forth. So, I don't think they would be willing under any circumstances. With due respect to Hafiz

Sahib, I would say that the Bill you have to bring today, they are important in a manner because they deal with law and order. Number 2, the other fact is that they are to lapse on 30th. The next Session will be on Sunday which is the 31st so they would lapse and then they would take considerable time before they can be presented before the House but I did talk to as Hafiz Sahib suggested, I did talk to the Leader of the Opposition. I requested him that those people who are involved, they can proceed with their programme but the others could come to the House and thus abide by the ruling of the Chair.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں اس معزز ایوان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ کو علم ہے کہ آج جب آرڈر آف دی ڈے پر ہم چلے تو چند ساتھیوں نے یہ فرمایا کہ نہایت اہم motions جو کہ گیارہ نمبر اور بارہ نمبر پہ تھے ' ان کو لیا جائے اور قانون سازی کا کام موخر کیا جائے۔ چنانچہ اس پر کافی لے دے کے بعد میں نے یہ محسوس کیا اور division کرائی یا sense لیا تو ظاہر یہ ہوا کہ یقیناً اس اہم مسئلے پہ بحث کرائی جائے ۔ چنانچہ میں نے بحث کے لئے رولنگ دی ۔ اس لئے کہ بہت اہم مسئلہ تھا۔ میں ہنوز اس مسئلے کو تمام مسائل سے اہم سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں سارا ہاؤس سمجھتا ہے اور ہاؤس کی sense بھی یہی تھی۔ آخر میں جب اذان ہوئی اور ہاؤس adjourn ہونا تھا تو اس اہم مسئلے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے میرے ضمیر نے مجھے کہا کہ مسئلہ نہایت اہم ہے اور اس کو جاری رہنا چاہئے ۔ اس لئے میں نے اپنے بالکل clear conscious سے رولنگ دی کہ اس مسئلے کو ہم شام کی نشست میں زیر غور لائیں ۔ میں صرف آپ پر یہ واضح کرنا چاہتا تھا ۔ کورم کی بات تو میرے خیال میں کوئی نہیں ہے ۔

Barrister Kamal Azfar: Point of order. Sir, I want to make a submission that as far as the arrangement of the business is concerned, it is really the prerogative of the Law Minister and Leader of the House. There are many rules to this effect, Rule 23 and other Rules. Now since there is going to be a debate on this important issue in the absence of the Opposition, we will not

be able to come up with any solution because the task before us is to identify the causes and come up with solution. Sir, I suggest that we can take up the legislative business which is there now and then debate can continue on other topics later.

Mr. Deputy Chairman: Again, my conscious says that this House should continue in the evening with this debate because I think that this debate is essential and it should continue

تو میرے خیال میں میرے لئے یہی بہتر تھا۔

Barrister Kamal Azfar: Sir, my further submission would be that in that case tomorrow the legislative business should be taken first because they have not come, that is their own choice.

Mr. Deputy Chairman: That would be because it would come in the Order of the Day. Yes,

گچکی صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا آپ کا نقطہ نظر صحیح ہے کہ اس purpose کے لئے ہاؤس کو بلایا گیاہے اور خاص طور پر اس debate کے لئے اور پھر کل legislation بھی ہو گی۔ تو مناسب یہی ہے کہ اس debate کو ہی کرائیں۔ اپوزیشن بھی نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ اپوزیشن کی amendments بھی ہوں گی ۔ تو ان کی غیر موجودگی میں یہ مناسب نہیں ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب کمال اظفر سے میں نے یہی گزارش کی کہ اس کو ہونا چاہئے ۔ تو اب میں سید جواد صاحب سے گزاش کرتا ہوں کہ وہ اپنی تقریر جاری رکھیں۔حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔میں نے کہا کہ سید جواد صاحب ہوں یا جو mover ہے اس وقت وہ بولے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ یہ mover ہیں جی۔

حافظ حسین احمد۔ لیکن اگر اپوزیشن کے ساتھی یہاں پر نہیں ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو اس کی افادیت ہے، ہم فرقہ واریت کا خاتمہ کرتے ہیں، اب ایک اور فرقہ بنے گا۔ تو میں کہتا ہوں کہ اگر اس مسئلے پر آپ ذرا غور کریں اور ویسے بھی عصر کی نماز کا وقت ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی آدمی بھیجیں، کچھ ساتھی شاید آ بھی گئے تھے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ کوشش کریں اگر ہیں یہاں پر، میں اقبال حیدر صاحب اور جنرل بابر صاحب اور اعتزاز احسن صاحب سے دوبارہ گزارش کروں گا کہ اگر کوئی ساتھی یہاں پر ہیں

If you could kindly bring them to the House, I shall be highly obliged and I fully agree with the suggestions of Hafiz Sahib to bring harmony in the House. I think it will be better, General Sahib if you could kindly mend it.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی جواد صاحب

سید محمد جواد ہادی۔ میں حافظ صاحب کی تجویز کی تائید کرتا ہوں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس پر ہم نہیں چاہتے کہ House تقسیم ہو جائے۔ لہذا کسی صورت میں اپوزیشن کو راضی کیا جائے انہیں لایا جائے اس کے بعد بحث شروع کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ درست ہے آتے ہیں تو ٹھیک ہے پھر اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ کریں گے۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین سینٹ لاونج اور سینٹ میں اور کسی جگہ ٹیلیفون پر میں رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں آپ تقاریر تو شروع کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تقاریر تو نہیں ہوں گی وہ تو سید جواد صاحب نے ارشاد فرما دیا ہے کہ جب تک ساتھی نہیں ہوں گے۔

سید اقبال حیدر۔ ابھی نماز کو بھی آدھا گھنٹہ ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہماری طرف سے تقاریر ہوں وہ آئیں گے وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے ہم جیسے چھوٹے چھوٹے آدمیوں سے آپ تقریریں کرا لیں۔

سید محمد جواد ہادی۔خالی بنچوں پر کیسے تقاریر سنائیں گے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ بعد میں کر لیں مجھے اجازت دے دیں تو جب سارے آ جائیں تو آپ کر لیں ۔ آپ تو بڑے مستند عالم دین ہیں

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شیخ صاحب آپ ذرا اس مسئلے پر اپنی عالمانہ رائے کا اظہار فرمائیں تا کہ مجھے تھوڑی سے تقویت مل جائے گی ۔

شیخ رفیق احمد۔ دو صورتیں ہوسکتی ہیں عصر کی نماز تو پہلے نہیں پڑھائی جا سکتی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کے اپنے خیالات اس بارے میں کیا ہیں کیونکہ House ہم سب کا House ہے سب اس میں بیٹھتے ہیں ۔

شیخ رفیق احمد۔ میرا خیال ہے عصر کی نماز کےبعد رکھ لیں ۔ ایک آدھ تقریر ہو گی کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں mover کوبولنا ہوتا ہے ۔

شیخ رفیق احمد۔ منظور گچکی صاحب mover ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ چوہدری شفقت صاحب کچھ بولنا چاہتے تھے ۔

جناب شفقت محمود۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اگر کوئی اور بولنے کے لئے تیار نہیں ہے تو میں حاضر ہوں میرا نام اس میں ہے میں بولنے کے لئے تیار ہوں ۔ دوسرا میں اس مسئلے پر صرف اتنا عرض کرناچاہتا تھا کہ ہم سب چاہتے ہیں کہ House جو ہے وہ بڑے اچھے طریقے سے چلے اس میں سب کی participation ہو ۔ لیکن میں اتنی ضرور گزارش کروں گا کہ جب آپ نے اس Honourble Chair نے ایک فیصلہ دے دیا تھا اس کےبعد اگر کوئی مسئلہ تھا تو وہ باہر چیمبر میں بھی discuss ہو سکتا تھا ۔ openly ذرا اچھا نہیں لگا کہ وہ ایک جو سلسلہ چل رہا تھا وہ کوئی اتنااچھا نہیں لگا ۔ یہ صرف گزارش ہے ویسے تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ آئیں او رہم سب مل کر اس کو کریں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! میری اس سلسلے میں یہ التجا ہے یہ مناسب ہو

گا اگر تھوڑی دیر کے لئے House adjourn ہوتا ہےمیں سمجھتا ہوں کوئی اس اہم مسئلے پر اگر ہم سب لوگ کوشش کریں اور اپوزیشن کو لائیں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا ۔ ویسے بھی یہ جو مسئلہ ہے وہ بہت اہم قومی مسئلہ ہے۔ اس کے لئے رائے دونوں طرف سے آئیں تاکہ مل جل کر یہ ایک قومی مسئلہ ہے مشکلات بھی سارے ملک کے عوام کو ہیں ۔ اور آئے دن واقعات ہو رہے ہیں اور وہ سب کے لئے تشویش کا باعث بن رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آدھا گھنٹہ یا پندرہ بیس منٹ میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگر اس معزز ایوان کوئی الحال برخاست کر دیں تو اس سے اپوزیشن کو بھی احسا س ہو گا کہ ہم نے ان کے لئے سارے ایوان نے ان کو اہمیت دی ہے وہ مہربانی کریں اپنا جو درست رویہ ہے اس میں تبدیلی لائیں اور مہربانی کریں اور ایوان کی جو پہلے سے harmonyہے اس کو برقرار رکھیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی اور شیخ رفیق صاحب کی بات کو سامنے لاتے ہوئے میں بھی یہ گزارش کرناچاہوں گا کہ اگر ہم نماز عصر کے بعد بیٹھ جائیں تو بہتر رہے گا ۔ تو House is adjourn upto prayers۔

(وقفہ نماز عصر کے بعد دوبارہ اجلاس زیر صدارت جناب ڈپٹی چیئرمین شروع ہوا)

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ جی جناب عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب میری گزارش پورے ایوان سے بالخصوص treasury benches سے اپنے ساتھیوں سے ہے کہ جس مسئلے کے لئے ہم بحث کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں یہ مسئلہ سارے ملک کے عوام کے لئے باعث تشویش ہے اور اس طرح کے قومی اہمیت کے اہم مسئلوں پر ایوان میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف اگر دونو ں کی آرا، عوام تک جائیں اور عوام کے لئے اس کا حل بھی یہاں اس معزز ایوان کےسامنے رکھا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ موزوں ہو گا اور اس طرح کا gesture اگر treasury benches کی طرف سے ہو گا تو ہم امید رکھیں گے کہ حزب اختلاف کو بھی اسی spirit میں treasury benches کے ساتھ خاص طور میں قانون سازی میں تعاون کرنا چاہئے ۔ اس لئے کہ قانون سازی بھی اس ملک کی ضرورت ہے اور ایک ممبر کی حیثیت سے ہماری سب سے بڑی ذمےداری قانون سازی ہے ۔ قانون سازی بھی ہم اس ملک کے عوام کے لئے کرتے

ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ حزب اقتدار اس gesture کا مظاہرہ کرے اور ان کو یہ احترام دے اس معزز ایوان میں یہ جو اہم قومی مسئلے پر بحث ہے۔ ہم لوگ جو مختلف تجاویز پیش کریں گے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی اس کا احساس ہوگا یعنی حزب اختلاف کو بھی کہ بھئی جب یہ سارے دوست مل کر ایوان کو چلانا چاہتے ہیں اور ہماری وجہ سے انہوں نے اس اہم بحث کو، اس کے باوجود کہ ایوان میں سب لوگ موجود تھے، postpone کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں یہ امید رکھنی چاہیے کہ حزب اختلاف سے بھی ہمیں اس کا مثبت جواب ملے گا اور legislation کا جہاں تک تعلق ہے وہ بھی وزیر قانون کی بات اہم ہے کہ اس کو بھی جلد ہونا چاہئیے اور یہ اپنی جگہ پر حقیقت ہے ۔ ہم سب کا بنیادی فرض بنتا ہے کہ قانون سازی میں تعاون کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس طرح کاماحول بنا سکیں تو زیادہ بہتر ہے ۔ شروع سے سینٹ کی اچھی روایات بھی ہیں اور اگر ان روایات کو ہم قائم رکھیں تو اس سے یہ ہو گا کہ ہماری الجھنیں کم ہو ں گی ورنہ اس معزز ایوان میں آپس میں تعاون کا سلسلہ کم ہو جائے گا تو زیادہ وقت الجھنوں میں اور بحث میں گزرے گا۔ ہر پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی نہ کوئی مسئلہ، کوئی نہ کوئی نئی مشکل۔ یہ ہمارے سب کے لئے ہے کہ ایوان کو smooth طریقے سے چلنا چاہیے ۔ ایک خوشگوار ماحول میں ایوان کی کارروائی ہونی چاہیے ۔ میں سمجھتا ہو ں کہ اس سے ہمیں دقت ہو گی ۔ اگر یہاں سے ایک اچھے رویے کا اظہار کیا جائے تو میں سمجھتا ہو ں کہ اس کے مثبت نتائج نکلیں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ سید اقبال حیدر صاحب ۔ آپ اس پر کچھ اس پر فرمائیں گے ۔

سید اقبال حیدر۔ میں بلوچستان کے معزز رکن کے جذبات کا احترام کرتا ہوں ۔ وہ ایک جہاندیدہ سیاسی رہنما ہیں اور ہماری جد و جہد کے ساتھی رہے ہیں ۔ان کی باتوں میں بڑا وزن ہے ۔ ایوان کو انتہائی خوش اسلوبی اور حزب اختلاف کو ساتھ ملا کر چلانے میں قطعاً کوئی دو رائے نہیں ہیں اور بڑے اچھے انداز سے ہم اس میں کامیاب بھی رہے ہیں ۔اسی بنا ء پر، انہی جذبات اور مقاصد کو پورا کرنے کے لئے آج صبح میں نے حزب اختلاف کے معزز راہنما کے سامنے Orders of the Day پیش کیا ۔ تین دن سے مجھے حزب اختلا ف کے معزز راہنما کی عدم موجودگی بھی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ ان سے کوئی بات چیت نہیں ہو رہی تھی۔ آج صبح جب

میں نے حزب اختلاف کے راہنما سے ملاقات کی تو میں نے ان سے Orders of the Day پر بات کی ۔ انہوں نے کہا کہ Item No.3 جو کہ Nationalisation of Bank کا آئیٹم ہے ' اس میں چوہدری انور بھنڈر صاحب کی ترامیم بڑی اہمیت کی حامل ہیں ' اس لئے اس کو نہ لیا جائے۔ میں نے خیرسگالی کے جذبہ کے طور پر اور افہام وتفہیم کے جذبہ کے طور پر ان کی اس رائے پر رضا مندی کا اظہار کیا ۔ میں نے ان سے کہا کہ چلیں' Item No.3 کو نہیں لیتے ہیں ' Item No. 5 یا No.7 لے لیتے ہیں ۔ انہوں نے اس کے اوپر کوئی واضح جواب دینے سے اجتناب کیا ۔ اس کے بعد privilege motions اور adjournment motions کے موقع پر جو کچھ بھی ہوا ' وہ آپ کے سامنے ہے ۔

جناب والا! میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے معزز رکن سے درخواست کرتاہوں کہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ آج اور کل ' یہ دو دن ایسے ہیں جن میں یہ چار بل پاس کروانے بہت ضروری ہیں ۔ اس ضرورت کے باوجود جب حزب اختلاف کی جانب سے یہ رائے آئی کہ فرقہ واریت کی لعنت کی بھرپور طریقے سے یہ ایوان مذمت کرے تو میں نے کہا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے ۔ یہ بات بھی ہم ماننے کو تیار ہیں کہ اس پر پہلے بحث کر لی جائے اور اس کے بعد legislation کر لیتے ہیں تو اس پر جب آپ کے سامنے بحث شروع ہوئی تو آپ نے نتیجہ دیکھ لیا ۔ ایک جانب تو فرقہ واریت کی لعنت پر بحث کرنا بہت اہم ہے لیکن دوسری جانب یہ کہنا کہ ہاوس کو ڈیڑھ بجے ختم کردیا جائے ۔یہ درست نہیں ہے ۔

جناب والا! اس ہاؤس کی کئی بار دو دو sittings ہوئی ہیں ۔ اس ہاوس کوگیارہ گیارہ بجے ' بارہ بارہ بجے تک چلایا گیا ہے اور ابھی پرسوں کی بات ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو گیارہ بجے تک چلایا تھا۔ آپ موجود تھے ۔ کل اجلاس کو تین بجے تک چلایا ۔یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ محنت کرنا تو ہم سب لوگوں کا فرض ہے ۔ اس کے باوجود حزب اختلاف نے جو rigidity کا مظاہرہ کیا ہے ' وہ میرے لئے بڑا تکلیف دہ ہے ۔ یہ میری دیرینہ خواہش ہے کہ اس ایوان کو خوش اسلوبی اور افہام وتفہیم سے چلایا جائے کیونکہ جب تک ہم آپس میں افہام وتفہیم کا مظاہرہ نہیں کریں گے ' اس وقت تک مسلمانوں کے فرقوں کو راضی نہیں کر سکیں گے ۔ ہم ان کو کیسے کہہ سکیں گے کہ وہ آپس میں افہام وتفہیم کا رویہ اختیار کریں۔ جناب والا! میرا تو مشن یہی ہے کہ جو مسلمانوں کا خون بے جا بہہ رہا ہے ' اس کو رکوایا جائے۔اس کے لئے

ضروری ہے کہ یہاں پر بھی افہام وتفہیم ہو ۔ان سب باتوں کے باوجود آپ جناب چیئرمین محسوس کریں گے کہ تالی دو ہاتھوں سے بجتی ہے ' ایک ہاتھ سے نہیں بجتی ہے ۔ میں نے ان کی ہر بات مانی ہے ۔ میں نے حزب اختلاف کی ہر رائے کا احترام کیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ آج legislation کی بجائے پہلے اس مسئلہ پر بحث کی جائے ' تو میں نے کہا کہ پہلے بحث کر لیں ۔ جب "بحث" کی بات طے ہونے کے بعد انہوں نے کہا کہ ہاؤس کو کل تک کے لئے adjourn کیا جائے تو یہ بات مجھے بری لگی ' اس لئے کہ فرقہ واریت پر واقعی بحث ہونی چاہیئے اور فوراً ہونی چاہئیے ۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب والا! میری گزارش ہے کہ بے شک اس بحث کو conclude نہ کیا جائے۔ یہ تجویز میرے معزز رکن نے بہت اچھی دی ہے کہ حزب اختلاف کی رائے بھی قوم کے سامنے جانی چاہیئے ۔ اس لئے میں عرض کرتاہوں کہ اس پر آج کچھ تقاریر ہو جائیں اور اس کے بعد اگلے ہفتے پھر اس پر بحث ہو جائے ۔ معزز اراکین بھی کہتے ہیں کہ legislative business کرنا بھی اس ہاؤس کا ایک فریضہ ہے اس لئے کل کے دن legislation کی جائے ۔ اگلے اتوار سے لے کر جمعرات تک' چار تاریخ تک' ہمارے پاس پورا ہفتہ ہے ' اس عرصہ میں ہم ہرمسئلہ کے اوپر سیر حاصل بحث کر سکتے ہیں ۔

جناب والا! میں خود ایک محنتی آدمی ہوں۔ دن رات کام کرتاہوں ۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ میں نہ تو دوپہر کو نیند کرتا ہوں اور نہ رات کو پوری نیند کرتا ہمارے ہاں تو کام ہی کام ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں قوم کی خدمت کے لیے عوام کا درد اگر محسوس کرتے ہو تو محنت کرنا پڑے گی۔ اور اس میں رات کو بھی بیٹھیں گے۔ دن کو بھی بیٹھیں گے ۔ کام کریں گے اور عوامی مسائل پر عوام کو اس عصبیت اور تعصبات اور یہ جو آگ لگی ہوئی ہے فرقہ واریت کی اس کو بجھانے کے لیے کوئی اچھی مثبت تجاویز دے سکیں گے ۔ اس لیے میں کہتا ہوں جتنا عرصہ ہم چلا سکیں تقاریر ہوں اور debate کو conclude نہ کریں ۔ Debate should be concluded next week, tomorrow should be legislative day.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ جناب گچکی صاحب آپ کچھ فرمانا چاہ رہے تھے ۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین جو ذمہ داری آپ نے لگائی تھی ہم نے جا کر محترم راجہ ظفر الحق صاحب سے رابطے کی کوشش کی وہ گھر پر موجود نہیں تھے ۔ مسلم لیگ ہاؤس میں بھی پتہ کیا وہ وہاں بھی نہیں تھے ۔ البتہ محترم اجمل خٹک صاحب سے رابطہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں کچھ فیصلہ کر سکوں۔ تو انہوں نے وعدہ کیا کہ میں ان کو ڈھونڈتا رہوں گا اور ابھی ان کی اطلاع ملی ہے کہ وہ ہم سے نہیں مل سکے ۔ انہوں نے بھی یہ درخواست کی ہے کہ اب چونکہ ہمارے لیے مشکل ہے کہ ہم ساتھیوں کو جمع کر سکیں اور انفرادی طور پر فیصلہ نہیں کریں ۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ adjourn کر دیں گے تو اچھی بات ہوگی ۔ باقی جہاں تک ہاؤس کا Sense ہے ۔ اس کے مطابق ہم تو بیٹھے ہیں اور ڈٹے ہوئے ہیں

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میں راشدی صاحب آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ آپ کی اس مسئلے میں کیا رائے ہے ۔ راشدی صاحب

جناب حسین شاہ راشدی۔ ابھی ہم اکٹھے ہوئے ہیں اور اسی مقصد سے جس پر آج صبح سے بحث شروع ہوئی ہے ۔ اس اہم مسئلے کو آگے بڑھایا جائے ۔ لہذا میری گزارش یہ ہے کہ جو ہمارے معزز ممبران بولنا چاہیں وہ بے شک بولیں اور اس کے بعد ہم اس کو ملتوی کریں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ راشدی صاحب جس طرح ڈاکٹر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے اور حافظ صاحب نے ارشاد فرمایا اقبال حیدر صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہم افہام وتفہیم کی فضا کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ دونوں side آپس میں مل کر اس کو چلائیں اورسنیں اور قوم تک پہنچائیں تو میں سمجھتا ہوں آپ کا یہ جو gesture ہے ' بہت اچھا ہے۔ اس پر عمل کیا جائے تو بہتر رہے گا ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ کل قانون سازی یقیناً ہوگی اور اس کے بعد دیکھا جائے گا۔ ۔میں ذرا بات ختم کر لوں تو آپ بے شک ارشاد کیجئے گا ۔ میری ذاتی گزارش ہے میں بھی آپ کا ساتھی ہوں ۔ میں آپ میں سے ہوں ایسی بات نہیں ہے ۔ جناب شفقت صاحب

جناب شفقت محمود ۔ جناب چیئرمین صاحب! جیسا کہ اقبال حیدر صاحب نے کہا اس بات کی تو بالکل قدر کرتے ہیں لیکن صرف ایک گزارش ضرور کرنا چاہوں گا کہ عملی طور پر ہم یہ کر لیتے ہیں جو ڈاکٹر حنی صاحب نے فرمایا ہے اور مجھے لگ رہا ہے آپ کی رائے بھی تقریباً ان

جیسی ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عملی طور پر آپ نے جو صحیح فیصلہ کیا تھا۔ اس کی نفی ہو گی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔یہ تو اس لیے ہے کہ جب آپ حضرات نے بات کی ہے ۔ میں اس کو آگے لے کر چل رہا ہوں ۔ میں نے تو اس لیے adjourn کیا تھا اور ہاؤس کو بلایا ہے کہ شام کو کیا جائے ۔

جناب شفقت محمود۔سر بات یہ ہے میں اس چیز کی ضرور گزارش کروں گا کہ اس کو مد نظر رکھا جائے کہ اگر قائد حزب اختلاف یا حزب اختلاف یہ چاہے کہ ہم اجلاس نہیں ہونے دیں گے اور Chair ایک فیصلہ دے دے۔ اور اس کے خلاف وہ احتجاجاً واک آؤٹ کر دیں اور اس کے بعد ہم بھی اس کی تائید میں اور افہام وتفہیم کی فضا کو قائم رکھنے کے لیے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہاؤس جو ہے وہ hostage ہو گیا جو قائد حزب اختلاف کی رائے ہے تو اس لیے میری یہ گزارش ہوگی کہ ہمیں ایک اصولی نقطہ جو ہے اس پر ضرور adjust کرنا چاہیئے اور وہ اصولی نقطہ یہ ہے اس سیشن کو ہم زیادہ نہیں تھوڑی دیر کے لیے چلائیں اور اس سے ہم ایک اصولی پوائنٹ یہ make کریں کہ اگر آپ Chair کے فیصلے کی نفی کرتے ہوئے بائیکاٹ یا واک آؤٹ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس پر سارا ہاؤس hostage ہو جائے گا ۔ ہم کام کریں گے لیکن افہام وتفہیم کی خاطر ہم اس بحث کو conclude نہیں کرینگے ۔ ہم اس بحث کو آگے لے جائیں گے اور آپ کی رائے کو سننے کے بعد ہی مزید فیصلہ کریں گے ۔ لیکن اس کو اگر فوری طور پر ملتوی کیا جائے ۔ اس سے عملاً آپ کی جو رولنگ ہے اس کی نفی ہوگی اور اس کے لیے میں گزارش کروں گا یہ اچھا فیصلہ نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب امداد علی اعوان صاحب

جناب امداد علی اعوان ۔شکریہ جناب چیئرمین ا میری گزارش یہ ہے کہ جیسے اقبال حیدر صاحب نے کہا کہ اس ہاؤس کو افہام وتفہیم کے ساتھ چلایا جائے تو یہ بہتر ہوگا کہ اپوزیشن کو بھی ہم موقع دیں اور جو اس کے movers ہیں گچکی صاحب اور سید جواد صاحب' یہ آج تقاریر کرلیں ' اور اس کو پھر اگلے ہفتے پر adjourn کردیں اور کل صرف legislation کرلیں تو یہ سب سے بہتر رہے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔تو میں گچکی صاحب کو فلور دینا چاہوں گا کہ آپ اپنی تقریر سے آغاز فرمائیے ۔ جناب گچکی صاحب

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب چیئرمین! پاکستان پہلے بھی بہت سے crises دیکھ چکا ہے ۔ لیکن سب سے پہلا جو crises ہے بنگال کا ' میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں سب سے زیادہ خطرناک ترین مرحلہ یہی آیا ہے ۔ کہ یہاں پر مسلمانوں میں آپس میں لڑائی جھگڑے اور فرقہ وارانہ ایک trend پیدا ہو یا پیدا کیا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین ! یہ اس قدر زہریلا trend ہے کہ نہ صرف یہ اسلام کے بنیادی چارٹر کی نفی کرتا ہے بلکہ یہ united nations اور ' ہمارے ملکی قوانین کی بھی یہ trend نفی کرتا ہے ۔ اور ایسے لگتا ہے کہ اسلامی اقدار ' انسانی اقدار ' ان تمام اقدار کو ایک سازش کے تحت ختم کئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے ۔ اور اس کی جگہ پر negative trend کو تقویت دی جارہی ہے۔ اگر یہ trend اس قدر آگے بڑھا تو اس کے کیا اثرات ہوں گے یہ اللہ جانتا ہے۔ جناب والا ! میں تھوڑا سا historical background کی طرف جانا چاہوں گا ۔ بدقسمتی سے برصغیر میں یہ فرقہ واریت کا جو trend ہے یہ انگریزوں کے آنے کے بعد پیدا کیا گیا تھا ۔ پہلے یہ تو negative trend جو ہے ' وہ ہندومسلم جھگڑوں میں تبدیل رہا اور اب اگر ہسٹری کو اٹھا کر دیکھیں تو تاریخ کے اوراق اس سے بھرے پڑے ہیں ۔ یہ التمش کا دور دیکھیں آپ ' خلجیوں کا دور دیکھیں ' اورمحمودغزنوی کا دور دیکھیں یقیناً یہ دو الگ الگ مذاہب کے درمیان ایک trend چلا ۔ تاریخ دانوں نے جو شہنشاہوں اور بادشاہوں کی تاریخ لکھتے تھے انہوں نے ان لوگوں کی فتوحات کو اسلامی کرنے کی کوشش کی ۔ اور جو negative trend انہوں نے اختیار کئے اس کو اسلام کے عین مطابق قرار دیا ۔ میں quote کرتا ہوں جناب ڈاکٹر مبارک علی کی کتاب کی تمہید سے ' کہ تاریخ میں فرقہ وارانہ نقطہ نظر تاریخ کو سہل اور آسان بنا کر پیش کرتا ہے ۔ کیونکہ اس میں کہا جاتا ہے کہ محمود اے غزنوی چونکہ مسلمان بادشاہ تھا اسلئے ہندوستان پر حملے جہاں اس کی لوٹ مار مندروں کی تباہی بتوں کو توڑنا ہندوؤں کا قتل عام کرنا یہ سب اسلام کے لئے تھا اسی وجہ سے ہرمسلمان کے لئے اس کی شخصیت قابل احترام اور عزت کے لائق ہے ۔ جناب والا میں نہیں سمجھتا میں آج تک یہ نہیں سمجھا کہ یہ اسلام کی کون سی definition میں ہے دوسری بات یہ ہے کہ آپ دیکھیں کہ محمود غزنوی جو ہے وہ ایک خط لکھتے ہیں ایک راجہ کو کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو اس امر پر اعتقاد ہے کہ ہم اس دنیا میں جس قدر مذہب اسلام کی تبلیغ کریں گے اورغیرمسلموں کی عبادت گاہوں کو مسمار کریں گے

اگلے جہاں میں ہمیں اتنا ہی ثواب ملے گا ۔یہ تاریخ فرشتہ میں محمود کے بارے میں ہے۔ جناب چیئرمین! یہاں یہ trend ایک قوم کا دوسرے قوم کے خلاف ہے ایک مذہب کادوسرے مذہب کے خلاف ہے ۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں پر ایک trend develop ہوتاہے ایک region میں اور جب اس کا مد مقابل اس کے سامنے نہیں ہوتا تو پھر وہ فرقہ واریت کسی اور انداز میں جنم لیتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج جو کچھ ہواہے یقیناً غلط ہے قابل مذمت ہے لیکن پھر دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس event کو جو event ہمارے سامنے آیا ہے کیا deliberately انہی تضادات نے کیا یا یہ تضادات موجود تھے ؛ اور کچھ لوگو ں نے اپنے political Interest کے لئے ان تضادات کو استعمال کیا ۔ جناب چیئرمین میں ایک بات واضح کرتا چلوں اور اس سے پہلے بھی میں نے یہ بات اس ہاؤس میں کی ہے کہ اس ملک کی Formation کے وقت میں نے کہیں بھی کوئی اس قسم کا document نہیں پڑھا کہ بانیان پاکستان نے جس کو آج اس ملک میں بنیاد پرست استعمال کرتے ہیں ہم نے آج تک ان کا کوئی document ایسا نہیں دیکھا جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ ایک مذہبی ملک ہو گا Fundamentalist State ہو گا جناب چیئرمین میں quote کرتا ہوں میں اس لئے quote کرتا ہوں اس کو کہ یہ کچھ مہینوں سے ہم نے یہ دیکھا تقریباً ایک ڈیڑھ مہینے سے ایک مذہبی trend بالکل تیزی سے ابھرکر سامنے آ رہا ہے اور ایسے لگتا ہے کچھ بنا بنایا سنوار کر اس کو سامنے رکھا جا رہا ہے اور اس میں وہ Elements موجود نہیں ہیں جو کہ جدوجہد میں اس ملک کی creation کی جدوجہد میں یا سیاسی جدوجہد میں وہ شامل تھے وہ یقیناً اس کی مذمت کرتے ہیں لیکن وہ لوگ اس وقت تیزی سے ابھر کر آ رہے ہیں اور اندازہ یہ ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ trend اپنایا ہے کہ ہم اس ملک میں ان تمام جھگڑوں کو کھڑا کریں گے ہم اس ملک میں خواہ مخواہ کا اسلام versus دوسرے Forces کے درمیان ایک چیز کھڑا کریں گے میں جناب والا سمجھتا ہوں کہ یہ deliberate attempt ہے اور میں اس لئے یہ کہتاہوں کہ کسی بھی بانی نے یا کسی بھی لیڈر نے جس کا اس ملک کے creation میں ہاتھ ہے اس نے کبھی بھی اس ملک کو ایک Fundamental State کی حیثیت سے تسلیم نہیں کیا ہے ۔ میں quote کرتا ہوں جناب والا قائد اعظم محمد علی جناح کو ۔ جناب والا رائٹر کے نمائندے مسٹر ڈونگ کیمبل کو ایک انٹر ویو میں اس نے پاکستان کا نقشہ یہ بتایا۔

"The Quaid-e-Azam said that new State would be a modern democratic State with

sovereignty resting in the people and the members of the new nations having equal rights of citizenship regardless of religion, cast and creed."

اس کے بعد جناب والا تقسیم ہند سے پہلے بھی ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو انہوں نے فرمایا کہ:

"No power can hold another nation and specially a nation of 400 million people in subjugating. Nobody could have continued its hold on you for any length of time but for this. Therefore, we must learn a lesson from this. You are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or any other place of worship in the State of Pakistan. You may belong to any religion or cast, that is nothing to do with the business of the State."

جناب چیئرمین، میرے پاس اس کے بارے کافی مواد ہے لیکن اب میں علامہ اقبال کی طرف آتا ہوں۔ علامہ اقبال ۱۹۰۲ء کے اپنے مسلم لیگ کے خطاب میں فرماتے ہیں کہ:

"Nor should the Hundus fear that the creation of autonomous Muslim States will mean the ...

پتہ نہیں کیا ہے؟

kind of religious rule in such states. The principle that each group is entitled to free development on its own lines is not inspired by any feeling of narrow communism."

جناب والا! یہ دو ایسی شخصیات ہیں کہ جنہوں نے یہ treat نہیں کیا۔ پھر، میں آتا ہوں اسلام کے چارٹر کی طرف۔ میں سمجھتا ہوں کہ آخری نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے زیادہ ہمارے لئے قابل احترام تو کوئی اور شخص نہیں ہے۔ حجۃ الوداع میں آخری خطبہ ہے نبی کریم کا اس میں واضح طور پر یہ چیز ہمارے سامنے ہے کہ "لوگو۔ بے شک تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقوی کے سبب" ۔ جناب والا میں چارٹر کے دوسرے نکتے کی طرف آتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے تمام خون یعنی انتقام خون باطل کر دئیے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون باطل

کرتا ہوں۔ تو جناب والا میرے خیال میں اس سے بہتر چارٹر تو ہو ہی نہیں سکتاسکتا۔ اس چارٹر کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اسلام میں ایک دوسرے کے خلاف جو کچھ اس وقت کیا جا رہا ہے اس کی نہ مذہب نے اجازت دی ہے' نہ انسانی اقدار نے اور نہ بانیان پاکستان نے۔ جناب والا ایسے لگتا ہے بقول جوش ملیح آبادی کے کہ:

مناسب ہو تو گوشہ عرش تک یہ بات پہنچا دے
کہ اب تک آدمی اس فرش پر نایاب ہے ساقی

Mr. Deputy Chairman: On Point of Order. Shafqat Mahmood Sahib.

Mr. Shafqat Mahmood: I am sorry Gichki Sahib for the interruption. Sir, if you kindly put on the headphone and listen to the translation which is being done on channel one; frankly that indicates on what basis, has these translators been appointed to these jobs.. Because unfortunately it is as poor an example of translation as it is possible to listen to and I think that we may kindly take notice of this.

Mr. Deputy Chairman: Thank you. We will look into it. Yes Mr. Gichki.

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب چیئرمین میں یہ سمجھتا ہوں کہ کراچی میں جو کچھ ہوا وہ ٹھیک ٹھاک ایک سازش ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ اس سازش میں کس بیرونی قوت کا ہاتھ ہے۔ لیکن ایک بات میں جانتا ہوں کہ جن لوگوں نے اسے کیا وہ یہیں کے رہنے والے ہیں۔ چونکہ جس طریقے سے جس پلاننگ سے اس رات کو دوتین بجے اس بس کو hit کیا گیا وہ تو اس قدر ایک سازش ہے کہ باقاعدہ ان کو یہ بھی پتہ تھا کہ سپیڈ بریکر کہاں ہے' کہاں گاڑی رکتی ہے' کس طریقے سے اسے hit کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں اپنے لوگوں کا بھی بہت ہاتھ ہے اس لئے کہ کئی ملکوں میں ہوتا رہا ہے کہ لوگوں نے اپنے مفاد کے لئے مذہب کو استعمال کیا ہے اور پھر جب استعمال کیا ہے اور جب ایک دوسرے سے لڑے ہیں تو اس کے بعد وہ

اپنی غلیظ کامیابی کی طرف گئے ہیں اورہم نے دیکھا ہے کہ اس ملک میں مختلف سازشوں کے تحت جمہوریت کو ملیا میٹ کیا گیا ہے ۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کبھی نظریہ اسلام کے نام سے ، کبھی نظریہ پاکستان کے نام سے اور کبھی کسی نام سے وہ اٹھائیس سال تک حکمران رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے اور اس سازش میں وہ political elements involve ہوں گے کہ جن کا مقصد یہ ہے کہ اس ملک میں موجودہ ڈیموکریٹک سیٹ اپ ناکام رہے ۔ میرا اپنا ایک ذاتی تجزیہ اس بارے میں ہے وگرنہ یہ کیا طریقہ کار ہے کہ بالکل لوگ آزاد ہیں جب چاہیں کسی عالم دین کو قتل کر دیں ۔ دوسری طرف سے جب کوئی چاہے دوسرے عالم دین کو قتل کر دے اور پھر ان کو کوئی پوچھنے والا نہ ہو۔پھر جب چاہے کوئی کسی پر کفر کا فتویٰ نافذ کر دے۔

ابھی حال ہی میں جو کچھ ہوا ہے اور جن جن عالموں نے جو کچھ کیا میں تو سمجھتا ہوں کہ دفعہ ۲۰۷ کے تحت انہوں نے لوگوں کو instigate کیا ہے ۔ اعلان کیا کہ جی ہم پانچ لاکھ دیں گے ، دس لاکھ دیں گے اور اس کا انعام ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ عوضانہ دینے کے لئے تیار ہیں ۔ تو جناب چیئرمین یہ مذہبی طور پر لوگوں کو اس طریقے سے ٹارگٹ بنانا اور آپ کو یاد ہو گا کہ کچھ دن پہلے ایک حافظ قرآن ، ڈاکٹر سجاد نام تھا ، اسے پکڑا گیا۔ اعلان کیا باقاعدہ اس کے خلاف ، پھر اسے سنگسار کیا گیا ۔ وہ نہیں مرا تو اسے رسیوں سے کھینچا گیا ۔ پھر اس کے بعد اس کو جلایا گیا اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ غلط فہمی سے ہو گیا ہے۔ کسی ایک عالم نے تو کہا کہ یہ تو شہید ہو گیا ہے ۔ اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ ایک مسیحی کو قتل کیا گیا جو under trial تھا ۔ یعنی یہ تمام چیزیں عکاسی کرتی ہیں ان قوتوں کی کہ جو نہ اسلام سے ایماندار ہیں اور نہ اس ملک سے ایماندار ہیں ۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کو discourage کرنے کے لئے ان تمام مذہبی جماعتوں کو کہ جن کا مقصد ایک دوسرے کو لڑانے کا ہے کہ جس کا pattern ایک sectarian قسم کا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں جناب والا کہ ان پہ پابندی لگانا بہت ضروری کام ہے ۔ اس لئے کہ اب اگر آپ ان پر پابندی نہیں لگائیں گے یہ آگے چل کے اس ملک میں بہت بڑی مصیبتیں کھڑی کریں گے ۔ جناب چیئرمین میں ایسے ملا کے لئے ، عالم کے لئے تو میں نہیں کہتا ، اس لئے کہ عالم اور ملا میں بڑا فرق ہے ۔ ایسے ملا کے لئے تو میں یہ کہوں گا کہ دین ملائی سبیل اللہ فساد۔ میں اپنی تقریر کو یہی ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ ۔ جناب گچکی صاحب ۔ اب میں جناب سید جواد هادی صاحب سے عرض کروں گا کہ وہ اپنی تقریر فرمائیں ۔

سید محمد جواد هادی ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین صاحب کہ آپ نے مجھے ایک بہت ہی اہم مسئلے کے بارے میں اظہار خیال کرنے کا موقع دیا ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جو کسی کے مسلک سے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق ملک کی سلامتی سے ہے۔ جناب چیئرمین صاحب ، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ مملکت خداداد پاکستان برصغیر کے تمام مسلمانوں کی متحدہ جد و جہد کے نتیجے میں معرض وجود میں آئی ہے۔ تحریک پاکستان میں تمام مسلمانوں نے مل کر حصہ لیا ۔ برصغیر میں جو مسلمان آباد ہیں وہ مختلف اقوام پر مشتمل ہیں زبان کے حوالے سے، صوبوں کے حوالے سے ، رنگ و نسل کے حوالے سے ، لیکن ان سب میں ایک قدر مشترک ایمان اور اسلام ہے ۔ یہی جذبہ ایمانی ہے اور اسی کے تحت جذبہ حریت پیدا ہوا ۔ اسلام نے مسلمانوں کو یہ سکھایا ہے کہ وہ کسی غیر مسلمان کی غلامی میں نہ رہیں لہذا مسلمانوں نے بیک وقت انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے آزادی کیلئے مل کر مشترکہ طور پر جد و جہد کی اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جب بھی پاکستان پر ایسے حالات آئے کہ پاکستان کی بقاء اوراستحکام و سالمیت کو کوئی خطرہ لاحق ہوا ہو تو تمام مسلمانوں نے مل کر پاکستان کی بقاء کیلئے قربانی دی ہے۔ لیکن ہم جانتے اور دیکھتے ہیں اور نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ وہ ملک جس کو برصغیر کے مسلمانوں نے عزت و احترام و وقار کی زندگی حاصل کرنے کیلئے حاصل کیا تھا اور اس مقصد کیلئے حاصل کیا تھا کہ وہاں مسلمان اپنے مذہبی تشخص کو قائم رکھ سکیں ۔ یہی ملک جو اس جذبہ ایمانی کے تحت حاصل کیا گیا تھا آج مذہب اور اسلام کے نام پر بدترین تشدد سے دوچار ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ، سینیٹ ایک ایسا فورم ہے کہ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء موجود ہیں ۔ تمام مکاتب فکر کی نمائندگی ہے اور اس فورم میں تمام چھوٹی بڑی قابل ذکر سیاسی پارٹیوں کی بھی موثر نمائندگی ہے ۔ اور یہ وہ معزز ایوان ہے کہ جس کو ایوان بالا کا اعزاز حاصل ہے ۔ جہاں تمام صوبوں کی برابر کی نمائندگی ہے۔ یہ فورم مناسب ترین فورم ہے کہ اس میں ملک کو درپیش یہ اہم مسئلہ زیر بحث لایا جائے جس سے ملک کی سالمیت اور استحکام کو سخت خطرہ لاحق ہے ۔ اس وقت ملک بارود کے ڈھیر پر کھڑا ہے ۔ فرقہ واریت انتہا کو پہنچ گئی ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ،

بحمدللہ ہم سب مسلمان ہیں ۔ اس ایوان میں علماء کرام موجود ہیں ۔دانشور حضرات موجود ہیں لکھے پڑھے حضرات موجود ہیں ۔ سب جانتے ہیں کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کے نزدیک اسلام کا معیار کلمہ شہادتین ہے ۔ تمام معتبر فقہی کتب میں حدیث کی کتب میں یہ بات موجود ہے کہ جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھا وہ مسلمان ہے اور جو کلمہ شہادتین سے انکارکرے وہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ لیکن جناب چیئرمین صاحب نہایت افسوس سے کہنا پڑتاہے کہ آج ہمارے ملک میں ایمان اور اسلام کا معیار بھی بدل گیا ہے ۔ ایسی چیزوں کو اسلام او رایمان کا معیار قرار دیا جاتا ہے کہ جس کا ثبوت نہ قرآن میں ہے نہ سنت میں ہے او رنہ ہی کسی مہذب معاشرے کے لئے قابل قبول ہے۔ جناب چیئرمین صاحب ' اسلام ہم سب کی منزل ہے ہم سب کا مقصد ہے اور جتنے بھی مسلمان ہیں وہ اس منزل کی طرف رواں دواں ہیں ۔ مذاہب جیسے کہ مذہب کے معنی سے واضح ہے' مذہب راستے کے معنے میں ہے: یہ سب مذاہب راستے ہیں اسلام تک پہنچنے کے لئے اور اسلام قرآن اور سنت کے دائرے میں رہتے ہوئے کوئی بھی مسلمان' کوئی بھی فقہی مذہب اختیار کر کے اسلام کی طرف جا سکتاہے۔ اس کی مثال میں یوں ہے کہ فرض کریں کہ اسلام آباد سے لاہور کے لئے کئی راستے گئے ہیں ۔ ہوائی جہاز کا بھی راستہ ہے ٹرین سے بھی جا سکتے ہیں بس سے بھی جا سکتے ہیں موٹر سے بھی جا سکتے ہیں ۔ یہ تمام راستے لاہور تک پہنچتے ہیں ۔ ہر ایک انسان جو مناسب سمجھے وہ ذریعہ سفر لاہور کے لئے انتخاب کر سکتا ہے ۔ اگر کسی شخص نے ٹرین سے جانا پسند کیا ہے تو اس کو پورا حق ہے کہ وہ ٹرین سے جائے لیکن اس کو یہ حق نہیں ہے کہ جو بس سے جا رہا ہے اس کو بھی مجبور کرے کہ وہ ٹرین پر سوار ہو کر لاہور جائے ۔ اور اگر وہ اس کی بات نہ مانے تو وہ واجب القتل ہو گا ۔ البتہ اگر وہ ٹرین سے جانے والے راستے کو' ذریعہ سفر کو' مفید سمجھتا ہو مناسب سمجھتا ہو تو وہ پیار سے محبت سے دلیل سے اس دوسرے ساتھی کو قائل کرنے کی کوشش کرے ۔ ایک علمی مسئلے میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ آراء ہیں یہ ہر علمی مسئلے میں ایک سے زیادہ آراء ہو سکتی ہیں ۔ ہر شخص اپنی رائے پر' دلیل قائم کر سکتا ہے لیکن کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی کو مجبور کرے کہ میری رائے مانے اور میرے نظریے کو قبول کرے ۔ دلیل مباحثہ (عربی) کےتحت آپ ایک علمی مسئلے پر علمی انداز میں گفتگو کر سکتے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب ! اس وقت ہمارا ملک ایٹمی توانائی کے حوالے سے بین الاقوامی سپر شیطانی طاقتوں کی طرف سے پریشر میں ہے ۔ ہمارے ملک کا دشمن ہمسایہ ملک ہر لحاظ سے ہر

قسم کے اسلحہ سے لیس ہو رہا ہے اور اس کو مکمل طور پر آزادی ہے لیکن پاکستان اس جرم میں کہ ایک مسلمان ملک ہے اس سے اپنے دفاع کا حق بھی چھینا جا رہا ہے ۔ اور پاکستان پر پریشر ڈالا جا رہا ہے کہ وہ اپنے دفاع کے لئے مناسب ذرائع تلاش نہ کرے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں جو اس وقت مختلف حوالوں سے فسادات ہو رہے ہیں کبھی قوم پرستی کے حوالے سے کبھی علاقائی حوالے سے اور کبھی مذہبی منافرت کے حوالے سے جو خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کی جا رہی ہے یہ ہمارے دشمنوں ہنود اور یہود کا اس میں ہاتھ ہے تا کہ پاکستان کو اس سٹیج پر لائیں پاکستان کو اتنا کمزور کیا جائے کہ وہ ایٹمی توانائی کے حصول میں امریکہ اور بین الاقوامی سامراج کے ساتھ سودا کرنے پر مجبور ہو جائے ۔ اسی طریقے سے کشمیر کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے ۔ پاکستان کشمیر کے مسئلے کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کر سکتا ۔ کشمیر کے مسلمانوں نے اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا ہے ۔ وہاں ہر روز بغیر کسی حساب و کتاب کے مسلمان قتل ہو رہے ہیں ۔ مسلمانوں کی ناموس کی بےعزتی ہو رہی ہے ان کے گھر جلائے جا رہے ہیں اور پاکستان کے مسلمانوں نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ اخلاقی لحاظ سے سفارتی لحاظ سے سیاسی لحاظ سے کشمیری مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور آزادی کشمیر میں اپنا حصہ ڈالیں گے اس وقت ملک میں جو فرقہ ورانہ منافرت کو ہوا دی جا رہی ہے میں سمجھتا ہوں اس کا آزادی کشمیر کے لئے چلنے والی تحریک سے گہرا تعلق ہے۔ ہمارا دشمن چاہتا ہے کہ ہمیں اپنے ملک کے اندر اتنے مسائل میں الجھانے کہ ہم کشمیر کی آزادی کے سلسلے میں کوئی بھرپور کردار ادا نہ کر سکیں ۔ او راس وقت ہمارے دشمن نے ہمارے ملک میں موجود جاہل اور نادان عناصر کو اس مقصد کے لئے استعمال کرنا شروع کیا ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ، اس ملک میں مذہبی منافرت اس قدر پھیل چکی ہے اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اب مذہب سے لوگ متنفر ہو رہے ہیں ۔ علمائے دین بدنام ہو رہے ہیں جب کہ ہم سب جانتے ہیں کہ علمائے دین جو حقیقی معنوں میں علماء حق ہیں ان کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں ملائیت ملوث ہے ۔ وہ جاہل ملاء ، وہ تنگ نظر ملاء جو اسلام کے الف ب کو بھی نہیں جانتے ۔ اسلام ان کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی کہے کہ امریکہ چاند پر گیا تو وہ فوراً فتوی دیتے ہیں کہ اس بات کو ماننے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے ۔ یہ وہ ملائیت ہے یہ وہ ملا ہے جو زینب نور جیسی معصوم بیگناہ عورت کے ساتھ وحشیانہ سلوک کرتے ہیں ۔ قاری شریف ایک ملا ہے ایک مسجد کا امام ہے جس نے اپنی بیوی کے ساتھ زینب نور کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا یہ وہ جاہل

ملاء ہے کہ جو ایک حافظ قرآن اور لکھے پڑھے انسان، فاروق سجاد کو صرف ایک عورت کے کہنے پر فوراً مسجد کے لاوڈ سپیکر سے اعلان کرتا ہے کہ اس نے قرآن کی توہین کی ہے یہ کافر ہوا ہے اس کوزندہ جلاتے ہیں اور اسے بیدردی سے قتل کرتے ہیں ۔ یہ وہ ملا ہے جو بات بات پر انسانوں کی سروں کی قیمت لگاتے ہیں ۔ جس کے نزدیک انسان کی سر کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے پھر بھی ہمارے وزیر قانون اقبال حیدر صاحب خوش قسمت ہیں کہ ان کے سفید بالوں والے سر کی قیمت پانچ لاکھ روپے لگائی گئی ہے۔ ورنہ ان ملاؤں کے نزدیک سر کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے اچھے جوانوں کے سر اچھی لمبی زلفوں والے سر کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔ اگر حکومت نے آہنی ہاتھ نہ ڈالا اور اگرمضبوط موقف نہ اختیار کیا تو ان سروں کا کاروبار اگر چل پڑا تو مارکیٹ میں سروں کی قیمت گر جائے گی ۔ کیونکہ اس ملک میں بے روزگار جوانوں کی کمی نہیں ہے ۔ وہ ملاؤں کی اس سازش میں آسکتے ہیں ۔ اور آرہے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ آپ ذرا وقت کابھی خیال رکھیں ؟

سید محمد جواد ہادی ۔ میں چونکہ moverہوں اس لیے میرا حق ہے کہ اپنے خیال کا اظہار کروں جناب والا ایسے حالات میں جب ملک ان جاہل اور نادان ملاؤں کی وجہ سے خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہےمسلمان مسلمان کو قتل کررہا ہے ۔ ہر جگہ خوف اور دہشت پھیلی ہوئی ہے ۔ کیا ایسی حالت میں اس معزز ایوان کافرض نہیں بنتا کہ اس اہم مسئلے کے لیے کوئی ٹھوس حل تلاش کریں ؟ جناب والا کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ عناصر جوبات بات پر قرآن اور سنت اور سیرت کو نظر انداز کر کے کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں ۔ ان کا پاکستان اور اسلام سے کوئی تعلق ہوسکتا ہے ؟ جناب والا جب ہم دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں مذہبی جنونیت کی مذمت کرتے ہیں ۔ تو ہم مطلق اس چیز کے مخالف ہیں ۔چاہے ان دہشت گردوں کا تعلق جس بھی مکتب فکر سے کیوں نہ ہو ۔ چاہے وہ کوئی بھی تنظیم ہو یا پارٹی ہو ۔ ہم دہشت گردی کو اس ملک کی سلامتی کے لیے نقصان دہ سمجھتے ہیں ۔ اور سمجھتے ہیں کہ یہ ملک اس چیز کا متحمل نہیں ہو سکتا ہم سمجھتے ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر نفرت پھیلانا یہ صرف یہود کی خواہش اور سازشوں کے تحت ہورہا ہے پاکستان ایک ایسا ملک ہے ۔ جس کا بین الاقوامی طور پر ایک اہم مقام ہے ۔ ایک اہم حیثیت ہے ۔ بین الاقوامی سامراج خاص طور پر امریکہ بالکل نہیں چاہتا کہ یہ ملک مضبوط ہومستحکم ہو ۔میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ

اسرائیل اور ہندستان کا براہِ راست اس ملک میں مذہب کے نام پر پھیلنے والی نفرت اور کشیدگی سے تعلق ہے ۔ لہذا ہمارے حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ اس چیز کو نظر انداز نہ کریں ۔ جناب والا قرآن بالکل واضح کہتا ہے کہ ۔ " جب حق اور باطل روشن ہوگیا ۔ تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی کو کوئی بھی عقیدہ اپنانے پر مجبور کرے " ۔ تمام مکاتب فکر اسلامی اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے دائرے میں رہتے ہوئے مکمل طور پر آزاد ہیں کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کریں لیکن کسی بھی فرد کسی بھی گروہ کو یہ حق نہیں ہونا چاہیے کہ وہ دیگر مکاتب فکر کے افکار کی توہین کرے بےعزتی کرے اس سے اسلام کی توہین ہوتی ہے ۔ اس سے علماء کی بےعزتی ہورہی ہے ۔ آج سنجیدہ معاشرے میں' مہذب معاشرے میں لوگ علماء سے خوف زدہ ہوگئے ہیں اور یہی یہودیوں کی خواہش ہے ۔ یہی ہنود کی خواہش ہے کہ معاشرے کے درمیان اور علماء کے درمیان فاصلہ ایجاد کیا جائے تا کہ ان کو اسلامی ممالک میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کا پورا پورا موقع مل جائے ۔ جناب چیئرمین صاحب اگر یہ ملک مضبوط ہے ' یہ ملک مستحکم ہے تو یہاں اسلام کی بالادستی بھی قائم ہو سکتی ہے ۔ اگر اس ملک میں جمہوریت ہے ' استبداد نہیں ہے تو اس ملک میں قرآن کی بھی حاکمیت ہو سکتی لیکن کبھی استبداد کے سائے میں ' ظلم کے سائے میں ' بربریت و دہشت گردی کے سائے میں نہ اسلام کی بالادستی ہو سکتی ہے نہ جمہوریت باقی رہ سکتی ہے۔ لہذا تمام جمہوریت پسند عناصر ' تمام اسلام پسند قوتوں کا یہ مشترکہ فرض ہے کہ وہ مل کر اس فتنے کا سدباب کریں کیونکہ اس فتنے سے اسلام بھی بدنام ہو رہا ہے اور جمہوری ادارے بھی تباہ ہو رہے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب مارشل لاء کے تحفوں میں سے ایک تحفہ یہ بھی ہے کہ ایک آمر نے اپنی شخصی آمریت کو باقی رکھنے کے لئے ایسی مذہبی تنظیموں کی سر پرستی کی جو مسلمانوں کو آپس میں لڑائیں : مسلمانوں کو آپس میں دست و گریبان کریں تا کہ اس کو موقع ملے کہ وہ اپنی شخصی حکومت کو طول دے ۔ لہذا اگر مارشل لاء کے باقیات کا صفایا کرنا ہے تو جمہوری حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایسے مذہب کے نام پر نفرت پھیلانے والے ایسی جماعتوں کا بھی صفایا کرے ۔ جناب چیئرمین صاحب اب تو صورت حال یہ بن چکی ہے کہ ہمارے معزز ارکان قومی اسمبلی بھی اس چیز سے محفوظ نہیں رہ سکے ہیں ۔ وہاں بھی نفرت کی باتیں ہوتی ہیں ' وہاں بھی مذہب کے نام پر فساد کیا جاتا ہے ' فتنہ برپا کیا جاتا ہے ۔ گزشتہ قومی اسمبلی کے سیشن میں مذہب کے نام پر جو ہلڑبازی مچائی گئی ' سپیکر کی کرسی کے تقدس کو جس طرح سے پامال کیا گیا'

یہ ہم سب کے لئے سبق آموز ہے باعث عبرت ہے اگر اس چیز کو نہ روکا نہ گیا ' اس کی حوصلہ شکنی نہ ہوئی تو اس ملک کا کوئی بھی معزز ایوان اور ادارہ اس سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ لہٰذا اس حوالے سے بھی اس معزز ایوان کا فرض بنتا ہے کہ اس چیز کا سدباب کرے ۔ جناب چیئرمین صاحب صورت حال اتنی خطرناک ہوئی ہے کہ نہ کوئی مسجد محفوظ ہے' نہ کوئی امامباڑہ محفوظ ہے' نہ کوئی عالم دین محفوظ ہے' نہ کوئی دانشور محفوظ ہے' نہ کوئی صحافی محفوظ ہے ' بات بات پر کفر کے فتویٰ لگائے جا رہے ہیں ۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایک کاروبار بن چکا ہے ۔ مذہب بلیک میلنگ کا ایک ذریعہ بن چکا ہے اور ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی اتنی بڑھ گئی ہے کہ صدرمحترم اور وزیراعظم نے بھی اس پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے ۔ آئے روز اخباروں میں قتل و غارت کی خبریں چھپتی ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب آج ہمارے ملک میں جو مذہبی منافرت پیدا ہو گئی ہے اس سے کئی منفی اثرات ملک کی سطح پر اور بین الاقوامی سطح پر مرتب ہو رہے ہیں ۔ سب سے خطرناک اثر جو اس مذہبی جنون اور مذہبی منافرت سے ملکی سطح پر مرتب ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ ملک کے تمام طبقات میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہوا ہے ۔ کوئی بھی عالم دین اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا ' کوئی بھی دانشور اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ دانشور بھی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ کاروباری حلقے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے ۔ صحافی اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے ۔ اور یہ عدم تحفظ کا احساس اتنا خطرناک احساس ہے کہ جس فرد یا جس معاشرے میں بھی یہ احساس پیدا ہو جائے وہ اپنے تحفظ کے لئے پھر حکومت کے بجائے انتظامیہ کے بجائے دوسرے ذرائع تلاش کرتا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ سید محمد جواد صاحب آپ کا وقت کافی ہو چکا ہے چالیس منٹ ہو گئے ہیں آپ مہربانی کرکے اختصار سے کام لیجئے۔

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین صاحب اس کا دوسرا منشاء جناب یہ ہے کہ مذہب ملکی اور بین الاقوامی سطح پر بدنام ہو رہا ہے ۔ آج اگر مذہب کے نام پر بھی کوئی بل لائے وہ قسم اٹھا کر بھی کہے کہ ہم مذہب کے تحفظ کے لئے اس بل کو لا رہے ہیں اس معزز ایوان کے معزز اراکین بھی اس قسم کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے کہ مذہب کا اتنا استحصال ہو چکا ہے ۔ مذہب اتنا پٹ چکا ہے اور یہ اپنے مقاصد کے لئے اتنا استعمال ہوا ہے کہ اب ملک کی سطح پر بین

الاقوامی سطح پر مذہب بدنام ہو رہا ہے ۔ تیسرا منشاء جناب یہ ہے کہ اس مذہبی منافرت اور تعصبات سے ہمارا ملک بین الاقوامی طور پر بدنام ہو رہا ہے ۔ اور یہ عام کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں بنیادی انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں ۔ ہمارے وفود بین الاقوامی دوروں پر جب جاتے ہیں تو وہاں خفت کا سامنا ہوتا ہے ۔ ہندوستان ہمارا دشمن ہے جنیواء میں ہمارے پاکستانی وفد کو یہ کہا آپ کشمیر کی کیا بات کرتے ہیں آپ کے اپنے ملک میں مذہب کے نام پر کیا کیا ہو رہا ہے ۔ کتنے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں ۔ یہ ہمارے ملک کے لئے اور ہمارے ملک کی بین الاقوامی حیثیت کے لئے بہت خطرناک ہے ۔ چوتھا منشاء جناب یہ ہے کہ اس ملک میں بلیک میلنگ کو ذریعہ بنایا گیا ہے اگر کوئی پارٹی یا کوئی فرد کسی کے ذاتی مطالبے کو پورا نہ کرے تو فوراً اس پر قادیانی کا فتویٰ لگایا جاتا ہے ۔ ایک بڑے صوبے کے وزیراعلیٰ کو قادیانی کہہ کر اس سے مالی اور سیاسی مفاد حاصل کرنے کے بعد دوسرے دن اس کو مسلمانی کا سرٹیفکیٹ دیتے ہیں۔ یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ عدالت عالیہ کے ججوں کو نہیں معاف کیا جاتا ہے ۔ افسوس تو ہمیں اپنے وزیر داخلہ پر بھی ہوتا ہے کہ اس بیچارے بزرگ کو بھی قسم اٹھانی پڑی کہ میرا کوئی رشتہ دار قادیانی نہیں ہے یہ اس حد تک وباء پھیل چکی ہے ۔ اور پانچواں منشاء جناب یہ ہے کہ یہ مذہبی منافرت یہ زہر ہمارے ملک کے حساس ترین اداروں تک پھیل چکا ہے اور نام لینا میں مناسب نہیں سمجھتا ہوں لیکن اگر ضروری ہوا تو ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں ۔ کہ بہت ہی حساس اداروں میں بھی اب مذہبی تفریق روا رکھی جاتی ہے اس چیز کو اگر روکا نہ گیا تو وہ ادارے جو اس ملک کی اکائی کے محافظ سمجھے جاتے ہیں وہ ادارے بھی اس نفرت کے شکار ہو رہے ہیں ۔ جناب چیئرمین صاحب اس وقت مذہبی منافرت ملک کا نمبر ایک مسئلہ ہے ہرصورت میں اس کو کنٹرول کرنا تمام سیاستدانوں کا فرض ہے تمام علماء کرام کا فرض ہے ۔ اس ایوان کا فرض ہے یہ صرف حکومت کا مسئلہ نہیں ہے میں اپنی پارٹی تحریک جعفریہ کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے قائد علامہ ساجد علی کی نمائندگی کرتے ہوئے اس ایوان کو چیئرمین صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس وباء کو ختم کرنے کے لئے ہرقسم کا تعاون کرنے کو تیار ہیں ۔ ہم نے ہمیشہ اتحاد کی بات کی ہے ۔ہمارے قائد علامہ شہید عارف الحسین صرف اسی جرم میں شہید ہوئے کہ وہ اتحاد بین المسلمین کے علمبردار تھے اور امریکہ کو یہ بات پسند نہیں تھی ۔ اس لئے کہ اگر مسلمان متحد ہو جائیں تو امریکہ اس ملک میں اپنی من مانی نہیں کرسکتا ۔ اور ہمارے منشور میں اتحاد بین المسلمین سرفہرست ہے اور ہمارے قائد علامہ ساجد علی کی کسی بھی نجی گفتگو میں بھی کبھی ایسی بات کسی کو نہ ملی ہوگی جو مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان

پہنچانے والی ہو ۔اور ہم اس ایوان کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ہر اس چیز کی مذمت کرتے ہیں کہ جو نفرت پھیلا رہے ہیں جس کا تعلق کس بھی مکتب فکر سے ہو، ہم تمام مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں تمام مسلمانوں کو اپنی طرف سے محترم سمجھتے ہیں اور ان کے اعتقادات کا احترام کرتے ہیں جو بھی فرد اس کا تعلق کسی بھی مکتب سے ہو اگر خلفاء راشدین کی توہین کرتاہے تو ہم اس کی مذمت کرتے ہیں کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ دوسروں کے مقامات مقدسات کی توہین کرے۔ اور اسی طریقے سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ دوسرے بھی ہمارے مقامات مقدسات کا احترام کریں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان سے پرزور مطالبہ کروں گا کہ وہ ایسی تجاویز مرتب کرے کہ جس سے اس ملک میں مذہبی منافرت کا سدباب ہو جائے اور حکومت ایسا عملی قدم اٹھائے کہ زہر مزید نہ پھیلے اور یہ ملک خانہ جنگی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ میں علماء کرام اور سیاست دانوں سے گزارش کروں گا کہ وہ ایسے ملاؤں کے مقابلے میں معذرت خواہانہ لہجہ اور انداز اپنانے کی بجائے سخت موقف اپنائیں جو اس ملک کو تباہی کے دہانے پر پہنچا رہے ہیں یہ اسلام کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔اور میں تجویز کرتا ہوں کہ یہ ایوان ایک ایسی کمیٹی قائم کرے جو تحقیقات کرے چھان بین کرے کہ وہ لوگ جو مذہبی منافرت پھیلا رہے ہیں ان تنظیموں میں کہیں ہمارے ملک پاکستان کے دشمن ممالک کا ہاتھ تو نہیں ہے۔ ان کے آلہ کار ان میں گھس تو نہیں گئے ہیں؟ اورتجویز کرتا ہوں کہ وہ عناصر اور وہ افراد جو مذہبی منافرت پھیلا رہے ہیں قتل و غارت کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں روز روز کفر کے فتوے صادر کر رہے ہیں وہ اس ملک کے وجود بقا اور سلامتی کے دشمن ہیں لہذا ان کو قومی و صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے رکنیت کے لئے نااہل قرار دیا جائے ۔ اور تجویز کرتا ہوں کہ یہ سینٹ اپنے معزز اراکین سے وہ علمائے کرام جو اسلام کے منصفانہ نظام حیات کو جانتے ہیں اس پر دسترس رکھتے ہیں اسلام کے معاشرتی انصاف کو اولیت دیتے ہیں اور اسلام کے معاشی نظام پر ان کا عبور ہے جو اسلام کو ایک آئین حیات سمجھتے ہیں اور اسلامی کے آفاقی پیغام کو سمجھ چکے ہیں ایسے علمائے کرام، وکلاء، سیاست دانوں اور دانشوروں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائے کہ جو ایسا لائحہ عمل مرتب کرے کہ جس سے مکمل طور پر اس ملک میں فرقہ واریت کا سدباب ہو جائے اور یہ ملک سلامت رہے باقی رہے زندہ رہے پائندہ رہے۔ والسلام و رحمۃ اللہ۔

حافظ حسین احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جناب حافظ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

حافظ حسین احمد ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب ہمارے ایک خالد کھرل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں بڑی خوش قسمتی سے۔ میں ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اخبارات اور سرکاری اشتہارات کا مسئلہ ہر دور میں ایک سنگین مسئلہ رہا ہے۔ لیکن اصل میں اخبار کو اخباری کارکن اور عامل صحافی چلاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آج ان کارکنوں کی ملازمت اور روزگار کی ضمانت نہیں ہے اور نہ ان کے روزگار کا کوئی تحفظ ہے۔ ہمارے ہاں معیار یہ ہوتا ہے کہ اگر حکومتی موقف کی کوئی حمایت کرے تو اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس وقت حکومت اپنے چھٹے wage board کی تشکیل میں مصروف ہے اور یہ اخبارات کے صحافیوں کی جو یونین ہے انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے لیکن عجیب بات ہے کہ ابھی تک پانچویں wage board پر بھی بعض اخبارات عملدرآمد نہیں کرتے ہیں۔ تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ بجائے یہ کہ آپ یہ معیار مقرر کریں آپ اشتہارات کے لئے یہ معیار مقرر کریں کہ اگر wage board پر عملدرآمد اخبارات کرائیں ان کو اشتہارات ملیں اور جو اخبارات اس پر عملدرآمد نہ کرائیں ان کو اشتہارات سے محروم رکھا جائے تا کہ عامل صحافیوں کی حق تلفی نہ ہو اور یہ letter میں آپ کی خدمت میں کوئی love letter نہیں ہے' ایک news letter میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ حافظ صاحب پوائنٹ آف آرڈر تو آپ نے ارشاد فرما دیا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کا آج کی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب خالد احمد خان کھرل ۔ جناب چیئرمین جناب حافظ حسین احمد صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر کہ wage board award کو link کیا جائے اشتہارات کے ساتھ ۔ جو اخبارات اپنے کارکن صحافیوں کو مراعات نہیں دیتے ان کے اشتہارات اسی proportion سے بند کئے جائیں۔ اس میں میری ان سے گزارش یہ ہو گی کہ کسی formal طریقے سے آئیں میں اس بات پر ذاتی طور پر بالکل sympathatic ہوں۔ لیکن اگر ہاؤس کی consensus ہو ' ہاؤس مجھے کہے تو ہم اس میں legislation میں جا سکتے ہیں۔ لیکن میں ذاتی طور پر حافظ صاحب کے اٹھائے گئے سوال پر کوشش کروں گا کہ جو اخبارات اس پر عملدرآمد نہیں کر رہے ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے اپنے کارکن صحافیوں کو ہرصورت میں wage board کے مطابق مراعات دیں۔ میں اس

بات کا حافظ صاحب کو یقین دلاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی تشریف رکھیں جناب۔ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا تھا اور انہوں نے خود کہہ دیا ہے کہ اس کا باقاعدہ نوٹس دیں اور اس کو proper طریقے سے لائیں وہ تو ہو گیا۔ وہ تو نقطہ اعتراض بنتا ہی نہیں تھا وہ تو خیر حافظ صاحب کو اجازت دے دی جاتی ہے۔ جناب میں اب گزارش کروں گا ڈاکٹر عبدالحئی صاحب سے کہ اگر وہ بولنا چاہیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ بولنا چاہیں گے یا اس کو کل کے لئے اٹھا رکھا جائے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرے خیال میں بہتر ہو کہ کل اس کو لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ نہیں یہ mover ہیں اس لئے ان سے کہہ رہا ہوں۔ نہیں کل سے مطلب ہے کہ اگلی نشست جب بھی ہو گی۔ پہلے movers کی بات کر رہا ہوں جی۔ movers میرے پاس ہیں جی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ حافظ صاحب آپ اگر کچھ ارشاد فرمانا چاہیں۔

حافظ حسین احمد۔ ہماری بات تو ہو گئی ہے اب میرے خیال میں اپوزیشن کی بات جس طرح ---- کیونکہ اقبال حیدر صاحب نہیں ہیں جو سب سے زیادہ پرجوش تھے وہ اپنے بوریا بستر سمیت آدھا گھنٹہ پہلے یہاں سے رخصت ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ وہ آ رہے ہیں جی۔ وہ آ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تو وہ تشریف لا رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ اسے adjourn کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ تو میرے خیال میں اس ہاؤس کو ----

The House is ad journ to meet again at ten o, clock tomorrow

[The House then adjourned to meet again at 10. O'clock in the morning on Thursday, the 28th July, 1994]

PCPPI—405 (96) Senate—14-3-96—180.